برادرِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشان نعتیہ دیوان

ذوقِ نعت

برادرِ اعلیٰحضرت

مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

PDF software by:
Mubashir Younus

mubashirlakhana@gmail.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حمد باری تعالیٰ	1
2	جلوہ زیبا تیرا	2
3	جن وانسان وملک کو ہے بھروسا تیرا	6
4	خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا	8
5	آسماں کر تیرے تلووں کا نظارا کرتا	11
6	عاصیوں کو در تمہارا مل گیا	12
7	دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا	13
8	کہوں کیا حال زاہد گلشنِ طیبہ کی نزہت کا	14
9	تصوّر لطف دیتا ہے وہانِ پال سرور کا	16
10	مجرمِ ہیبت زدہ جب فرد عصیاں لے چلا	19
11	قبلہ کا بھی کعبہ رخ نیکو نظر آیا	21
12	ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا	23
13	تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا	26
14	یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا	28
15	سر صبحِ سعادت نے گریباں سے نکالا	30
16	اگر قسمت سے میں ان کی گلی میں خاک ہو جاتا	33
17	دشمن ہے گلے کا ہار آقا	36
18	واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا	38
19	معطیِ مطلب تمہارا ہر اشارہ ہو گیا	42
20	منقبت خلیفہ اول؛ بیاں ہو کس زباں سے	44
21	منقبت خلیفہ دوم؛ نہیں خوش بخت	46
22	منقبت خلیفہ سوم؛ اللہ سے کیا پیار ہے	47
23	منقبت خلیفہ چہارم؛ اے حب وطن ساتھ	48
24	درد دل کر مجھے عطا یارب	50
25	سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب	53
26	جانب مغرب وہ چمکا آفتاب	54
27	پر نور ہے زمانہ صبح شب ولادت	56
28	باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہلبیت	62
29	جاں بلب ہوں آمری جاں الغیاث	65
30	پڑے مجھ پر نہ کچھ افتاد یا غوث	69
31	کیا مژدہ جاں بخش سنائے گا قلم آج	71
32	دشت مدینہ کی ہے عجب پر بہار صبح؛ ردیف ہائے حطی	73
33	جو نور بار ہوا آفتاب حسن ملیح	74
34	سحاب رحمت باری ہے بارھویں تاریخ	75
35	ذات والا پہ بار بار درود	77
36	رنگ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند	79
37	ہوا گر مدح کف پا سے منوّر کاغذ	80
38	اگر چمکا مقدر خاک پائے رہرواں ہو کر	81
39	مرحبا عزت وکمال حضور	83
40	سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر	84
41	جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز	85
42	ہوں جو یادِ رخ پر نور میں مرغان قفس	86
43	جناب مصطفیٰ ہوں جس سے ناخوش	88
44	خدا کی خلق میں سب انبیاء خاص	89
45	سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض	90
46	چشم دل چاہے جو انوار سے ربط	91
47	خاک طیبہ کی اگر دل میں ہو وقعت محفوظ	92
48	مدینہ میں ہے وہ سامان بارگاہ رفیع	94
49	خوشبوئے دشت طیبہ سے بس جائے گر دماغ	96
50	کچھ غم نہیں اگرچہ زمانہ ہو برخلاف	97

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
51	رحمت نہ کس طرح ہو گنہ گار کی طرف	98
52	ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق	100
53	جو ہو سر کو رسائی ان کے در تک	101
54	طور نے تو خوب دیکھا جلوہ شان جمال	103
55	بزم محشر منعقد کر مہر سامان جمال	105
56	اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم	108
57	اے مدینے کے تاجدار سلام	110
58	تیرے در پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم	111
59	جاتے ہیں سوئے مدینہ گھر سے ہم	113
60	اللہ برائے غوث اعظم	114
61	اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم	115
62	کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں	119
63	نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں	121
64	کیا کریں محفل دلدار کو کیوں کر دیکھیں	122
65	نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں	123
66	عجب کرم شہ والا تبار کرتے ہیں	126
67	تمہارے در کے گداوں کی شان عالی ہے	127
68	سن لو میری التجا اچھے میاں	129
69	دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو	132
70	اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو	134
71	تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو	135
72	دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو	137
73	عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ	139
74	نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے	140
75	مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے	141
76	جائے گی ہنستی ہوئی خلد میں امت ان کی	143
77	ہم نے تقصیر کی عادت کر لی	145
78	کیا خداداد آپ کی امداد ہے	146
79	آپ کے در کی عجب توقیر ہے	147
80	نہ ہو مایوس میرے دکھ درد والے	148
81	نہیں وہ صدمہ یہ دل کو کس کا خیال رحمت تھپک رہا ہے	150
82	مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد ان کا سوالی ہے	150
83	کرے چارہ سازی زیارت کسی کی	154
84	جان سے تنگ ہیں قیدی غمِ تنہائی کے	155
85	پردے جس وقت اٹھیں جلوہ زیبائی کے	157
86	دم اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے	159
87	تم ہو حسرت نکالنے والے	161
88	اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری	162
89	باغ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے	165
90	حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے	167
91	سحر چمکی جمال فصل گل آرائشوں پر ہے	169
92	بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزار جنت کی	173
93	نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری	177
94	مسدسات	182
95	تمہید ذکر معراج شریف؛ ساقی کچھ اپنے بادہ کشوں کی خبر بھی ہے	182
96	اے کریم ابن کریم اے رہنمائے مقتدا	184
97	ہوا ہوں داد ستم کو میں حاضر دربار	191
98	السلام اے خسرو دنیا و دیں	194
99	رباعیات	196

By Mubashir Younus

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیمؐ

حمدِ باری تعالیٰ

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا

لب بند اور دل میں ہیں جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا!

عنش آگیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

ہر شئے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا

افلاک و ارض سب ترے فرمان پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی!
شہرہ سنا جو رحمتِ بے کس نواز کا!

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرے نفس لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

"جلوۂ زیبا تیرا"

فکرِ اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پُتلا تیرا

طور پر ہی نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سی گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اکّا تیرا

پھر نمایاں جو سرِ طور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشقِ شیدا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

خیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اجالا تیرا
کیجئے کون سی آنکھوں سے نظارا تیرا

جلوۂ یار نرالا ہے یہ پردہ تیرا
کہ گلے مل کے بھی کھلتا نہیں ملنا تیرا

کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنیٰ کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

اَرِنِی گوئے سرِ طور سے پوچھے کوئی!
کس طرح غش میں گرا تا ہے تجلّی تیرا

پار اترتا ہے کوئی غرق کوئی ہوتا ہے!
کہیں پایاب کہیں جوش میں دریا تیرا

باغ میں پھول ہوا شمع بنا محفل میں
جوشِ نیرنگ در آغوش ہے جلوہ تیرا

نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا

شہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اس نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھّا تیرا

سات پردوں میں نظر اور نظر میں عالم
کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ معمّا تیرا!

mubashirlakhanavi@gmail.com

طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا

چار اضداد کی کس طرح گرہ باندھی ہے
ناخنِ عقل سے کھلتا نہیں عقدہ تیرا

دشتِ ایمن میں مجھے خاک نظر آئے گا
مجھ میں ہو کر نظر آتا نہیں جلوہ تیرا

ہر سحر نغمۂ مرغانِ نوا سنج کا شور
گونجتا ہے ترے اوصاف سے صحرا تیرا

وحشیٔ عشق سے کھلتا ہے تو اے پردۂ راز
کچھ نہ کچھ چاکِ گریباں سے ہے رشتہ تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

ہیں ترے نام سے آبادیٔ وصحرا آباد!
شہر میں ذکر ترا دشت میں چرچا تیرا

برقِ دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا

طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

mubashirlahanaz@gmail.com
by Mubashir Younus

آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی!
اسی پردہ میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

سارے عالم کو تو مشتاقِ تجلّی پایا
پوچھنے جائیے اب کس سے ٹھکانا تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنّائی کو!
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا

کام دیتی ہیں یہاں دیکھئے کس کی آنکھیں
دیکھنے کو تو ہے مشتاق زمانہ تیرا

میکدہ میں ہے ترا نہ تو اذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

چاک ہو جائیں گے دل جیب و گریباں کس کے
دے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا

بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جود و کرم وصف ہے کس کا تیرا

آفریں اہلِ محبّت کے دلوں کو اے دوست
ایک کوزے میں لیے بیٹھے ہیں دریا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

انگلیاں کانوں میں دے دے کے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

اب جماتا ہے حسنؔ اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

بھروسہ تیرا

جن و انسان و ملک کو ہے بھروسا تیرا
سرورِ مرجعِ کل ہے درِ والا تیرا

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

دہر میں آٹھ پہر بٹتا ہے باڑا تیرا
وقف ہے مانگنے والوں پہ خزانہ تیرا

لامکاں میں نظر آتا ہے اُجالا تیرا
دور پہنچایا ترے حسن نے شہرہ تیرا

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا

یہ نہیں ہے کہ فقط ہے یہ مدینہ تیرا
تو ہے مختارِ دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا

کیا کہے وصف کوئی دشتِ مدینہ تیرا
پھول کی جان نزاکت میں ہے کانٹا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

کس کے دامن میں چھپے کس کے قدم پر لوٹے
تیرا سگ جائے کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

خسروِ کون و مکاں اور تواضع ایسی
ہاتھ تکیہ ہے ترا خاک بچھونا تیرا

خوبروانِ جہاں تجھ پہ فدا ہوتے ہیں
وہ ہے اے ماہِ عرب حسنِ دل آرا تیرا

دشت پر ہول میں گھیرا ہے درندوں نے مجھے
اے مرے خضر ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

بادشاہانِ جہاں بہرِ گدائی آئیں
دینے پر آئے اگر مانگنے والا تیرا

دشمن و دوست کے منہ پر ہے کشادہ یکساں
روئے آئینہ ہے مولیٰ درِ والا تیرا

پاؤں مجروح ہیں منزل ہے کڑی لمبی بہت
آہ گر ایسے میں پایا نہ سہارا تیرا

نیک اچھے ہیں کہ اعمال ہیں ان کے اچھے
ہم بدوں کے لیے کافی ہے بھروسہ تیرا

آفتوں میں ہے گرفتارِ غلامِ عجمی
اے عرب والے ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

اونچے اونچوں کو ترے سامنے سجدہ پایا
کس طرح سمجھے کوئی رتبۂ اعلیٰ تیرا

خارِ صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام مجھے
آمری جان مرے دل میں ہے رستہ تیرا

کیوں نہ ہو ناز مجھے اپنے مقدر پہ کہ ہوں
سگ ترا بندہ ترا مانگنے والا تیرا

اچھے اچھے ہیں ترے در کی گدائی کرتے
اونچے اونچوں میں بٹاکرتا ہے صدقہ تیرا

بھیک بے مانگے فقیروں کو جہاں ملتی ہے
دونوں عالم میں وہ دروازہ ہے کس کا تیرا

کیوں تمنائے مری مایوس ہو اے ابرِ کرم
سوکھے دھانوں کا مدد گار ہے چھینٹا تیرا

ہائے پھر خندۂ بیجا مرے لب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا

حشر کی پیاس سے کیا خوف گنہگاروں کو
تشنہ کاموں کا خریدار ہے دریا تیرا

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

صدق نے تجھ میں یہاں تک تو جگہ پائی ہے
کہہ نہیں سکتے اُلش کو بھی تو جھوٹا تیرا

خاص بندوں کے تصدق میں رہائی پائے
آخر اس کام کا تو ہے یہ نکما تیرا

بندِ غم کاٹ دیا کرتے ہیں تیرے ابرو
پھیر دیتا ہے بلاؤں کو اشارا تیرا

حشر کے روز ہنسائے گا خطاؤں کو
میرے غم خوار دلِ شب میں یہ رونا تیرا

عملِ نیک کہاں نامۂ بدکاراں میں
ہے غلاموں کو بھروسہ مرے آقا تیرا

بہرِ دیدار جھکائے ہیں زمیں پر تارے
واہ اے جلوۂ دلدار چمکنا تیرا

اونچی ہو کر نظر آتی ہے ہر اک شے چھوٹی
جا کے خورشید بنا چرخ پہ ذرّہ تیرا

اے مدینے کی ہوا دل مرا افسردہ ہے
سوکھی کلیوں کو کھلاتا ہے جھونکا تیرا

میرے آقا ہیں وہ ابرِ کرم اے سوزِ الم
ایک چھینٹے کا بھی ہوگا نہ یہ دھرا تیرا

اب حسنؔ منقبتِ خواجۂ اجمیر سنا
طبع پُرجوش ہے رکتا نہیں خامہ تیرا

مَنقبَت

حضرتِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

مئے سرجوش در آغوش ہے شیشہ تیرا
بے خودی چھائے نہ کیوں پی کے پیالہ تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

جورِ پامالیٔ عالم سے اسے کیا مطلب!
خاک میں مل نہیں سکتا کبھی ذرّہ تیرا!

کس قدر جوشِ تحیّر کے عیاں ہیں آثار!
نظر آیا مگر آئینہ کو تلوا تیرا!

گلشنِ ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابرِ کرم زور برسنا تیرا

کیا مہک ہے کہ معطّر ہے دماغِ عالم!
تختۂ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا

تیرے ذرّہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے
اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا!

تجھ میں ہیں تربیتِ خضر کے پیدا آثار
بحر و بر میں ہمیں ملتا ہے سہارا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پُرنور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

ظلِّ حق غوث پہ ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گستر سرِ خدّام پہ سایہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

کیوں نہ بغداد میں جاری ہو ترا چشمۂ فیض
بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا

کُرسی ڈالی تری تختِ شہِ جیلاں کے حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا تیرا !

رشک ہوتا ہے غلاموں کو کہیں آقا سے
کیوں کہوں رشک وہ بدر ہے تلوا تیرا

بشر افضل ہیں مَلک سے تری یوں مدح کروں
نہ مَلک خاص بشر کرتے ہیں مُجرا تیرا

جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیا، سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

آسماں گر ترے تلوؤں کا نظارا کرتا
روز اک چاند تصدق میں اتارا کرتا

طوف روضہ ہی پہ چکرائے تھے کچھ ناواقف
میں تو آپے میں نہ تھا اور جو سجدہ کرتا

صرصرِ دشتِ مدینہ جو کرم فرماتی
کیوں میں افسردگیٔ بخت کی پروا کرتا

چھپ گیا چاند نہ آئی ترے دیدار کی تاب
اور اگر سامنے رہتا بھی تو سجدہ کرتا

یہ وہی ہیں کہ گرد آپ اور ان پر مچلو
الٹی باتوں پہ کہو کون نہ سیدھا کرتا

ہم سے ذرّوں کی تو تقدیر ہی چمکا جاتا
مہر فرما کے وہ جس راہ سے نکلا کرتا

دھوم ذرّوں میں انا الشمس کی پڑ جاتی ہے
جس طرف سے ہے گزر چاند ہمارا کرتا

آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں
ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

شوق و آداب بہم گرم کشاکش رہتے
عشق گم کردہ تو ان عقل سے الجھا کرتا

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

بے خودانہ کبھی سجدہ میں سوئے در گرتا
جانبِ قبلہ کبھی چونک کے پلٹا کرتا

بام تک دل کو کبھی بالِ کبوتر دیتا
خاک پر گر کے کبھی ہائے خدایا کرتا

گاہ مرہم نہی زخمِ جگر میں رہتا
گاہ نشتر زنیٔ خونِ تمنّا کرتا

ہمرہِ مہر کبھی گردِ خطیرہ پھرتا
سایہ کے ساتھ کبھی خاک پہ لوٹا کرتا

صحبتِ داغِ جگر سے کبھی جی بہلاتا
الفتِ دست و گریباں کا تماشا کرتا

mubashirlakhanavi@gmail.com

دلِ حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پر لاتا
تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا

کبھی خود اپنے تحیّر پہ میں حیراں ہوتا
کبھی خود اپنے سمجھنے کو نہ سمجھا کرتا

کبھی کہتا کہ یہ کیا بزم ہے کیسی ہے بہار
کبھی اندازِ تجاہل سے میں توبہ کرتا

کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنوں ہے ظالم
کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنّا کرتا

سُتھری ستھری وہ فضا دیکھ کے میں غرقِ گناہ
اپنی آنکھوں میں خود اس بزم میں کھٹکا کرتا

کبھی رحمت کے تصوّر میں ہنسی آجاتی
پاسِ آداب کبھی ہونٹوں کو بخیہ کرتا

دل اگر رنجِ معاصی سے بگڑنے لگتا
عفو کا ذکر سُنا کر میں سنبھالا کرتا

یہ مزے خوبیٔ قسمت سے جو پائے ہوتے
سخت دیوانہ تھا گر خُلد کی پروا کرتا

موت اس دن کو جو پھر نامِ وطن کا لیتا
خاک اس سر پہ جو اس در سے کنارا کرتا

اے حسنؔ قصدِ مدینہ نہیں رونا ہے یہی
اور میں آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا

جو مانگا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا

فضلِ ربّ سے پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

کشفِ رازِ مَنْ رَّاٰنِیْ یوں ہوا!
تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا

بے خودی ہے باعثِ کشفِ حجاب
مل گیا ملنے کا رستہ مل گیا

ان کے در نے سب سے مستغنی کیا
بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

mubashirlakhanavi@gmail.com

ناخدائی کے لیے آئے حضور ! ڈوبتوں کو سہارا مل گیا!
دونوں عالم سے مجھے کیوں کھو دیا نفس خود مطلب تجھے کیا مل گیا
آنکھیں پُرنم ہو گئیں سر جھک گیا جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا!
خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن! مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا!
ہے محبت کس قدر نامِ خدا نامِ حق سے نامِ والا مل گیا!
ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا

اے حسن فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

دل ان پہ شیدا ہو گیا

دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا اے مرے اللہ یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا
عیب پوشِ خلق دامن سے ترے سب گنہگاروں کا پردہ ہو گیا
رکھ دیا جب اس نے پتھر پر قدم صاف اک آئینہ پیدا ہو گیا
دور ہو مجھ سے جوانی سے دور ہے اُس پہ میں صدقے جوان کا ہو گیا
گرمیٔ بازارِ مولیٰ بڑھ چلی !! نرخ رحمت خوب سستا ہو گیا
دیکھ کر اُن کا فروغِ حسنِ پا مہرِ ذرّہ چاند تارا ہو گیا!

mubashirlakhanavi@gmail.com

رَبِّ سَلِّم وہ اِدھر کہنے لگے — اس طرف پار اپنا بیڑا ہو گیا
ان کے جلووں میں ہیں یہ دلچسپیاں — جو وہاں پہنچا وہیں کا ہو گیا
تیرے ٹکڑوں سے پلے دونوں جہاں — سب کا اس در سے گذارا ہو گیا
السّلام اے ساکنانِ کوئے دوست — ہم بھی آتے ہیں جو ایما ہو گیا
ان کے صدقہ میں عذابوں سے چھٹے — کام اپنا نام ان کا ہو گیا
سرو ہی جو ان کے قدموں سے لگا — دل وہی جو اُن پہ شیدا ہو گیا
حُسنِ یوسف پر زلیخا مٹ گئیں — آپ پر اللہ پیارا ہو گیا
اُس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا — آپ کے در کا جو کُتّا ہو گیا
زاہدوں کی خُلد پر کیا دھوم تھی — کوئی جانے گھر پہ ان کا ہو گیا
غول ان کے عاصیوں کے آئے جب — چھنٹ گئی سب بھیڑ رستہ ہو گیا

جا پڑا جو دشتِ طیبہ میں حسنؔ!
گلشن جنّت گھر اس کا ہو گیا

دلِ مشتاق

کہوں کیا حال زاہد گلشنِ طیبہ کی نزہت کا!
کہ ہے خلدِ بریں چھوٹا سا ٹکڑا میری جنّت کا

تعالیٰ اللہ شوکت تیرے نامِ پاک کی آقا
کہ اب تک عرشِ اعظم کو ہے سکتہ تیری ہیبت کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

وکیل اپنا کیا ہے احمد مختار کو میں نے !
نہ کیوں کر پھر رہائی میری منشا ہو عدالت کا

بلاتے ہیں اسی کو جس کی بگڑی یہ بناتے ہیں
کمر بندھنا دیارِ طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

کھلیں اسلام کی آنکھیں ہوا سارا جہاں روشن !
عرب کے چاند صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

نہ کر رسوائے محشر واسطہ محبوب کا یارب
یہ مجرم دور سے آیا ہے سُنکر نام رحمت کا

مرادیں مانگنے سے پہلے ملتی ہیں مدینہ میں
ہجومِ جود نے روکا ہے بڑھنا دستِ حاجت کا

شبِ اسریٰ ترے جلووں نے کچھ ایسا سماں باندھا
کہ اب تک عرشِ اعظم منتظر ہے تیری رخصت کا

یہاں کے ڈوبتے دم میں اُدھر جا کر ابھرتے ہیں
کنارہ ایک ہے بحرِ ندامت بحرِ رحمت کا

غنی ہے دل بھرا ہے نعمتِ کونین سے دامن
گداہوں میں فقیر آستانِ خود بدولت کا

طوافِ روضۂ مولیٰ پہ ناواقف بگڑتے ہیں
عقیدہ اور ہی کچھ ہے ادب دانِ محبت کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

خزانِ غم سے رکھنا دور مجھ کو اس کے صدقے میں
جو گل لے باغباں ہے عطر تیرے باغِ صنعت کا

الٰہی بعدِ مُردن پردہ ہائے حائل اٹھ جائیں
اجالا میرے مرقد میں ہو ان کی شمعِ تربت کا

سُنا ہے روزِ محشر آپ ہی کا مونہہ تکیں گے سب
یہاں پورا ہوا مطلب دلِ مشتاقِ رویت کا

وجودِ پاک باعث خلقتِ مخلوق کا ٹھہرا
تمہاری شانِ وحدت سے ہوا اظہار کثرت کا

ہمیں بھی یاد رکھنا ساکنانِ کوچۂ جاناں
سلامِ شوق پہنچے بیکسانِ دشتِ غربت کا

حسن سرکارِ طیبہ کا عجب دربارِ عالی ہے
درِ دولت پہ اک میلا لگا ہے اہلِ حاجت کا

حوضِ کوثر کا پانی

تصور لطف دیتا ہے دہانِ پاک سرور کا
بھرا آتا ہے پانی میرے مونہہ میں حوضِ کوثر کا

جو کچھ بھی وصف ہو ان کے جمالِ ذرہ پرور کا
مرے دیوان کا مطلع ہو مطلع مہرِ محشر کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

مجھے بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا
لئے جاؤں گا چھوٹا سا کوئی ذرّہ ترے در کا

جو اک گوشہ چمک جائے تمہارے ذرّۂ در کا
ابھی مونہہ دیکھتا رہ جائے آئینہ سکندر کا

اگر جلوہ نظر آئے کفِ پائے منوّر کا !
ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشید محشر کا

اگر دم بھر تصوّر کیجئے شانِ پیمبر کا
زباں پر شور ہو بے ساختہ اللہ اکبر کا

اجالا طور کا دیکھیں جمالِ جانفزا دیکھیں
کلیم آکر اٹھا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

دو عالم میہماں تو میزباں خوانِ کرم جاری
ادھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی کتّا ہوں ترے در کا

نہ گھر بیٹھے ملے جوہر صفا و خاکساری کے
مرید ذرّۂ طیبہ ہے آئینہ سکندر کا

اگر اس خندۂ دنداں نما کا وصف موزوں ہو
ابھی لہرا چلے بحرِ سخن سے چشمہ گوہر کا

ترے دامن کا سایہ اور دامن کتنے پیارے ہیں
وہ سایہ دشتِ محشر کا یہ حامی دیدۂ تر کا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

تمہارے کوچہ و مرقد کے زائر کو میسّر ہے
نظارہ باغ جنّت کا تماشہ عرشِ اکبر کا

گنہگارانِ امّت ان کے دامن پر مچلتے ہوں!
الٰہی چاک ہو جس دم گریباں صبحِ محشر کا

ملائک جن و انساں سب اسی در کے سلامی ہیں
دو عالم میں ہے اک شہرہ مرے محتاج پرور کا

الٰہی تشنہ کام ہجر دیکھے دشتِ محشر میں
برسنا ابرِ رحمت کا چھلکنا حوضِ کوثر کا

زیارت میں کروں اور وہ شفاعت میری فرمائیں
مجھے ہنگامۂ عیدین یارب دن ہو محشر کا

نصیب دوستاں ان کی گلی میں گر سکونت ہو
مجھے ہو مغفرت کا سلسلہ ہر تار بستر کا

وہ گریہ اُسطُن حنّانہ کا آنکھوں میں پھرتا ہے
حضوری نے بڑھایا تھا جو پایا اوجِ منبر کا

ہمیشہ رہروانِ طیبہ کے زیرِ قدم آئے!
الٰہی کچھ تو ہو اعزاز میرے کاسۂ سر کا

سہارا کچھ نہ کچھ رکھتا ہے ہر فردِ بشر اپنا
کسی کو نیک کاموں کا حسنؔ کو اپنے یاور کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

مُجرِم ہیبت زدہ جب فردِ عصیاں لے چلا
لطفِ شہ تسکین دیتا پیشِ یزداں لے چلا

دل کے آئینہ میں جو تصویرِ جاناں لے چلا
محفلِ جنّت کی آرائش کا ساماں لے چلا

رہروِ جنّت کو طیبہ کا بیاباں لے چلا
دامنِ دل کھینچتا خارِ مغیلاں لے چلا

گل نہ ہو جائے چراغِ زینتِ گلشن کہیں
اپنے سر میں میں ہوائے دشتِ جاناں لے چلا

روئے عالمتاب نے بانٹا جو باڑا نور کا
ماہِ نو کشتی میں پیالا مہرتاباں لے چلا

گو نہیں رکھتے زمانے کی وہ دولت اپنے پاس
پر زمانہ نعمتوں سے بھر کے داماں لے چلا

تیری ہیبت سے ملا تاجِ سلاطین خاک میں
تیری رحمت سے گدا تختِ سلیماں لے چلا

ایسی شوکت پر کہ اڑتا ہے پھریرا عرش پر
جس گدا نے آرزو کی ان کو مہماں لے چلا

mubashirlakhanavi@gmail.com

دبدبہ کس سے بیاں ہو ان کے نامِ پاک کا!
شیر کے منہ سے سلامت جاں سلیماں لے چلا

صدقے اس رحمت کے اُن کو روزِ محشر ہر طرف
ناشکیبا شورِ فریادِ اسیراں لے چلا

سازوسامانِ گدائے کوئے سرور کیا کہوں!
اُس کا منگتا سروری کے سازوساماں لے چلا

دو قدم بھی چل نہ سکتے ہم سرِ شمشیر تیز!
ہاتھ پکڑے ربِّ سلّم کا نگہباں لے چلا!

دستگیرِ خستہ حالاں دستگیری کیجئے!
پاؤں میں رعشہ ہے سر پہ بارِ عصیاں لے چلا

وقتِ آخر ناامیدی میں وہ صورت دیکھ کر
دل شکستہ دل کے ہر پارہ میں قرآں لے چلا

قیدیوں کی جنبشِ ابرو سے بیڑی کاٹ دو
ورنہ جرموں کا تسلسل سوئے زنداں لے چلا

روزِ محشر شاد ہوں عاصی کہ پیشِ کبریا
رحم ان کو امتی گویاں و گریاں لے چلا

شکلِ شبنم راتوں کا رونا ترا ابرِ کرم!
صبحِ محشر صورتِ گل ہم کو خنداں لے چلا

mubashirlakhani@gmail.com

کشتگانِ ناز کی قسمت کے صدقے جائیے
ان کو مقتل میں تماشائے شہیداں لے چلا

اخترِ اسلام چمکا کفر کی ظلمت چھٹی!
بدر میں جب وہ ہلالِ تیغِ برّاں لے چلا!

بزمِ خوباں کو خدا نے پہلے دیں آرائشیں
پھر مرے دولھا کو سوئے بزمِ خوباں لے چلا

اللہ اللہ صرصرِ طیبہ کی رنگ آمیزیاں
ہر بگولا نزہتِ سرو و گلستاں لے چلا

قطرہ قطرہ ان کے گھر سے بحرِ عرفاں ہو گیا
ذرّہ ذرّہ ان کے در سے مہرِ تاباں لے چلا

صبحِ محشر ہر ادائے عارضِ روشن میں وہ
شمعِ نور افشاں پئے شامِ غریباں لے چلا

شافعِ روزِ قیامت کا ہوں ادنیٰ امتی
پھر حسنؔ کیا غم اگر میں بارِ عصیاں لے چلا

اک تو نظر آیا

قبلہ کا بھی کعبہ رخِ نیکو نظر آیا
کعبہ کا بھی قبلہ خمِ ابرو نظر آیا

mubashirlakhani@gmail.com

محشر میں کسی نے بھی مری بات نہ پوچھی
حامی نظر آیا تو بس اک تو نظر آیا

پھر بند کشاکش میں گرفتار نہ دیکھے!
جب معجزۂ جنبش ابرو نظر آیا

اس دل کے فدا جو ہے تری دید کا طالب
ان آنکھوں کے قربان جنہیں تو نظر آیا

سلطان و گدا سب ہیں ترے در کے بھکاری
ہر ہاتھ میں دروازہ کا بازو نظر آیا

سجدہ کو جھکا جائے براہیم میں کعبہ
جب قبلۂ کونین کا ابرو نظر آیا!

بازار قیامت میں جنہیں کوئی نہ پوچھے!
ایسوں کا خریدار ہمیں تو نظر آیا

محشر میں گنہ گار کا پلہ ہوا بھاری
پلہ پہ جو وہ قرب ترا زانو نظر آیا

یاد تھے وہ ترا یا ترا جویا!
جو ہم کو خدا بیں و خدا جو نظر آیا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

شل ہاتھ سلاطیں کے اٹھے بہر گدائی!
دروازہ ترا قوتِ بازو نظر آیا!

یوسف سے حسیں اور تمنائے نظارہ
عالم میں نہ تم سا کوئی خوش رُو نظر آیا!

فریادِ غریباں سے ہے محشر میں وہ بے چین
کوثر پہ تھا یا قُرب ترا زو نظر آیا

تکلیف اٹھا کر بھی دعا مانگی عدو کی
خوش خلق نہ ایسا کوئی خوش خو نظر آیا

ظاہر ہیں حسن احمد مختار کے معنی
کونین پہ سرکار کا قابو نظر آیا

مددگار بنایا

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

طلعت سے زمانہ کو پُرانوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے
آئینوں کو جن جلوؤں نے دیوار بنایا

mubashirlakhanavi@gmail.com

وہ جنس کیا جس نے جسے کوئی نہ پوچھے!
اس نے ہی مرا تجھ کو خریدار بنایا

اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اسے مطلع انوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر!
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت
عاصی کا تمہیں حامی و غم خوار بنایا

آئینۂ ذاتِ احدی آپ ہی ٹھہرے
وہ حسن دیا ایسا طرح دار بنایا

انوارِ تجلّی سے وہ کچھ حیرتیں چھائیں
سب آئینوں کو پشت بدیوار بنایا!

عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا!

گلزار کو آئینہ کیا مونہہ کی چمک نے
آئینہ کو رخسار نے گلزار بنایا!

mubashirlakhanavi@gmail.com

یہ لذتِ پا بوس کہ پتھر نے جگر میں
نقشِ قدمِ سیّدِ ابرار بنایا!

خدام تو بندے ہیں ترے خلق حسن نے
پیارے تجھے بدخواہ کا غم خوار بنایا

بے پردہ جب وہ خاک نشینوں میں نکل آئے
ہر ذرّہ کو خورشید پُر انوار بنایا

اے ماہِ عرب مہرِ عجم میں ترے صدقے
ظلمت نے مرے دن کو شب تار بنایا

للہ! کرم میرے بھی ویرانۂ دل پر
صحرا کو ترے حُسن نے گلزار بنایا

اللہ تعالیٰ بھی ہوا اس کا طرفدار
سرکار تمہیں جس نے طرفدار بنایا

گلزارِ جناں تیرے لیے حق نے بنائے
اپنے لیے تیرا گلِ رخسار بنایا !!

بے یار و مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا

ہر بات بداعمالیوں سے میں نے بگاڑی
اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا!

mubashirlakhanavi@gmail.com

ان کے دُرِ دنداں کا وہ صدقہ تھا کہ جس نے
ہر قطرۂ نیساں دُرِ شہوار بنایا!

اس جلوۂ رنگیں کا تصدق تھا کہ جس نے
فردوس کے ہر تختہ کو گلزار بنایا

اس رُوحِ مجسّم کے تبرک نے مسیحا
جاں بخش تمہیں یوں دمِ گفتار بنایا

اُس چہرۂ پُرنور کی وہ بھیک تھی جس نے
مہر و مہ و انجم کو پرانوار بنایا

ان ہاتھوں کا جلوہ تھا یہ اے حضرتِ موسیٰ
جس نے یدِ بیضا کو ضیا بار بنایا

ان کے لبِ رنگیں کی نچھاور تھی کہ جس نے
پتھر میں حسنِ لعلِ پُرانوار بنایا!

آپ کا کہا ہوگا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

گناہ گار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کیا بغیر کیا بے کیا کیا ہوگا

خدا کا لطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لے لیا ہوگا

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

mubashirlakhanavi@gmail.com

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہوگا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا

کسی کے پلّہ پہ یہ ہوں گے وقتِ وزنِ عمل
کوئی امید سے مونہہ ان کا تک رہا ہوگا

کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسولَ اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کر دو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

خدا کے واسطے جلدان سے عرضِ حال کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے کیا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائے گا
تو روکے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

زبان سوکھی دکھا کر کوئی لبِ کوثر
جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا

نشانِ خسروِ دیں دولے کے غلاموں کو
لوائے حمد کا پرچم بتا رہا ہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر
کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہوگا

یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی
مقدّس آنکھوں سے تارا اشک کا بندھا ہوگا

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجومِ فکر و تردّد میں گھر گیا ہوگا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

عزیز بچہ کو مان جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

خدائی پھر انہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی
زمانہ پھر انہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا

بنی ہے دم پہ دہائی ہے تاج والے کی
یہ غل یہ شور یہ ہنگامہ جا بجا ہوگا

mubashirlakhani@gmail.com

مقام فاصلوں ہر کام مختلف اتنے — وہ دن ظہور کمال حضور کا ہوگا
کہیں گے اور نبی اِذھَبُوا اِلیٰ غیری — مرے حضور کے لب پر اَنَا لَھَا ہوگا
دعائے امّتِ بدکار وردِ لب ہوگی — خدا کے سامنے سجدہ میں سر جھکا ہوگا
غلام ان کی عنایت سے چین میں ہونگے — عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنّت میں بسترا ہوگا

ذکر ہے مصطفیٰ کا

یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا — کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفیٰ کا
یہ بیٹھا ہے سکہ تمہاری عطا کا — کبھی ہاتھ اٹھنے نہ پایا گدا کا!
چمکتا ہوا چاند غارِ حرا کا — اُجالا ہوا برجِ عرشِ خدا کا
لحد میں عمل ہو نہ دیو بلا کا — جو تعویذ میں نقش ہو نقشِ پا کا
جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا — جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا
مرے گیسوؤں والے میں تیرے صدقے — کہ سر پر ہجومِ بلا ہے بلا کا
ترے زیرِ پا مسندِ ملکِ یزداں — ترے فرق پر تاجِ مُلکِ خدا کا
سہارا دیا جب مرے ناخدا نے — ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رُخ ہوا کا
کیا ایسا قادر قضا و قدر نے — کہ قدرت میں ہے پھیر دینا قضا کا
اگر زیرِ دیوارِ سرکار بیٹھوں — مرے سر پہ سایہ ہو فضلِ خدا کا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ادب سے لیا تاجِ شاہی نے سر پر
یہ پایا ہے سرکار کے نقشِ پا کا

خدا کرنا ہوتا جو تحتِ مشیّت
خدا ہو کر آتا یہ بندہ خدا کا

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پسِ ذکرِ حق ذکر ہے مصطفٰے کا

کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے
تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا

یہ ہے تیرے ایمائے ابرو کا صدقہ
ہدف ہے اثر اپنے تیرِ دعا کا

ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے
ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا

نہ کیوں کر ہو اس ہاتھ میں سب خدائی
کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا

جو صحرائے طیبہ کا صدقہ نہ ملتا
کھلاتا ہی نہ پھول جھونکا صبا کا

عجب کیا نہیں گر سراپا کا سایہ
سراپا سراپا ہے سایہ خدا کا

خدا مدح خواں ہے خدا مدح خواں ہے
مرے مصطفٰے کا مرے مصطفٰے کا

خدا کا وہ طالب خدا اس کا طالب
خدا اس کا پیارا وہ پیارا خدا کا

جہاں ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری
وہی در ہے داتا کی دولت سرا کا

ترے رتبہ میں جس نے چون و چرا کی
نہ سمجھا وہ بدبخت رتبہ خدا کا

ترے پاؤں نے سر بلندی وہ پائی
بنا تاجِ سر عرشِ ربِّ علا کا

کسی کے جگر میں تو سر پر کسی کے
عجب مرتبہ ہے ترے نقشِ پا کا

ترا دردِ الفت جو دل کی دوا ہو
وہ بے درد ہے نام لے جو دوا کا

ترے بابِ عالی کے قربان جاؤں
یہ ہے دوسرا نام عرشِ خدا کا

چلے آؤ مجھ جاں بلب کے کنارے
کہ سب دیکھ لیں پھر کے جانا قضا کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

by Mubashir Younus

بھلا ہے حسنؔ کا جنابِ ضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضاؔ کا

طوفاں سے نکالا

سرِ صبحِ سعادت نے گریباں سے نکالا
ظلمت کو ملا عالمِ امکاں سے نکالا

پیدائشِ محبوبِ کی شادی میں خدا نے
مُدّت کے گرفتاروں کو زنداں سے نکالا

رحمت کا خزانہ پئے تقسیمِ گدایاں!
اللہ نے تہ خانۂ پنہاں سے نکالا

خوشبو نے عنادِل سے چھڑائے چمن و گل
جلوے نے پتنگوں کو شبستاں سے نکالا

ہے حُسن گلوئے مہِ بطحا سے یہ روشن
اب مہر نے سرآن کے گریباں سے نکالا

پردہ جو تیرے جلوۂ رنگیں نے اٹھایا!
صَرصَر کا عمل صحنِ گلستاں سے نکالا

اس ماہ نے جب مہر سے کی جلوہ نمائی
تاریکیوں کو شامِ غریباں سے نکالا

mubashirlakhanavi@gmail.com

اے مہرِ کرم تیری تجلّی کی ادا نے
ذرّوں کو بلائے شبِ ہجراں سے نکالا

صدقے ترے اے مردمکِ دیدۂ یعقوب
یوسف کو تری چاہ نے کنعاں سے نکالا

ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا کی مدد نے
گرداب سے کھینچا ہمیں طوفاں سے نکالا

اُمّت کے کلیجے کی خلش تم نے مٹائی
ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگِ جاں سے نکالا

ان ہاتھوں کے قربان کہ ان ہاتھوں سے تم نے
خارِ رہِ غم پائے غریباں سے نکالا !

ارمان زدوں کی ہیں تمنائیں بھی پیاری
ارمان نکالا تو کس ارماں سے نکالا!

یہ گردنِ پُرنور کا پھیلا ہے اجالا
یا صبح نے سر اُن کے گریباں سے نکالا

گلزارِ براہیم کیا نار کو جس نے
اس نے ہی ہمیں آتشِ سوزاں سے نکالا

دینی تھی جو عالم کے حسینوں کو ملاحت!
تھوڑا سا نمک ان کے نمکداں سے نکالا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

قرآں کے حواشی یہ جلالین لکھی ہے!
مضموں یہ خطِ عارضِ جاناں سے نکالا

قربان ہوا بندگی پر لطف رہائی!
یوں بندہ بنا کر ہمیں زنداں سے نکالا

اے آہ مرے دل کی لگی اور نہ بجھتی!
کیوں تو نے دھواں سینۂ سوزاں سے نکالا

مدفن نہیں پھینک آئیں گے احباب گڑھے میں
تابوت اگر کوچۂ جاناں سے نکالا

کیوں شور ہے کیا حشر کا ہنگامہ بپا ہے
یا تم نے قدم گورِ غریباں سے نکالا

لاکھوں ترے صدقے میں کہیں گے دمِ محشر
زنداں سے نکالا ہمیں زنداں سے نکالا

جو بات لبِ حضرتِ عیسیٰ نے دکھائی
وہ کام یہاں جنبشِ داماں سے نکالا

منہ مانگی مرادوں سے بھری جیب دو عالم
جب دستِ کرم آپ نے داماں سے نکالا

کانٹا غمِ عقبیٰ کا حسنؔ اپنے جگر سے!
امت نے خیالِ سرِ مژگاں سے نکالا

mubashirlakhani@gmail.com

تیری رحمت کا قبضہ

اگر قسمت سے میں ان کی گلی میں خاک ہو جاتا
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا

جو اے گل جامۂ ہستی تری پوشاک ہو جاتا
تو خارِ نیستی سے کیوں الجھ کر چاک ہو جاتا

جو وہ ابرِ کرم پھر آبروئے خاک ہو جاتا!
تو اس کے دو ہی چھینٹوں میں زمانہ پاک ہو جاتا

ہوائے دامنِ رنگیں جو ویرانہ میں آ جاتی
لباسِ گل میں ظاہر ہر خس و خاشاک ہو جاتا

لبِ جاں بخش کی قربت حیاتِ جاوداں دیتی
اگر ڈورا نفس کا ریشۂ مسواک ہو جاتا

ہوا دل سوختہ کو چاہیے تھی ان کے دامن کی
الٰہی صبحِ محشر کا گریباں چاک ہو جاتا

اگر دو بوند پانی چشمۂ رحمت سے مل جاتا
مری ناپاکیوں کے میل دھلتے پاک ہو جاتا

اگر پیوندِ ملبوسِ پیمبر کے نظر آتے
ترا اے حلۂ شاہی کلیجہ چاک ہو جاتا

mubashirlakhanavi@gmail.com

جو وہ گل سونگھ لیتا پھول مرجھایا ہوا بلبل
بہار تازگی میں سب چمن کی ناک ہو جاتا

چمک جاتا مقدر جب دُرِ دنداں کی طلعت سے
نہ کیوں رشتہ گہر کا ریشۂ مسواک ہو جاتا

عدو کی آنکھ بھی محشر میں حسرت سے نہ منہ تکتی
اگر تیرا کرم کچھ اے نگاہِ پاک ہو جاتا

بہار تازہ رہتیں کیوں خزاں میں دھجیاں اڑتیں
لباسِ گل جو ان کی ملگجی پوشاک ہو جاتا

کماندارِ نبوت قادر اندازی میں یکتا ہیں
دو عالم کیوں نہ ان کا بستۂ فتراک ہو جاتا

نہ ہوتی شاق گردر کی جدائی تیرے ذرّہ کو
قمر اک اور بھی روشن سرِ افلاک ہو جاتا

تری رحمت کے قبضہ میں ہے پیارے قلبِ ماہیت
مرے حق میں نہ کیوں زہر گنہ تریاق ہو جاتا

خدا تارِ رگِ جاں کی اگر عزت بڑھا دیتا!
شراکِ نعلِ پاک سیّد لولاک ہو جاتا

mubashirlakhanavi@gmail.com

تجلی گاہِ جاناں تک اجالے سے پہنچ جاتے!
جو تو اے توسنِ عمر رواں چالاک ہو جاتا!

اگر تیری بھرن اے ابرِ رحمت کچھ کرم کرتی
ہمارا چشمۂ ہستی ابل کر پاک ہو جاتا

حسنؔ اہلِ نظر عزت سے آنکھوں میں جگہ دیتے
اگر یہ مشتِ خاک ان کی گلی کی خاک ہو جاتا

مظہر اعلیٰحضرت حضور شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ کی نصیحتیں

اوّل یہ کہ اسلام و سُنیت پر تصلب و پختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا

دوم :۔ دشمنانِ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے قطعاً دور رہنا جیسے وہابی، دیوبندی، الیاسی، تبلیغی، ندوی، کفوری، مرزائی، رافضی، مودودی وغیرہم۔

سوم :۔ اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز ہرگز کوشش نہ کرنا غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

mubashirahmad.hanafi@gmail.com
by Mubashir Younus

دشمن ہے گلے کا ہار آقا
لٹتی ہے مری بہار آقا

تم دل کے لیے قرار آقا
تم راحتِ جانِ زار آقا

تم عرش کے تاجدار مولیٰ
تم فرش کے باوقار آقا

دامن دامن ہوا ئے دامن
گلشن گلشن بہار آقا

بندے ہیں گناہ گار بندے
آقا ہیں کرم شعار آقا

اس شان کے ہم نے کیا کسی نے
دیکھے نہیں زینہار آقا

بندوں کا الم نے دل دکھایا
اور ہو گئے بے قرار آقا

آرام سے سوئیں ہم کمینے
جاگا کریں باوقار آقا

ایسا تو کہیں سُنا نہ دیکھا
بندوں کا اٹھائیں بار آقا

جن کی کوئی بات تک نہ پوچھے
ان پر تمہیں آئے پیار آقا

پاکیزہ دلوں کی زینت ایمان
ایمان کے تم سنگار آقا

صدقہ جو بٹے کہیں سلاطیں
ہم بھی ہیں امیدوار آقا

چکرا گئی ناؤ بے کسوں کی
آنا مرے غمگسار آقا!!

اللہ نے تم کو دے دیا ہے
ہر چیز کا اختیار آقا

ہے خاک پہ نقشِ پا تمہارا
آئینہ ہے بے غبار آقا

mubashirlakhanavi@gmail.com

عالم میں ہیں سب بنی کے ساتھی
بگڑی کے تمہیں یار آقا

سرکار کے تاجدار بندے
سرکار ہیں تاجدار آقا

دے بھیک اگر جمالِ رنگیں!
جنّت ہو مرا مزار آقا

آنکھوں کے کھنڈر بھی اب بسا دو
دل کا تو ہوا وقار آقا

ایمان کی تاک میں ہے دشمن
آؤ دمِ احتضار آقا!

ہو شمعِ شبِ سیاہ بختاں
تیرا رُخِ نور بار آقا

تو رحمتِ بے حساب کو دیکھ
جُرموں کا نہ لے شمار آقا!

دیدار کی بھیک کب ملے گی!
منگتا ہیں امیدوار آقا

بندوں کی ہنسی خوشی ہیں گذرے
اس غم میں ہوں اشکبار آقا

آتی ہے مدد بلا سے پہلے
کرتے نہیں انتظار آقا

سایہ میں تمہارے دونوں عالم
تم سایۂ کردگار آقا

جب فوجِ الم کرے چڑھائی
ہو اوجِ کرم حصار آقا

ہر مُلکِ خدا کے سچے مالک
ہر ملک کے شہریار آقا

مانا کہ میں ہوں ذلیل بندہ
آقا تو ہے باوقار آقا

ٹوٹے ہوئے دل کو دو سہارا
اب غم کی نہیں سہار آقا

ملتی ہے تمہیں سے داد دل کی
سُنتے ہو تمہیں پکار آقا

تیری عظمت وہ ہے کہ تیرا
اللہ کرے وقار آقا

اللہ کے لاکھوں کارخانے
سب کا تمہیں اختیار آقا

mubashirlakhanavi@gmail.com

کیا بات تمہارے نقشِ پا کی ہے تاجِ سرِ وقار آقا
خود بھیک دو خود کہو بھلا ہو اس دین کے میں نثار آقا
وہ شکل ہے واہ وا تمہاری! اللہ کو آئے پیار آقا
جو مجھ سے مجھے چھپائے رکھے وہ جلوہ کر آشکار آقا!
جو کہتے ہیں بے زباں تمہارے گونگوں کی سنو پکار آقا
وہ دیکھ لے کربلا میں جس نے دیکھے نہ ہوں جاں نثار آقا
آرام سے شش جہت میں گذرے غم دل سے نہ ہو دوچار آقا
ہو جانِ حسنؔ نثار تجھ پر
ہو جاؤں ترے نثار آقا

خدا ہوا تیرا

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا تو خدا کا خدا ہوا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

تاج والے ہوں اس میں یا محتاج
سب نے پایا دیا ہوا تیرا

ہاتھ خالی کوئی پھرا نہ پھرے
ہے خزانہ بھرا ہوا تیرا

آج سنتے ہیں سننے والے کل!
دیکھ لیں گے کہا ہوا تیرا

اسے تو جانے یا خدا جانے
پیش حق رتبہ کیا ہوا تیرا

گھر ہیں سب بند در ہیں سب تیغے
ایک در ہے کھلا ہوا تیرا

کام تو ہیں سے ہے نجدی کو
تو ہوا یا خدا ہوا تیرا

تاجداروں کا تاجدار بنا
بن گیا جو گدا ہوا تیرا

اور میں کیا لکھوں خدا کی حمد
حمد اسے وہ خدا ہوا تیرا

جو ترا ہو گیا خدا کا ہوا
جو خدا کا ہوا ہوا تیرا

حوصلے کیوں گھٹیں غریبوں کے
ہے ارادہ بڑھا ہوا تیرا

ذات بھی تیری انتخاب ہوئی
نام بھی مصطفےٰ ہوا تیرا

جسے تو نے دیا خدا نے دیا
دین رب کی دیا ہوا تیرا

ایک عالم خدا کا طالب ہے
اور طالب خدا ہوا تیرا

بزم امکاں ترے نصیب کھلے
کہ وہ دولھا بنا ہوا تیرا

میری طاعت سے میرے جرم فزوں
لطف سب سے بڑھا ہوا تیرا

خوف وزن عمل کسے ہو کہ ہے
دل مدد پر تلا ہوا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

کام بگڑے ہوئے بنا دینا
کام کس کا ہوا ہوا تیرا

ہر ادا دل نشیں بنی تیری
ہر سخن جاں فزا ہوا تیرا

آشکار اکمالِ شانِ حضور
پھر بھی جلوہ چھپا ہوا تیرا

پردہ دارِ ادا ہزار حجاب
پھر بھی پردہ اٹھا ہوا تیرا

بزمِ دنیا میں بزمِ محشر میں!
نام کس کا ہوا ہوا تیرا

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ
حسن یہ حق نما ہوا تیرا

بارِ عصیاں سروں سے پھینکے گا
پیشِ حق سر جھکا ہوا تیرا

یم جودِ حضور پیاسا ہوں
یم گھٹا سے بڑھا ہوا تیرا

وصلِ وحدت پھر اس پہ خلوت
بجھ سے سایہ جدا ہوا تیرا

صنعِ خالق کے جتنے خاکے ہیں
رنگ سب میں بھرا ہوا تیرا

ارضِ طیبہ قدومِ اعلا سے
ذرّہ ذرّہ سما ہوا تیرا

اے جناں میرے گل کے صدقے میں
تختہ تختہ بسا ہوا تیرا

اے فلک مہرِ حق کے باڑے سے
کاسہ کاسہ بھرا ہوا تیرا

اے چمن بھیک ہے تبسم کی
غنچہ غنچہ کھلا ہوا تیرا

ایسی شوکت کے تاجدار کہاں
تختِ تختِ خدا ہوا تیرا

اس جلالت کے شہریار کہاں
مُلکِ مُلکِ خدا ہوا تیرا

اس وجاہت کے بادشاہ کہاں
حکم حکمِ خدا ہوا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

خلق کہتی ہے لامکاں جس کو — شہ نشیں ہے سجا ہوا تیرا

زیست وہ ہے کہ حسنِ یار رہے — دل میں عالم بسا ہوا تیرا

موت وہ ہے کہ ذکر دوست رہے — لب پہ نقشہ جما ہوا تیرا

ہوں زمیں والے یا فلک والے — سب کو صدقہ عطا ہوا تیرا

ہر گھڑی گھر سے بھیک کی تقسیم — رات دن در کھلا ہوا تیرا

نہ کوئی دوسرا میں تجھ سا ہے — نہ کوئی دوسرا ہوا تیرا

سو کھے گھاٹوں مرا اتار ہو کیوں — کہ ہے دریا چڑھا ہوا تیرا

سوکھے دھانوں کی بھی خبر لے لے — کہ ہے بادل گھرا ہوا تیرا

مجھ سے کیا لے سکے عدو ایماں — اور وہ بھی دیا ہوا تیرا

لے خبر ہم تباہ کاروں کی! — قافلہ ہے لٹا ہوا تیرا

مجھے وہ دردِ خدا کہ رہے — ہاتھ دل پر دھرا ہوا تیرا

تیرے سر کو ترا خدا جانے — تاجِ سر نقشِ پا ہوا تیرا

بگڑی باتوں کی فکر کر نہ حسنؔ
کام سب ہے بنا ہوا تیرا

mubashirlakhanavi@gmail.com

معطی مطلب تمہارا ہر اشارہ ہو گیا
جب اشارہ ہو گیا مطلب ہمارا ہو گیا

ڈوبتوں کا یا نبی کہتے ہی بیڑا پار تھا
غم کنارے ہو گئے پیدا کنارا ہو گیا

تیری طلعت سے زمیں کے ذرّے مہ پارہ بنے
تیری ہیبت سے فلک کا مہ دُو پارہ ہو گیا

اللہ اللہ محوِ حُسنِ رُوئے جاناں کے نصیب
بند کر لیں جس گھڑی آنکھیں نظارہ ہو گیا

یوں تو سب پیدا ہوئے ہیں آپ ہی کے واسطے
قسمت اس کی ہے جسے کہہ دو ہمارا ہو گیا

تیرگی باطل کی چھائی تھی جہاں تاریک تھا
اٹھ گیا پردہ ترا حق آشکارا ہو گیا

mubashirlakhanavi@gmail.com

کیوں نہ دم دیں مرنے والے مرگِ عشقِ پاک پر
جان دی اور زندگانی کا سہارا ہو گیا

نام تیرا ذکر تیرا تو ترا پیارا خیال!
ناتوانوں بے سہاروں کا سہارا ہو گیا

ذرۂ کوئے حبیب اللہ دے تیرے نصیب
پاؤں پڑ کر عرش کی آنکھوں کا تارا ہو گیا

تیرے صانع سے کوئی پوچھے ترا حسن و جمال!
خود بنایا اور بنا کر خود ہی پیارا ہو گیا

ہم کمینوں کا انہیں آرام تھا اتنا پسند!
غم خوشی سے دکھ تہِ دل سے گوارا ہو گیا

کیوں نہ ہو تم مالکِ مُلکِ خدا ملکِ خُدا
سب تمہارا ہے خدا ہی جب تمہارا ہو گیا

روزِ محشر کے الم کا دشمنوں کو خوف ہو
دکھ ہمارا آپ کو کس دن گوارا ہو گیا

جو ازل میں تھی وہی طلعت وہی تنویر ہے
آئینہ سے یہ ہوا جلوہ دوبارہ ہو گیا

تو ہی نے تو مصر میں یوسف کو یوسُف کر دیا
تو ہی تو یعقوب کی آنکھوں کا تارا ہو گیا

mubashirlakhanavi@gmail.com

ہم بھکاری کیا ہماری بھیک کس گنتی میں ہے
تیرے در سے بادشاہوں کا گذارا ہو گیا

اے حسنؔ قربان جاؤں اس جمالِ پاک کے!!
سیکڑوں پردوں میں رہ کر عالم آرا ہو گیا!

منقبت خلیفۂ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدّیق اکبر کا
ہے یار غار محبوبِ خدا صدّیق اکبر کا

یا الٰہی رحم فرما خادمِ صدّیق اکبر ہوں!
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدّیق اکبر کا

رسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدّیق اکبر کا

گدا صدّیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے ہوں میں گدا صدّیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدّیق اکبر ہے
نبی صدّیق اکبر کا خدا صدّیق اکبر کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

ضیا میں مہرِ عالمتاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گر وجہِ ضیا صدّیق اکبر کا

ضعیفی میں یہ قوّت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدّیق اکبر کا

خدا اکرام فرماتا ہے اتقا کہہ کے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدّیقِ اکبر کا

صفا وہ کچھ ملی خاکِ سرِ کوئے پیمبر سے
مصفّا آئینہ ہے نقشِ پا صدّیق اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسل سلسلہ صدّیق اکبر کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدّیق اکبر کا

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدّیق اکبر کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدّیق اکبر کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

منقبت خلیفۂ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہیں خوش بخت محتاجانِ عالم میں کوئی ہم سا
ملا تقدیر سے حاجت روا فاروق اعظم سا!

ترا رشتہ بنا شیرازۂ جمعیتِ خاطر!
پڑا تھا فکر دیں کتاب اللہ برہم سا

مراد آئی مرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی!
ملا حاجت روا ہم کو درِ سلطانِ عالم سا

ترے جود و کرم کا کوئی اندازہ کرے کیوں کر
ترا اک اک گدا فیض و سخاوت میں ہے حاتم سا

خدارا مہر کر اے ذرّہ پرور مہر نورانی!
سیہ بختی سے ہے روزِ سیہ میرا شبِ غم سا

تمہارے در سے جھولی بھر مرادیں لیکر اٹھیں گے
نہ کوئی بادشاہ تم سا نہ کوئی بے نوا ہم سا

فدا اے امّ کلثوم آپ کی تقدیر یاور کے!
علی بابا ہوا دولھا ہوا فاروق اکرم سا!

mubashirlakhanavi@gmail.com

غضب میں دشمنوں کی جان ہے تیغ سرافگن سے
خروج و رفض کے گھر میں نہ کیوں برپا ہو ماتم سا
شیاطیں مضمحل ہیں تیرے نام پاک کے ڈر سے!
نکل جائے نہ کیوں رفاض بد اطوار کا دم سا
منائیں عید جو ذی الحجہ میں تیری شہادت کا
الٰہی روز و ماہ و سن انہیں گزرے محرم سا
حسنؔ در عالم پستی سر رفعت اگر داری!
بیا فرقِ ارادت بر درِ فاروق اعظم سا

منقبت خلیفہ سوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا
محبوب خدا یار ہے عثمان غنی کا
رنگین وہ رخسار ہے عثمان غنی کا
بلبل گل گلزار ہے عثمان غنی کا
گرمی پہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا
کیا لعل شکر بار ہے عثمان غنی کا
قند ایک نمک خوار ہے عثمان غنی کا
سرکار عطا پاش ہے عثمان غنی کا
دربار دُر بار ہے عثمان غنی کا
دل سوختو ہمت جگر آب ہوتے ہیں ٹھنڈے
وہ سایۂ دیوار ہے عثمان غنی کا

mubashirlakhanavi@gmail.com

جو دل کو ضیا دے جو مقدر کو جلا دے — وہ جلوۂ دیدار ہے عثمان غنی کا
جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے — وہ آئینہ رخسار ہے عثمان غنی کا
سرکار سے پائیں گے مرادوں پہ مرادیں — دربار یہ دربار ہے عثمان غنی کا
آزاد گرفتارِ بلائے دو جہاں ہے — آزاد گرفتار ہے عثمان غنی کا
بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبت — اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا
اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی — وہ فیض پہ دربار ہے عثمان غنی کا

رک جائیں مرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمان غنی کا!

منقبت خلیفۂ چہارم

اے حُبِّ وطن ساتھ نہ یوں سوئے نجف جا
ہم اور طرف جاتے ہیں تو اور طرف جا
چل ہند سے چل ہند سے چل ہند سے غافل
اٹھ سوئے نجف سوئے نجف سوئے نجف جا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

پھنستا ہے دبالوں میں عبث اختر طائر
سرکار سے پائے گا شرف بہر شرف جا

آنکھوں کو بھی محروم نہ رکھ حسنِ ضیا سے
کی دل میں اگر لے مہِ بے داغ و کلف جا

اے کلفتِ غم بندۂ مولیٰ سے نہ رکھ کام
بے فائدہ ہوتی ہے تری عمر تلف جا

اے طلعتِ شہ آ تجھے مولیٰ کی قسم آ!
اے ظلمتِ دل جا تجھے اُس رخ کا خلف جا

ہو جلوہ فضا صاحبِ قوسین کا نائب
ہاں تیر دُعا بہرِ خُدا سوئے ہدف جا

کیوں غرقِ الم ہے دُرِ مقصود سے مونہہ بھر
نیسانِ کرم کی طرف اے تشنہ صدف جا

جیلاں کے شرف حضرتِ مولیٰ کے خلف ہیں
اے ناخلف اٹھ جانبِ تعظیمِ خلف جا

تفضیل کا جویا نہ ہو مولیٰ کی ولا میں!
یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہرِ خذف جا

مولیٰ کی امامت سے محبت ہے تو اے غافل
ارباب جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسنؑ کو
اے شیرِ خدا بہر مدد تیغ بکف جا

میرے ہر درد کی دوا

دردِ دل کر مجھے عطا یارب
دے مرے درد کی دوا یارب

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی!
نام رحمٰن ہے ترا یارب

عیب میرے نہ کھول محشر میں
نام ستّار ہے ترا یارب

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل!
نام غفار ہے ترا یارب

زخم گہرا سا تیغ الفت کا
میرے دل کو بھی کر عطا یارب

یوں گماں میں کہ تجھ سے مل جاؤں
یوں گما اس طرح ملا یارب!

بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی!
میرے دل سے مجھے بھلا یارب

خاک کر اپنے آستانے کی!
یوں ہمیں خاک میں ملا یارب

میری آنکھیں مرے لیے ترسیں
مجھ سے ایسا مجھے چھپا یارب!

ٹیس کم ہو نہ دردِ الفت کی
دل تڑپتا رہے مرا یارب

نہ بھریں زخم دل ہرے ہو کر!
رہے گلشن ہرا بھرا یارب

mubashirlakhanavi@gmail.com

تیری جانب یہ مشت خاک اڑے
بھیج ایسی کوئی ہوا یارب

داغ الفت کی تازگی نہ گھٹے
باغ دل کا رہے ہرا یارب!

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
تو نے جب سے سنا دیا یارب

آسرا ہم گناہ گاروں کا
اور مضبوط ہو گیا یارب

ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ
میرے ہر درد کی دوا یارب

تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں
دامن مصطفٰے دیا یارب

تو نے دی مجھ کو نعمت اسلام
پھر جماعت میں لے لیا یارب

کر دیا تو نے قادری مجھ کو
تیری قدرت کے میں فدا یارب

دولتیں ایسی نعمتیں اتنی!
بے عرض تو نے کیں عطا یارب

دے کے لیتے نہیں کریم کبھی
جو دیا جس کو دے دیا یارب

تو کریم اور کریم بھی ایسا!
کہ نہیں جس کا دوسرا یارب

ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے
وہ بھی تیرا دیا ہوا یارب

ہو گا دنیا میں قبر و محشر میں
مجھ سے اچھا معاملہ یارب

اس نکمّے سے کام لے ایسے
یہ نکمّا ہو کام کا یارب

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق
کہ ہو راضی تری رضا یارب

جس نے اپنے لیے برائی کی!
ہے یہ نادان وہ برا یارب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
اس برے کو بھی کر بھلا یارب

میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات
بات بگڑی ہوئی بنا یارب

mubashirlakhanavi@gmail.com

میں نے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الاَعْلٰی خاک پر رکھ کے سر کہا یارب
صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا پستیوں سے مجھے بچا یارب
بونے والے جو بوئیں وہ کاٹیں یہ ہوا تو میں مر مٹا یارب
آہ جو بو چکا ہوں وقت درو ہوگا حسرت کا سامنا یارب
پاک ہے درد و درد سے جو مے جام اس کا مجھے پلا یارب
کر کے گستر وہ خوانِ اُدْعُونِیْ تو نے بندوں کو دی صلا یارب
آستاں پر ترے ترا منگتا سُن کر آیا ہے یہ صدا یارب
نعمتِ اَسْتَجِبْ سے پائے بھیک ہاتھ پھیلا ہوا مرا یارب
تجھ سے وہ مانگوں میں جو بہتر ہو مدعی ہو نہ مدعا یارب
مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا شاد رکھ شاد دائما یارب
مجھ پر اور میرے دونوں بھائیوں پر سایہ ہو تیرے فضل کا یارب
عیش تینوں گھروں کے تینوں کو اپنی رحمت سے کر عطا یارب
میرے فاروق و حامد و حسنین! درد و غم سے رہیں جدا یارب
لختِ دل مصطفےٰ حسین رضا! ہر جگہ پائیں مرتبہ یارب
سایۂ پنجتن ہو پانچوں پر! دائما ہو تری عطا یارب
دونوں عالم کی نعمتیں پائے مرتضےٰ بہر مصطفےٰ یارب
علم و عمر و عمل فراخ معاش! مجتبےٰ کو بھی گر عطا یارب
کر دے فضل و نعم سے مالا مال! غم و الم سے انہیں بچا یارب

mubashirlakhanavi@gmail.com

ان کے دشمن ذلیل و خوار رہیں
رد رہے اُن کی ہر بلا یارب

بال بیکا کبھی نہ ہو ان کا!
بول بالا ہو دائما یارب

میری ماں میری بہنیں بھی سب
پائیں آرام دوسرا یارب

اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں
حاجتیں سب کی ہوں روا یارب

میرے احباب پر بھی فضل رہے
تیرا تیرے حبیب کا یارب

اہلِ سُنّت کی ہر جماعت پر
ہر جگہ ہو تری عطا یارب

دشمنوں کے لیے ہدایت کی
تجھ سے کرتا ہوں التجا یارب

تو حسنؔ کو اٹھا حسن کر کے!
ہو مع الخیر خاتمہ یارب

ہر ادا ہے لاجواب

سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب
خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب

حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

پوچھے جاتے ہیں عمل میں کیا کہوں
تم سکھا جاؤ مرے مولا جواب

میری حامی ہے تری شانِ کریم
پرسشِ روزِ قیامت کا جواب

ہیں دعائیں سنگِ دشمن کا عوض
اس قدر نرم ایسے پتھر کا جواب

پلتے ہیں ہم سے نکمّے بے شمار
ہے کہیں اس آستانہ کا جواب

روزِ محشر ایک تیرا آسرا
سب سوالوں کا جواب لاجواب

mubashirlakhanavi@gmail.com

میں یدِ بیضا کے صدقے اے کلیم
پر کہاں ان کی کفِ پا کا جواب

کیا عمل تو نے کئے اس کا سوال
تیری رحمت چاہئے میرا جواب

مہر و مہ ذرّے ہیں ان کی راہ کے
کون دے نقشِ کفِ پا کا جواب

تم سے اس بیمار کو صحت ملے
جس کو دے دیں حضرتِ عیسیٰ جواب

دیکھ رضواں دشتِ طیبہ کی بہار
میری جنّت کا نہ پائے گا جواب

شور ہے لطف و عطا کا شور ہے
مانگنے والا نہیں سنتا جواب

جرم کی پاداش پاتے اہلِ جرم
الٹی باتوں کا نہ ہو سیدھا جواب

پر تمہارے لطف آڑے آ گئے
دے دیا محشر میں پرسش کا جواب

ہے حسن محوِ جمالِ روئے دوست
اے نکیرین اس سے پھر لینا جواب

جلوۂ حق کا آفتاب

جانبِ مغرب وہ چمکا آفتاب
بھیک کا مشرق سے نکلا آفتاب

جلوہ فرما ہو جو میرا آفتاب
ذرّہ ذرّہ سے ہویدا آفتاب

عارضِ پرنور کا صاف آئینہ
جلوۂ حق کا چمکتا آفتاب

یہ تجلی گاہِ ذاتِ بحت ہے
زلف انور ہے شبِ آسا آفتاب

دیکھنے والوں کے دل ٹھنڈے گئے
عارضِ انور ہے ٹھنڈا آفتاب

ہے شبِ دیجور طیبہ نور سے
ہم سیہ کاروں کا کالا آفتاب

mubashirlakhanavi@gmail.com

بخت چمکا دے اگر شانِ جمال
ہو مری آنکھوں کا تارا آفتاب

نور کے سانچے میں ڈھالا ہے تجھے
کیوں ترے جلوؤں کا ڈھلتا آفتاب

ناخدائی سے نکالا آپ نے
چشمۂ مغرب سے ڈوبا آفتاب

ذرّہ کی تابش ہے اُن کی راہ میں
یا ہوا ہے گر کے ٹھنڈا آفتاب

گرمیوں پر ہے وہ حسنِ لازوال!
ڈھونڈھتا پھرتا ہے سایا آفتاب

ان کے در کے ذرّہ سے کہتا ہے مہر
ہے تمہارے در کا ذرّہ آفتاب

شامِ طیبہ کی تجلّی دیکھ کر
ہو تری بالش کا تڑکا آفتاب

روئے مولیٰ سے اگر اٹھتا نقاب
چرخ کھا کر غش میں گرتا آفتاب

کہہ رہی ہے صبحِ مولد کی ضیا
آج اندھیرے سے ہے نکلا آفتاب

وہ اگر دیں نکہت و طلعت کی بھیک
ذرّہ ذرّہ ہو مہکتا آفتاب

تلوے اور تلوے کے جلوے پر نثار
پیارا پیارا نور پیارا آفتاب

اے خدا ہم ذرّوں کے بھی دن پھریں
جلوہ فرما ہو ہمارا آفتاب

ان کے ذرّہ کے نہ سر چڑھ حشر میں
دیکھ اب بھی ہے سویرا آفتاب

جس سے گزرے اے حسنؔ وہ مہرِ حسن
اور اس کا ہو اندھیرا آفتاب

mubashirlakhanavi@gmail.com

پُرنور ہے زمانہ

پرنور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبحِ شبِ ولادت

جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبحِ شبِ ولادت

فصلِ بہار آئی شکلِ نگار آئی !!
گلزار ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

پھولوں سے باغ مہکے شاخوں پہ مرغ چہکے
عہدِ بہار آیا صبحِ شبِ ولادت

پژمردہ حسرتوں کے سب کھیت لہلہائے
جاری ہوا وہ دریا صبحِ شبِ ولادت

گل ہے چراغِ صرصرِ گل سے چمن معطّر!
آیا کچھ ایسا جھونکا صبحِ شبِ ولادت

قطرہ میں لاکھ دریا گل میں ہزار گلشن
نشو و نما ہے کیا کیا صبحِ شبِ ولادت

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

جنّت کے ہر مکاں کی آئینہ بندیاں ہیں
آراستہ ہے دنیا صبحِ شبِ ولادت

دل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اجالا صبحِ شبِ ولادت

چٹکے ہوئے دلوں کے مدّت کے میل چھوٹے
ابرِ کرم وہ برسا صبحِ شبِ ولادت

بلبل کا آشیانہ چھایا گیا گلوں سے
قسمت نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

لینے کو ارض و سما سے منگتا دوڑے ہیں بھیک
بانٹے گا کون باڑا صبحِ شبِ ولادت

انوار کی ضیائیں پھیلی ہیں شام ہی سے!
رکھتی ہے مہر کیسا صبحِ شبِ ولادت

مکّہ میں شام کے گھر روشن ہیں ہر جگہ پر
چمکا ہے وہ اجالا صبحِ شبِ ولادت

شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکانِ کسریٰ صبحِ شبِ ولادت

خطبہ ہوا میں پڑھ کر سکّہ پڑا فلک پر
پایا جہاں نے آقا صبحِ شبِ ولادت

mubashirlakhanavi@gmail.com

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا!
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

دونوں کی جہاں کی شاہی ناکت خدا دولہن تھی!
پایا دولہن نے دولھا صبحِ شبِ ولادت

پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطانِ نو کا خطبہ صبحِ شبِ ولادت

چاندی ہے مفلسوں کی باندی ہے خوش نصیبی
آیا کرم کا داتا صبحِ شبِ ولادت

عالم کے دفتروں میں ترمیم ہو رہی ہے
بدلا ہے رنگِ دنیا صبحِ شبِ ولادت

ظلمت کے سب رجسٹر حرفِ غلط ہوئے ہیں
کاٹا گیا سیاہا صبحِ شبِ ولادت

ملکِ ازل کا سرور سب سروروں کا افسر
تختِ ابد پہ بیٹھا صبحِ شبِ ولادت

سوکھا پڑا ہے ساوا دریا ہوا سماوا
ہے خشک و تر پہ قبضہ صبحِ شبِ ولادت

mubashirlakhanavi@gmail.com

نوابیاں سدھاریں جاری ہیں شاہی آئیں
کچّا ہوا علاقہ صبح شبِ وِلادت

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے!
خورشید ہی وہ چمکا صبحِ شبِ ولادت

قربان اے دوشنبے تجھ پر ہزار جمعے!
وہ فضل تو نے پایا صبحِ شبِ ولادت

پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبحِ شبِ ولادت

وہ مہر مہر فرما وہ ماہِ عالم آرا،
تاروں کی چھاؤں آیا صبحِ شبِ ولادت

نوشہ بناؤں ان کو دولھا بناؤں ان کو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبحِ شبِ ولادت

شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دولھا بنا وہ دولھا صبحِ شبِ وِلادت

محروم رہ نہ جائیں دن رات برکتوں سے
اس واسطے وہ آیا صبحِ شبِ ولادت

عرشِ عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبحِ شبِ ولادت

mubashirlakhanavi@gmail.com

ہوشیار رہوں بھکاری نزدیک ہے سواری
یہ کہہ رہا ہے ڈنکا صبح شب ولادت

بندوں کو عیش شادی اعدا کو نامرادی
کڑکیت کا ہے کڑکا صبح شب ولادت

تارے ڈھلک کر آئے کاسے کٹورے لائے
یعنی بٹے گا صدقہ صبح شب ولادت

آمد کا شور سن کر گھر آئے ہیں بھکاری
گھیرے کھڑے ہیں رستہ صبح شب ولادت

ہر جان منتظر ہے ہر دیدہ رہ نگر ہے
غوغا ہے مرحبا کا صبح شب ولادت

جبریل سر جھکائے قدسی پرے جمائے
ہیں سرو قد ستادہ صبح شب ولادت

کس داب کس ادا سے کس جوش کس طرب سے
پڑھتے ہیں ان کا کلمہ صبح شب ولادت

ہاں دین والو اٹھو تعظیم والو اٹھو !!
آیا تمہارا مولیٰ صبح شب ولادت

اٹھو حضور آئے شاہِ غیور آئے !
سلطانِ دین و دنیا صبح شب ولادت

mubashirlakhanavi@gmail.com

اٹھو ملک اٹھے ہیں عرش و فلک اٹھے ہیں
کرتے ہیں ان کو سجدہ صبحِ شبِ ولادت

آؤ فقیر آؤ منہ مانگی آس پاؤ !!
بابِ کریم ہے وا صبحِ شبِ ولادت

سوکھی زبانوں آؤ اے جلتی جانوں آؤ
لہرا رہا ہے دریا صبحِ شبِ ولادت

مرجھائی کلیوں آؤ کمھلائے پھولوں آؤ
برسا کرم کا جھالا صبحِ شبِ ولادت

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبحِ شبِ ولادت

تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی!
صدقہ تجلیوں کا صبحِ شبِ ولادت

لایا ہے شیر تیرا نورِ خدا کا جلوہ!
دل کر دے دودھ دھویا صبحِ شبِ ولادت

بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑہ
دے دے حسنؔ کا حصہ صبحِ شبِ ولادت

mubashirlakhanavi@gmail.com

قدر و شانِ اہلِ بیت

باغِ جنّت کے ہیں بہر مَدح خوان اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیان عزّ و شان اہلبیت
مدح گوئے مصطفٰے ہے مدح خوان اہلبیت

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

مصطفٰے عزّت بڑھانے کے لیے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمان اہلبیت

ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

مصطفٰے بائع خریدار اس کا اللہ مشتری
خوب چاندی کر رہا ہے کاروان اہلبیت

رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق
کربلا میں ہو رہا ہے امتحانِ اہلبیت!

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

پھول زخموں کے کھلائے ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے گلستانِ اہلبیت

حوریں کرتی ہیں عروسانِ شہادت کا سنگار
خوبرو دُولھا بنا ہے ہر جوانِ اہلبیت

ہو گئی تحقیق عید دیدِ آبِ تیغ سے
اپنے روزے کھولتے ہیں صائمانِ اہلبیت

جمعہ کا دن ہے کتابیں زیست کی طے کر کے آج
کھیلتے ہیں جان پر شہزادگانِ اہلبیت

اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیت

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت

خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مل جا فرات
خاک تجھ پر دیکھ تو سوکھی زبانِ اہلبیت

خاک پر عباس و عثمانِ علمبردار ہیں
بے کسی اب کون اٹھائے گا نشانِ اہلبیت

تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں
پیاس کی شدت میں تڑپے بے زبانِ اہلبیت

mubashirlakhanavi@gmail.com

قافلہ سالارِ منزل کو چلے ہیں سونپ کر
وارث بے وارثاں کو کاروانِ اہلبیت
فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میان اہلبیت
وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سہاگ
لو سلام آخری اے بیوگانِ اہلبیت
ابر فوجِ دشمناں میں اے فلک یوں ڈوب جائے
فاطمہ کا چاند مہر آسمان اہلبیت
کس مزے کی لذتیں ہیں آبِ تیغ یار میں!!
خاک و خوں میں لوٹتے ہیں تشنگانِ اہلبیت
باغِ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیت
حوریں بے پردہ نکل آئی ہیں سر کھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے برپا میان اہلبیت
کوئی کیوں پوچھے کسی کو کیا غرض اے بے کسی
آج کیسا ہے مریضِ نیم جانِ اہلبیت
گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

mubashirkhanan@gmail.com

سر شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیت

دولت دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر!
کربلا میں خوب ہی چمکی دوکانِ اہلبیت

زخم کھانے کو تو آبِ تیغ پینے کو دیا!
خوب دعوت کی بلا کر دشمنانِ اہلبیت

اپنا سودا بیچ کر بازار سونا کر گئے!
کون سی بستی بسائی تاجرانِ اہلبیت

اہلبیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہلبیت!

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہلبیت

ہوں پریشاں الغیاث

جاں بلب ہوں آمری جالا الغیاث
ہوتے ہیں کچھ اور سامال الغیاث

دردمندوں کو دوا ملتی نہیں
اے دوائے دردمنداں الغیاث

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

جاں سے جاتے ہیں بے چارے غریب
چارہ فرمائے غریباں الغیاث

حد سے گزریں درد کی بے دردیاں
درد سے بے حد ہوں نالاں الغیاث

بے قراری چین لیتی ہی نہیں!
اے قرارِ بے قراراں الغیاث

حسرتیں دل میں بہت بے چین ہیں
گھر ہوا جاتا ہے زنداں الغیاث

خاک ہے پامال میری کو بکو
اے ہوائے کوئے جاناں الغیاث

المدد اے زلفِ سرورالمدد
ہوں بلاؤں میں پریشاں الغیاث

دل کی الجھن دور کر گیسوئے پاک
اے کرم کے سنبلستاں الغیاث

اے سرِ پرنور اے سرِ خدا
ہوں سراسیمہ پریشاں الغیاث

غمزدوں کی شام ہے تاریک رات
اے جبیں اے ماہ تاباں الغیاث

ابروئے شہ کاٹ دے زنجیرِ غم
تیرے صدقے تیرے قرباں الغیاث

دل کے ہر پہلو میں غم کی پھانس ہے
میں فدا مژگانِ جاناں الغیاث

چشمِ رحمت آگیا آنکھوں میں دم
دیکھ حالِ خستہ حالاں الغیاث

مردمک اے مہرِ نورِ ذاتِ بحت
میں سیہ بختی کے ساماں الغیاث

تیرِ غم کے دل میں چھد کر رہ گئے
اے نگاہِ مہرِ جاناں الغیاث

اے کرم کی کان اے گوشِ حضور
سُن لے فریادِ غریباں الغیاث

عارضِ رنگیں خزاں کو دو کر
اے جناں آرا گلستاں الغیاث

بینیٔ پُرنور حالِ ما ببیں
ناک میں دم ہے مری جاں الغیاث

جاں بلب ہوں جاں بلب پر رحم کر
اے لبِ عیسیٰ دوراں الغیاث

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اے تبسم غنچہائے دل کی جاں
کھل چلیں مرجھائی کلیاں الغیاث

اے دہن اے چشمۂ آبِ حیات
مرے مٹے دے آبِ حیواں الغیاث

دُرِّ مقصد کے لیے ہوں غرقِ غم!
گوہرِ شاداب دنداں الغیاث

اے زبانِ پاک کچھ کہہ دے کہ ہو
رد بلائے بے زباناں الغیاث

اے کلام اے راحتِ جانِ کلیم
کلمہ گو ہے غم سے نالاں الغیاث

کامِ شہ اے کام بخش کامِ دل
ہوں میں ناکامی سے گریاں الغیاث

چاہِ غم میں ہوں گرفتارِ الم
چاہِ یوسف اے زنخداں الغیاث

ریشِ اطہر سنبلِ گلزارِ خلد
ریشِ غم سے ہوں پریشاں الغیاث

اے گلو اے صبحِ جنت شمعِ نور
تیرہ ہے شامِ غریباں الغیاث

غم سے ہوں ہمدوش اے دوشِ الم
دوش پر ہے بارِ عصیاں الغیاث

اے کفل اے صبحِ کافورِ بہشت
مہر بر شامِ غریباں الغیاث

غنچۂ گل عطر دانِ عطرِ خلد
بوئے غم سے ہوں پریشاں الغیاث

بازوئے شہ دستگیری کر مری!
اے توانِ ناتواناں الغیاث

دستِ اقدس اے مرے نیسانِ جود
غم کے ہاتھوں سے ہوں گریاں الغیاث

اے کفِ دست اے یدِ بیضا کی جاں
تیرہ دل ہو نور افشاں الغیاث

ہم سیہ ناموں کو اے تحریرِ دست
تو ہو دستاویزِ غفراں الغیاث

پھریرہائیں انگلیاں انہارِ فیض
پیاس سے ہونٹوں پہ ہے جاں الغیاث

بہرِ حق اے ناخنِ اے عقدہ کشا
مشکلیں ہو جائیں آساں الغیاث

mubashirlakhanavi@gmail.com

سینۂ پُرنور صدقہ نور کا! — بے ضیا سینہ ہے ویراں الغیاث
قلب انور تجھ کو سب کی فکر ہے — کر دے بے فکری کے ساماں الغیاث
اے جگر تجھ کو غلاموں کا ہے درد — میرے دکھ کا بھی ہو درماں الغیاث
اے شکم بھر پیٹ صدقہ نور کا! — پیٹ بھر اے کانِ احساں الغیاث
پشت والا میری پشتی پر ہو تو! — روبرو ہیں غم کے ساماں الغیاث
مہر پشت پاک میں تجھ پر فدا — دے دے آزادی کا فرماں الغیاث
تیرے صدقے اے کمر بستہ کمر — ٹوٹی کمروں کا ہو درماں الغیاث
پائے انور اے سرافرازی کی جاں — میں شکستہ پا ہوں جاناں الغیاث
نقشِ پا اے نور گل گلزار خلد — ہو یہ جڑ ابن گلستاں الغیاث
اے سراپا اے سراپا لطف حق! — ہوں سراپا جرم و عصیاں الغیاث
اے عمامہ دور گردش دور کر! — گرد پھر پھر کر ہوں قرباں الغیاث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا — خوار ہے خاک گریباں الغیاث
پڑ گئی شام الم میرے گلے! — جلوۂ صبح گریباں الغیاث
کھول مشکل کی گرہ بند قبا — بند غم میں ہوں پریشاں الغیاث
آستیں نقد عطا در آستیں — بینوا ہیں اشک ریزاں الغیاث
چاک اے چاک جگر کے بخیہ گر — دل ہے غم سے چاک جاناں الغیاث
عیب کھلتے ہیں گدا کے روز حشر — دامنِ سلطانِ خوباں الغیاث
دور دامن دور دورہ ہے تیرا — دور کر دوری کا دوراں الغیاث

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ہوں فسردہ خاطر اے گلگوں قبا — دل کھلا دیں تیری کلیاں الغیاث
دل ہے ٹکڑے ٹکڑے پیوندِ لباس — اے پناہِ خستہ حالاں الغیاث
ہے پھٹے حالوں مرا رخت عمل! — اے لباسِ پاکِ جاناں الغیاث
لعلِ شہ عزّت ہے میری تیرے ہاتھ — اے وقارِ تاجِ شاہاں الغیاث
اے شراکِ نعلِ پاکِ مصطفےٰ! — زیرِ نشتر ہے رگِ جاں الغیاث
شانۂ شہ دل ہے غم سے چاک چاک — اے انیسِ سینہ چاکاں الغیاث
سرمۂ اے چشم و چراغِ کوہِ طور — ہے سیہ شامِ غریباں الغیاث
ٹوٹتا ہے دم میں ڈورا سانس کا — ریشۂ مسواکِ جاناں الغیاث
آئینہ اے منزلِ انوارِ قدس — تیرہ بختی سے ہوں حیراں الغیاث

سخت دشمن ہے حسن کی تاک میں
المدد محبوبِ یزداں الغیاث

کرو قید سے آزاد یا غوث

پڑے مجھ پہ نہ کچھ افتاد یا غوث — مدد پر ہو تری امداد یا غوث
اڑے تیری طرف بعد فنا خاک — نہ ہو مٹی مری برباد یا غوث

mubashirlakhanavi@gmail.com

مرے دل میں بسیں جلوے تمہارے — یہ ویرانہ بنے بغداد یا غوث
نہ بھولوں بھول کر بھی یاد تیری! — نہ یاد آئے کسی کی یاد یا غوث
مُریدی لَاتَخَف فرماتے آؤ — بلاؤں میں ہے یہ ناشاد یا غوث
گلے تک آگیا سیلابِ غم کا! — بلا میں آئیے فریاد یا غوث!
نشیمن سے اُڑا کر بھی نہ چھوڑا — ابھی ہے گھات میں صیاد یا غوث
خمیدہ سر گرفتارِ قضا ہے — کشیدہ خنجرِ جلاّد یا غوث
اندھیری رات جنگل میں اکیلا — مدد کا وقت ہے فریاد یا غوث
کھلا دو غنچۂ خاطر کہ تم ہو — بہارِ گلشنِ ایجاد یا غوث
مرے غم کی کہانی آپ سُن لیں — کہوں میں کس سے یہ روداد یا غوث
رہوں آزادِ قیدِ عشق کب تک — کرو اس قید سے آزاد یا غوث
کرو گے کب تک اچھا مجھ برے کو — مرے حق میں ہے کیا ارشاد یا غوث
غمِ دُنیا غمِ قبر و غمِ حشر — خدارا کر دے مجھ کو شاد یا غوث

حسنؔ منگتا ہے دے دے بھیک داتا
رہے یہ راج پاٹ آباد یا غوث

mubashirlakhanavi@gmail.com

شاہ کے آتے ہیں قدم آج

کیا مژدۂ جاں بخش سُنائے گا قلم آج
کاغذ پہ جو سو ناز سے رکھتا ہے قدم آج

آمد ہے یہ کس بادشہِ عرش مکاں کی
آتے ہیں فلک سے جو حسینانِ ارم آج

کس گل کی ہے آمد کہ خزاں دیدہ چمن میں
آتا ہے نظر نقشۂ گلزارِ اِرم آج

نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ
اس بزم میں کس شاہ کے آتے ہیں قدم آج

بادل سے جو رحمت کے سرِ شام گھرے ہیں
برسے گا مگر صبح کو بارانِ کرم آج

کس چاند کی پھیلی ہے ضیا کیا یہ سماں ہے
ہر بام پہ ہے جلوہ نما نورِ قدم آج

کھلتا نہیں کس جانِ مسیحا کی ہے آمد
بُت بولتے ہیں قالبِ بے جاں میں ہے دم آج

mubashirlakhanavi@gmail.com

بت خانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے
ہل ہل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج

کعبہ کا ہے نغمہ کہ ہوا لوث سے میں پاک
بُت نکلے کہ آئے مرے مالک کے قدم آج

تسلیم میں سر وجد میں دل منتظر آنکھیں
کس پھول کے مشتاق ہیں مرغانِ حرم آج

اے کفر جھکا سر وہ شہِ بُت شکن آیا
گردن ہے تری دم میں تہ تیغ دو دم آج

کچھ رعبِ شہنشاہ ہے کچھ ولولۂ شوق
ہے طرفہ کشاکش میں دلِ بیت و حرم آج

پُرنور جو ظلمت کدہ دھر ہوا ہے
روشن ہے کہ آتا ہے وہ مہتابِ کرم آج

ظاہر ہے کہ سُلطانِ دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہوا نصب جو یہ سبز علم آج

گر عالمِ ہستی میں وہ مہ جلوہ فگن ہے
تو سایۂ کے جلوہ پہ فدا اہلِ عدم آج

ہاں مفلسو خوش ہو کہ ملا دامنِ دولت
تر دامنو مژدہ وہ اٹھا ابرِ کرم آج

mubashirkhanna@gmail.com

by Mubashir Younus

تعظیم کو اٹھے ہیں ملک تم بھی کھڑے ہو
پیدا ہوئے سلطانِ عرب شاہِ عجم آج
کل نارِ جہنم سے حسنؔ امن و اماں ہو
اس مالکِ فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج

نورِ مہ طیبہ کا فیض

دشتِ مدینہ کی ہے عجب پر بہار صبح
ہر ذرّہ کی چمک سے عیاں ہیں ہزار صبح

منہ دھو کے جوئے شیر میں آئے ہزار صبح
شامِ حرم کی پائے نہ ہرگز بہار صبح

للہ اپنے جلوۂ عارض کی بھیک دے
کر دے سیاہ بخت کی شب ہائے تار صبح

روشن ہیں ان کے جلوۂ رنگیں کی تابشیں
بلبل ہیں جمع ایک چمن میں ہزار صبح

رکھتی ہے شامِ طیبہ کچھ ایسی تجلیاں
سو جان سے ہو جس کی ادا پر نثار صبح

نسبت نہیں سحر کو گریبانِ پاک سے
جوشِ فروغ سے ہے عیاں تا ز تار صبح

آتے ہیں پاسبانِ درِ شہ فلک سے روز
ستّر ہزار شام تو ستّر ہزار صبح

اے ذرّۂ مدینہ خدارا نگاہِ مہر
تڑکے سے دیکھتی ہے ترا انتظار صبح

زلفِ حضورؐ عارضِ پرنور پر نثار
کیا نورِ بار شام ہے کیا جلوہ بار صبح

mubashirlakhanavi@gmail.com

نورِ ولادتِ مہِ طیبہ کا فیض ہے
رہتی ہے جنّتوں میں جو لیل و نہار صبح

ہر ذرّۂ حرم سے نمایاں ہزار مہر
ہر مہر سے طلوع کناں بے شمار صبح

گیسو کے بعد یاد ہو رخسارِ پاک کی
ہو مشکبار شام کی کافور بار صبح

کیا نورِ دل کو نجدیٔ تیرہ دلوں سے کام
تا حشر شام سے نہ ملے زینہار صبح

حُسنِ شباب ذرّۂ طیبہ کچھ اور ہے
کیا کور باطن آئینہ کیا شیر خوار صبح

بس چل سکے تو شام سے پہلے سفر کرے
طیبہ کی حاضری کے لیے بے قرار صبح

مایوس کیوں ہو خاک نشیں حسنِ یار سے
آخر ضیائے ذرّہ کی ہے ذمہ دار صبح

کیا دشتِ پاک طیبہ سے آتی ہے اے حسنؔ
لائی جو اپنی جیب میں نقدِ بہار صبح

کھلے جب آنکھ

جو نور بار ہوا آفتابِ حُسن ملیح
ہوئے زمین و زماں کامیابِ حسن ملیح

زوالِ مہر کو ہو ماہ کا جمال گھٹے
مگر ہے اوجِ ابد پر شبابِ حسن ملیح

زمیں کے پھول گریباں دریدۂ غمِ عشق
فلک تہِ بدر و دل افگارِ تابِ حسن ملیح

دلوں کی جان ہے لطفِ صباحتِ یوسف
مگر ہوائے نہ ہوگا جوابِ حسنِ ملیح

الٰہی موت سے یوں آئے مجھ کو میٹھی نیند
لے خیال کی راحت ہو خوابِ حسنِ ملیح

جمال والوں میں ہے شورِ عشق اور ابھی!
ہزار پردوں میں ہے آب و تابِ حسن ملیح

زمین شورے بنے تختۂ گل و سنبل
عرق فشاں ہو اگر آب و تابِ حسن ملیح

mubashirlakhanavi@gmail.com

نثار دولتِ بیدار و طالعِ ازواج
نہ دیکھی چشمِ زلیخا نے خوابِ حسنِ ملیح

تجلیوں نے نمک بھر دیا ہے آنکھوں میں
ملاحت آپ ہوئی ہے حجابِ حسنِ ملیح

نمک کا خاصّہ ہے اپنے کیف پر لانا
ہر ایک شئی نہ ہو کیوں بہرہ یابِ حسنِ ملیح

عسل ہو آب ہے کوزہ ہائے قندِ حباب
جو بحرِ شور میں ہو عکسِ آبِ حسنِ ملیح

دلِ صبا حت یوسف میں سوزِ عشقِ حضور
نبات قند ہوئے ہیں کبابِ حسنِ ملیح

صبیح ہوں کہ صباحت جمیل ہوں کہ جمال
غرض سبھی ہیں نمک خوارِ بابِ حسنِ ملیح

کھلے جب آنکھ نظر آئے وہ ملاحتِ پاک
بیاضِ صبح ہو یارب کتابِ حسنِ ملیح

حیات بے مزہ و بخت تیرہ میدارم
بتاب اے مہِ گردوں جنابِ حسنِ ملیح

حسنؔ کی پیاس بجھا کر نصیب چمکا دے
ترے نثار میں اے آب و تابِ حسنِ ملیح!

خوشی دلوں پہ ہے طاری

سحاب رحمت باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیں نوجان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

mubashirlakhanavi@gmail.com

اسی نے موسمِ گل کو کیا ہے موسمِ گل!
بہار فصلِ بہاری ہے بارہویں تاریخ

بنی ہے سرمۂ چشمِ بصیرت و ایماں
اٹھی جو گردِ سواری ہے بارہویں تاریخ

ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ

فلک پہ عرشِ بریں کا گمان ہوتا ہے
زمین خلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ

تمام ہو گئی میلادِ انبیاء کی خوشی!
ہمیشہ اب تری باری ہے بارہویں تاریخ

دلوں کے میل دھلے گل کھلے سرور ملے
عجیب چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ

چڑھی ہے اوج پہ تقدیرِ خاکساروں کی
خدا نے جب سے اتاری ہے بارہویں تاریخ

خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ

ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ

mubashirlakhanavi@gmail.com

ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کئے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
خوشی ہے اہلِ سُنن میں مگر عدو کے یہاں
فغان و شیون و زاری ہے بارہویں تاریخ
جدھر گیا سُنی آواز یا رسُولَ اللہ!
ہر ایک جگہ اُسے خواری ہے بارہویں تاریخ
عدو ولادتِ شیطاں کے دِن منائیں خوشی
کہ عید عید ہماری ہے بارہویں تاریخ!
حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

اے! غمزدوں کے یار دُرود

ذاتِ والا پہ بار بار درود — بار بار اور بے شمار درود
رُوئے انور پہ نور بار سلام — زلفِ اطہر پہ مشکبار درود
اس مہک پر شمیمِ بیز سلام — اس چمک پر فروغ بار درود

mubashirlakhanavi@gmail.com

by Mubashir Younus

ان کے ہر جلوہ پر ہزار سلام
ان کے ہر لمعہ پر ہزار درود

ان کی طلعت پر جلوہ ریز سلام
ان کی نکہت پہ عطر بار درود

جس کی خوشبو بہار خلد بسائے
ہے وہ محبوبِ گلعذار درود

سر سے پا تک کرور بار سلام
اور سراپا پہ بے شمار درود

دل کے ہمراہ ہوں سلام فدا
جان کے ساتھ ہو نثار درود

چارۂ جان دردمند سلام
مرہمِ سینۂ فگار درود

بے عدد اور بے عدد تسلیم
بے شمار اور بے شمار درود

بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے
ہو الٰہی مرا شعار درود

شہریارِ رسل کی نذر کروں
سب درودوں کی تاجدار درود

گورِ بے کس کو شمع سے کیا کام
ہو چراغِ شبِ مزار درود

قبر میں خوب کام آتی ہے
بے کسوں کی ہے یار غار درود

انہیں کس کے درود کی پروا
بھیجے جب ان کا کردگار درود

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں!
آپ خوش ہو کے بار بار درود

جان نکلے تو اس طرح نکلے
تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے
لب سے جاری ہو بار بار درود

اے حسنؔ خارِ غم کو دل سے نکال
غمزدوں کی ہے غمگسار درود

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

کس کو نہیں آبرو پسند

رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند
صحرائے طیبہ ہے دلِ بلبل کو تو پسند

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
اے جان کر لے ٹوٹے ہوئے دل کو تو پسند

ہیں خلق نہ زادِ بندۂ احساں تو کیا عجب
تیری وہ خو ہے کرتے ہیں جس کو عدو پسند

کیوں کر نہ چاہیں تیری گلی میں ہوں مٹ کے خاک
دنیا میں آج کس کو نہیں آبرو پسند

ہے خاکسار پر کرمِ خاص کی نظر
عاجز نواز ہے تری اے خوبرو پسند

قل کہہ کر اپنی بات بھی لب سے تری سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

حور و فرشتہ جن و بشر سب نثار ہیں
ہے دو جہاں میں قبضہ کئے چار سو پسند

ان کے گناہ گار کی امید عفو کو
پہلے کرے گی آیتِ لاتقنطوا پسند

طیبہ میں سر جھکاتے ہیں خاکِ نیاز پر
کونین کے بڑے سے بڑے آبرو پسند

ہے خواہش و سوال دریار اے حسنؔ!
آئے نہ کیوں اثر کو مری آرزو پسند

mubashirlakhanavi@gmail.com

by Mubashir Younus

ہو اگر مدح کفِ پا سے منوّر کاغذ
عارضِ حور کی زینت ہو سراسر کاغذ

صفتِ خارِ مدینہ میں کروں گل کاری
دفترِ گل کا عنادل سے منگا کر کاغذ

عارضِ پاک کی تعریف ہو جس پرچہ میں
سو سیہ نامہ اُجالے وہ منوّر کاغذ

شامِ طیبہ کی تجلّی کا کچھ احوال لکھوں!
دے بیاضِ سحر اک ایسا منوّر کاغذ

یادِ محبوب میں کاغذ سے تو دل کم نہ لہے
کہ جُدا نقش سے ہوتا نہیں دم بھر کاغذ!

ورقِ مہر اُسے خطِّ غلامی لکھ دے
ہو جو وصفِ رُخِ پر نور سے انور کاغذ

تیرے بندے ہیں طلبگار تری رحمت کے
سن گناہوں کے نہ اے دادِ محشر کاغذ

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

لب جاں بخش کی تعریف اگر ہو تجھ میں
ہو مجھے تارِ نفس ہر خطِ مسطر کاغذ
مدح رخسار کے پھولوں میں بسالوں جو سخن
حشر میں ہو مرے نامہ کا معطّر کاغذ

سنگِ آستاں ہو کر

اگر چمکا مقدر خاک پائے رہرواں ہو کر
چلیں گے بیٹھتے اٹھتے غبارِ کارواں ہو کر
شبِ معراج وہ دم بھر میں پلٹے لامکاں ہو کر
بہارِ ہشت جنّت دیکھ کر ہفت آسماں ہو کر
چمن کی سیر جلتا ہے جی طیبہ کی فرقت میں
مجھے گلزار کا سبزہ لاتا ہے دھواں ہو کر
تصوّر اس لبِ جاں بخش کا کس شان سے آیا
دلوں کا چین ہو کر جان کا آرام جاں ہو کر

mubashirlakhani@gmail.com
by Mubashir Younus

کریں تعظیم میری سنگِ اسود کی طرح مومن!
تمہارے در پہ رہ جاؤں جو سنگِ آستاں ہو کر

دکھا دے یا خدا گلزارِ طیبہ کا سماں مجھ کو!
پھروں کب تک پریشاں بلبلِ بے آشیاں ہو کر

ہوئے یمن قدم سے فرش و عرش و لامکاں زندہ
خلاصہ یہ کہ سرکار آئے ہیں جانِ جہاں ہو کر

ترے دستِ عطا نے دولتیں دیں دل کئے ٹھنڈے
کہیں گوہر فشاں ہو کر کہیں آبِ رواں ہو کر

فدا ہو جائے امّت اس حمایت اس محبّت پر
ہزاروں غم لئے ہیں ایک دل پر شادماں ہو کر

جو رکھتے ہیں سلاطیں شاہیٔ جاوید کی خواہش
نشاں قائم کریں ان کی گلی میں بے نشاں ہو کر

وہ جس رہ سے گزرتے ہیں بسی رہتی ہے مدّت تک
نصیب اس گھر کے جس گھر میں وہ ٹھہریں مہماں ہو کر

حسنؔ کیوں پاؤں توڑے بیٹھے ہو طیبہ کا رستہ لو
زمینِ ہند سر گرداں رکھے گی آسماں ہو کر

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

خواب میں دیکھ کر جمال

مرحبا عزت و کمالِ حضور
ہے جلالِ خدا جلالِ حضور

ان کے قدموں کی یاد میں مرے!
کیجئے دل کو پائمالِ حضور

دشتِ ایمن ہے سینۂ مومن!
دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور

آفرینش کو ناز ہے جس پر
ہے وہ اندازِ بے مثالِ حضور

ماہ کی جان مہر کا ایمان!
جلوۂ حسنِ بے زوالِ حضور

حسنِ یوسف کرے زلیخائی!
خواب میں دیکھ کر جمالِ حضور

وقفِ انجاحِ مقصدِ خدام
ہر شب و روز و ماہ و سالِ حضور

سکّہ رائج ہے حکم جاری ہے
دونوں عالم میں ہیں ملک و مالِ حضور

تابِ دیدار ہو کسے جو نہ ہو!
پردۂ غیب میں جمالِ حضور

جو نہ آئی نظر نہ آئے نظر!
ہر نظر میں ہے وہ مثالِ حضور

انہیں نقصان دے نہیں سکتا
دشمن اپنا ہے بدسگالِ حضور

حال سے کشفِ راز قال نہ ہو
قال سے کیا عیاں ہو حالِ حضور

درۃ التاج فرقِ شاہی ہے
ذرۂ شوکتِ نعالِ حضور

منزلِ رشد کے نجومِ اصحاب
کشتیِ خیر دامنِ آلِ حضور

ہے مسِ قلب کے لیے اکسیر
اے حسنؔ خاکِ پائمالِ حضور

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنّت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانا چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریلِ سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

مر ہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر!

کس تمنا پر جئیں یارب اسیرانِ قفس
آچکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے!
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

خلد کیسا نفسِ سرکش جاؤں گا طیبہ کو میں!
بدچلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنّت کو مدینہ چھوڑ کر

mubashirlakhanavi@gmail.com

حشر میں ایک ایک کا مونھ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر
مر کے جیتے ہیں جوان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

تیرا در پسند تیری گلی عزیز

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز
کونین میں کسی کو نہ ہوگا کوئی عزیز!

خاکِ مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دل ہے جس کو نہ ہو زندگی عزیز

کیوں جائیں ہم کہیں کہ غنی تم نے کر دیا
اب تو یہ گھر پسند یہ در یہ گلی عزیز

جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی
جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

گو ہم نمک حرام نمکے غلام ہیں!
قربان پھر بھی رکھتی ہے رحمت تری عزیز

شانِ کرم کو اچھے برے سے غرض نہیں
اس کو سبھی پسند ہیں اس کو سبھی عزیز

منگتا کا ہاتھ اٹھا تو مدینہ ہی کی طرف
تیرا ہی در پسند تری ہی گلی عزیز

اس در کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے
تخت شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز

کونین دے دیئے ہیں ترے اختیار میں
اللہ کو بھی کتنی ہے خاطر تری عزیز

mubashirullahkhan@gmail.com

محشر میں دو جہاں کو خدا کی خوشی کی چاہ
میرے حضور کی ہے خدا کو خوشی عزیز!

قرآں کھا رہا ہے اسی خاک کی قسم!
ہم کون ہیں خدا کو ہے تیری گلی عزیز

طیبہ کی خاک ہو کہ حیاتِ ابد ملے!
اے جاں بلب تجھے ہے اگر زندگی عزیز

سنگِ ستم کے بعد دعائے فلاح کی!
بندے تو بندے ہیں تمہیں ہیں ملعی عزیز

دل سے ذرا یہ کہہ دے کہ ان کا غلام ہوں
ہر دشمن خدا ہو خدا کو بھی عزیز

طیبہ کے ہوتے خلد بریں کیا کروں حسنؔ
مجھ کو یہی پسند ہے مجھ کو یہی عزیز

اسیرانِ قفس

ہوں جو یادِ رُخِ پرنور میں مرغانِ قفس!
چمک اٹھے کوچۂ یوسف کی طرح شانِ قفس

کس بلا میں ہیں گرفتارِ اسیرانِ قفس
کل تھے مہمانِ چمن آج ہیں مہمانِ قفس!

حیف در چشمِ زدن صحبتِ یار آخر شد
اب کہاں طیبہ وہی ہم وہی زندانِ قفس

mubashirlakhanavi@gmail.com

روئے گل سیر نہ دیکھی و بہار آخر شد
حیف صد حیف کہ ایام بہار آخر شد

نوحہ گر کیوں نہ رہے مرغ خوش الحانِ چمن
باغ سے دام ملا دام سے زندانِ قفس

پائیں صحرائے مدینہ تو گلستاں مل جائے
ہند ہے ہم کو قفس ہم ہیں اسیرانِ قفس

زخمِ دل پھول بنے آہ کی چلتی ہے نسیم
روز افزوں ہے بہارِ چمنستانِ قفس

قافلہ دیکھتے ہیں جب سوئے طیبہ جاتے
کیسی حسرت سے تڑپتے ہیں اسیرانِ قفس

تھا چمن ہی ہمیں زنداں کو نہ تھا وہ گل تر
قید پر قید ہوا اور یہ زندانِ قفس

دشتِ طیبہ میں ہمیں شکلِ وطن یاد آئی
بدنصیبی سے ہوا باغ میں ارمانِ قفس

اب نہ آئیں گے اگر کھل گئی قسمت کی گرہ
اب گرہ باندھ لیا ہم نے یہ پیمانِ قفس

ہند کو کون مدینہ سے پلٹنا چاہے۔
عیشِ گلزار بھلا دے جو نہ دورانِ قفس

mubashirlakhanavi@gmail.com

چھپے کس گل خوبی کی ثنا میں ہیں حسنؔ!
نکہتِ خلد سے مہکا ہے جو زندانِ قفس

محبّت کے تقاضے

جنابِ مصطفےٰ ہو جس سے ناخوش
نہیں ممکن کہ ہو اس سے خدا خوش

شہِ کونین نے جب صدقہ بانٹا!
زمانے بھر کو دم میں کر دیا خوش

سلاطیں مانگتے ہیں بھیک اس سے
یہ اپنے گھر سے ہے ان کا خدا خوش

پسندِ حق تعالیٰ تیری ہر بات
ترے انداز خوش تیری ادا خوش

مٹیں سب ظاہر و باطن کے امراض
مدینہ کی ہے یہ آب و ہوا خوش

فقط رضیٰ کی محبّت کے تقاضے
کہ جس سے آپ خوش اس سے خدا خوش

ہزاروں جرم کرتا ہوں شب و روز
خوشا قسمت نہیں وہ پھر بھی ناخوش

الٰہی دے مرے دل کو غمِ عشق!
نشاطِ دہر سے ہو جاؤں نا خوش

نہیں جاتیں کبھی دشتِ نبی سے
کچھ ایسی ہے بہاروں کی فضا خوش

مدینہ کی اگر سرحد نظر آئے!
دلِ ناشاد ہو بے انتہا خوش

نہ لے آرام دم بھر بے غمِ عشق
دلِ مضطر میں خوش میرا خدا خوش

نہ تھا ممکن کہ ایسی معصیت پر
گنہگاروں سے ہو جاتا خدا خوش

تمہاری روتی آنکھوں نے ہنسایا!
تمہارے غمزدہ دل نے کیا خوش

mubashirlakhanavi@gmail.com

الٰہی دھوپ ہو ان کی گلی کی !! مرے سر کو نہیں ظلِّ ہما خوش

حسن نعت و چنیں شیریں بیانی
تو خوش باشی کہ کردی وقتِ ما خوش

تیری رحمت کے طالب

خدا کی خلق میں سب انبیا خاص
گروہِ انبیاء میں مصطفٰے خاص!

نرالا حسن انداز و ادا خاص
تجھے خاصوں میں حق نے کرلیا خاص

تری نعمت کے سائل خاص تا عام
تری رحمت کے طالب عام تا خاص

شریک اس میں نہیں کوئی پیمبر
خدا سے ہے جو تجھ کو واسطہ خاص

گنہگار و نہ ہو مایوس رحمت
نہیں ہوتی کریموں کی عطا خاص

گدا ہوں خاص لے رحمت سے ملے بھیک
نہ میں خاص اور نہ میری التجا خاص

ملا جو کچھ جسے وہ تم سے پایا!
تمہیں ہو مالک ملک خدا خاص!

غریبوں بے نواؤں بے کسوں کو
خدا نے در تمہارا کر دیا خاص

جو کچھ پیدا ہوا دونوں جہاں میں
تصدق ہے تمہاری ذات کا خاص

تمہاری انجمن آرائیوں کو!
ہوا ہنگامۂ قالوا بلیٰ خاص

نبی ہم پایا ہوں کیا تو نے پایا!!
نبوت کی طرح ہر معجزہ خاص

mubashirlakhanavi@gmail.com

جو رکھتا ہے جمالِ مَنْ تَرَانِی اسی مونہہ کی صفت ہے والضُّحیٰ خاص

نہ بھیجو اور دَر وَازوں پر اس کو!
حسنؔ ہے آپ کے در کا گدا خاص

خاک درِ حضور سے

سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض!!
یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض!
ان کے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض
جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض!

عاجز نوازیوں پہ کرم ہے تلا ہوا!!!
وہ دِل لگا کے سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض
قربان ان کے نام کے بے ان کے نام کے
مقبول ہو نہ خاص جنابِ خدا کی عرض

غم کی گھٹائیں چھائی ہیں مجھ تیرہ بخت پر
اے مہر سن لے ذرّۂ بے دست و پا کی عرض

mubashirlakhanavi@gmail.com

اے بیکسوں کے حامی و یاور سوا ترے
کس کو غرض ہے کون سُنے مبتلا کی عرض

اے کیمیائے دِل میں ترے دَر کی خاک ہوں
خاکِ درِ حضور سے ہے کیمیا کی عرض

الجھن سے دور نور سے معمور کر مجھے
اے زلفِ پاک ہے یہ اسیرِ بلا کی عرض

دکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں انہیں
مقبول کیوں نہ ہو دلِ درد آشنا کی عرض!

کیوں طول دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں
خود جانتے ہیں آپ مرے مدعا کی عرض!

دامن بھریں گے دولتِ فضلِ خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسنؔ مصطفےٰ کی عرض!

خاکِ طیبہ کی اگر مل جائے

چشمِ دل چاہے جو انوار سے رَبط رکھے خاکِ دلدار سے رَبط!
ان کی رحمت کا طلب گار سے میل ان کی رحمت کا گنہ گار سے رَبط

mubashirlakhanavi@gmail.com

دشتِ طیبہ کی جو دیکھ آئیں بہار
ہو عنادل کو نہ گلزار سے ربط

یا خدا اَدل نہ ملے دنیا سے
نہ ہو آئینہ کو زنگار سے ربط

نفس سے میل نہ کرنا اے دل!
قہر ہے ایسے ستم گار سے ربط

دلِ نجدی میں ہو کیوں حُبِّ حضور
ظلمتوں کو نہیں انوار سے ربط

تلخیٔ نزع سے اس کو کیا کام
ہو جسے لعلِ شکر بار سے ربط

خاکِ طیبہ کی اگر مل جائے
آپ صحت کرے بیمار سے ربط

ان کے دامانِ گہربار کو ہے
کاسۂ دست طلب گار سے ربط

کل ہے اجلاس کا دن اور ہمیں
میلِ عملہ سے نہ دربار سے ربط

عمر یوں ان کی گلی میں گزرے
ذرّہ ذرّہ سے بڑھے پیار سے ربط

سرِ شوریدہ کو ہو در سے میل!
کمرِ خستہ کو دیوار سے ربط!

اے حسنؔ خیر ہے کیا کرتے ہو!
یار کو چھوڑ کر اغیار سے ربط

محوِ نظارہ ہوں آنکھیں

خاکِ طیبہ کی اگر دل میں ہو وقعت محفوظ
عیبِ کوری سے رہے چشمِ بصیرت محفوظ

mubashirlakhanavi@gmail.com

دل میں روشن ہو اگر شمعِ ولائے مولیٰ
دزدِ شیطاں سے رہے دین کی دولت محفوظ

یا خدا محوِ نظارہ ہوں یہاں تک آنکھیں
شکلِ قرآں ہو مرے دل میں وہ صورت محفوظ

سلسلہ زلفِ مبارک سے ہے جس کے دل میں
ہر بلا سے رکھے اللہ کی رحمت محفوظ

تھی جو اس ذات سے تکمیلِ فرامیں منظور
رکھی خاتم کے لیے مہرِ نبوّت محفوظ

اے نگہبان مرے تجھ پہ صلاۃ اور سلام
دو جہاں میں ترے بندے ہیں سلامت محفوظ

واسطہ حفظِ الٰہی کا بچا رہزن سے!
رہے ایمانِ غریباں دمِ رحلت محفوظ

شاہیٔ کون و مکاں آپ کو دی خالق نے
کنزِ قدرت میں ازل سے تھی یہ دولت محفوظ

تیرے قانون میں گنجائشِ تبدیل نہیں
نسخ و ترمیم سے ہے تیری شریعت محفوظ

جسے آزاد کرے قامتِ شہ کا صدقہ!
رہے فتنوں سے وہ تا روزِ قیامت محفوظ

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اس کو اعدا کی عداوت سے ضرر کیا پہنچے!
جس کے دل میں ہو حسنؔ ان کی محبّت محفوظ

مدینہ میں ہے وہ سامان بارگاہ رفیع
عروج و اوج ہیں قربان بارگاہِ رفیع
نہیں گدا ہی سرِ خوان بارگاہ رفیع!
خلیل بھی تو ہیں مہمان بارگاہ رفیع!
بنائے دونوں جہاں مجریٔ اسی در کے
کیا خدا نے جو سامانِ بارگاہِ رفیع!
زمینِ عجز پہ سجدہ کرائیں شاہوں سے
فلک جناب غلامان بارگاہِ رفیع
ہے انتہائے علا ابتدائے اوج یہاں
ورا خیال سے ہے شانِ بارگاہِ رفیع

mubashirlakhanavi@gmail.com

کمند رشتۂ عمرِ خضر پہنچ نہ سکے
بلند اتنا ہے ایوانِ بارگاہ رفیع

وہ کون ہے جو نہیں فیضیاب اس در سے
سبھی ہیں بندۂ احسان بارگاہ رفیع

نوازے جاتے ہیں ہم سے نمک حرام غلام
ہماری جان ہو قربانِ بارگاہِ رفیع

مطیعِ نفس ہیں وہ سرکشانِ جن و بشر
نہیں جو تابعِ فرمانِ بارگاہ رفیع

صلائے عام ہے مہماں نواز ہیں سرکار
کبھی اٹھا ہی نہیں خوانِ بارگاہِ رفیع

جمالِ شمس و قمر کا سنگار ہے شب و روز
فروغِ شمعِ ایوانِ بارگاہِ رفیع

ملائکہ ہیں فقط دابِ سلطنت کے لیے
خدا ہے آپ نگہبانِ بارگاہِ رفیع

حسنؔ جلالتِ شاہی سے کیوں جھجکتا ہے
گدا نواز ہے سلطانِ بارگاہ رفیع!

mubashirlakhanavi@gmail.com

خوشبوئے دشتِ طیبہ سے بس جائے گر دماغ
مہکائے بوئے خلد مرا سر بسر دماغ

پایا ہے پائے صاحبِ معراج سے شرف
ذرّاتِ کوئے طیبہ کا ہے عرش پر دماغ

مومن فدائے نورِ وشِ میم حضور میں!
ہر دل چمک رہا ہے معطر ہے ہر دماغ

ایسا بسے کہ بوئے گلِ خلد سے بسے
ہو یادِ نقشِ پائے نبی کا جو گھر دماغ

آباد کر خدا کے لیے اپنے نور سے!!
ویران دل ہے دل سے زیادہ کھنڈر دماغ

ہر خارِ طیبہ زینتِ گلشن ہے عندلیب
نادان ایک پھول پر اتنا نہ کر دماغ

زاہد ہے مستحق کرامت گناہ گار
اللہ اکبر اتنا مزاج اس قدر دماغ

mubashirlakhanavi@gmail.com

اے عندلیب خارِ حرم سے مثالِ گل
بک بک کے ہرزہ گوئی سے خالی نہ کر دماغ

بے نور دل کے واسطے کچھ بھیک مانگتے
ذرات خاکِ طیبہ کا ملتا اگر دماغ

ہر دم خیالِ پاک اقامت گزیں رہے
بن جائے گھر دماغ نہ ہو رہ گزر دماغ

شاید کہ وصفِ پائے نبی کچھ بیاں کرے
پوری ترقیوں پہ رسا ہو اگر دماغ

اس بدلگام کو خردِ جاں جانیے
منہ آئے ذکرِ پاک کو سن کر جو خر دماغ

ان کے خیال سے وہ ملے امن اے حسنؔ
سر پر نہ آئے کوئی بلا ہو سپر دماغ

بدنصیب کی قسمت

کچھ غم نہیں اگرچہ زمانہ ہو برخلاف
ان کی مدد لے ہے تو کرے کیا اثر خلاف

ان کا عدو اسیرِ بلائے نفاق ہے
اس کی زبان و دل میں رہے عمر بھر خلاف

mubashirlakhanavi@gmail.com

کرتا ہے ذکرِ پاک سے نجدی مخالفت — کم بخت بدنصیب کی قسمت ہے برخلاف
ان کی وجاہتوں میں کمی ہو محال ہے — بالفرض اگر نے مانہ ہو ان سے اگر خلاف
اٹھوں جو خوابِ مرگ سے آئے شمیمِ یار — یارب نہ صبحِ حشر ہو بادِ سحر خلاف
قربان جاؤں رحمتِ عاجز نواز پر — ہوتی نہیں غریب سے ان کی نظر خلاف
شانِ کرم کسی سے عوض چاہتی نہیں — لاکھ امتثالِ امر میں دل ہو ادھر خلاف
کیا رحمتیں ہیں لطف میں پھر بھی کمی نہیں — کرتے رہے ہیں حکم سے ہم عمر بھر خلاف

تعمیلِ حکمِ حق کا سحرؔ ہے اگر خیال!
ارشادِ پاک سرورِ دیں کا نہ کر خلاف

دامنِ دلدار کی طرف

رحمت نہ کس طرح ہو گنہ گار کی طرف
رحمن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

جانِ جناں ہے دشتِ مدینہ تری بہار
بلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

انکار کا وقوع تو کیا ہو کریم سے
مائل ہو نہ ہوا دل کبھی انکار کی طرف

جنّت بھی لینے آئے تو چھوڑیں نہ یہ گلی!
منہ پھیر بیٹھیں ہم تری دیوار کی طرف

mubashirlakhanavi@gmail.com

منہ اس کا دیکھتی ہیں بہاریں بہشت کی
جس کی نگاہ ہے ترے رخسار کی طرف

جاں بخشیاں مسیح کو حیرت میں ڈالتیں
چپ بیٹھے دیکھتے تری رفتار کی طرف

محشر میں آفتاب اُدھر گرم اور اِدھر!
آنکھیں لگی ہیں دامنِ دلدار کی طرف

پھیلا ہوا ہے ہاتھ ترے در کے سامنے
گردن جھکی ہوئی تری دیوار کی طرف

گو بے شمار جُرم ہوں گو بے عدد گناہ!
کچھ غم نہیں جو تم ہو گنہ گار کی طرف

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف

کعبے کے صدقے دل کی تمنا مگر یہ ہے
مرنے کے وقت مونھ ہو درِ یار کی طرف

دے جاتے ہیں مراد جہاں مانگئے وہاں
مونھ ہونا چاہیئے درِ سرکار کی طرف

روکے گی حشر میں جو مجھے پا شکستگی
دوڑیں گے ہاتھ دامنِ دلدار کی طرف

mubashirlakhanavi@gmail.com

آہیں دلِ اسیر سے لب تک نہ آئی تھیں
اور آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آگیا
گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف

ملتی ہے بھیک دوڑتے پھرتے ہیں بے نوا
در کی طرف کبھی کبھی دیوار کی طرف

عالم کے دل تو بھر گئے دولت سے کیا عجب
گھر دوڑنے لگیں درِ سرکار کی طرف

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدر کھلے حسنؔ!
جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف

کریں دلوں کو منور

ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق
ترا ہی نور ہے بزمِ ظہور کی رونق!

رہے نہ عفو میں پھر ایک ذرہ شک باقی
جو ان کی خاک قدم ہو قبور کی رونق!

نہ فرش کا یہ تجمل نہ عرش کا یہ جمال!
فقط ہے نور و ظہورِ حضور کی رونق

mubashirlakhani@gmail.com

تمہارے نور سے روشن ہوئے زمین و فلک
یہی جمال ہے نزدیک و دور کی رونق

زبانِ حال سے کہتے ہیں نقشِ پا ان کے
ہمیں ہیں چہرۂ غلمان و حور کی رونق

ترے نثار ترا ایک جلوۂ رنگیں
بہارِ جنّت و حور و قصور کی رونق

ضیاءِ زمین و فلک کی ہے حسن تجلی سے
الٰہی ہو وہ دلِ ناصبور کی رونق!

یہی فروغ تو زیبِ صفا و زینت ہے
یہی ہے حسنِ تجلی و نور کی رونق!

حضور تیرہ و تاریک ہے یہ پتھر دل!
تجلیوں سے ہوئی کوہِ طور کی رونق

سجی ہے جن سے شبستانِ عالمِ امکاں
وہی ہیں مجلسِ روزِ نشور کی رونق

کریں دلوں کو منور سراج[1] کے جلوے
فروغِ بزمِ عوارف ہو نور کی رونق

دعا خدا سے غمِ عشقِ مصطفےٰ کی ہے!
حسنؔ یہ غم ہے نشاط و سرور کی رونق

ابر پیاسا تیری رحمت کا

جو ہو سر کو رسائی ان کے در تک
تو پہنچے تاجِ عزّت اپنے سر تک

[1] سراج العوارف مصنفہ حضرت پیر و مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
[2] تخلص حضرت سیّدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

وہ جب تشریف لائے گھر سے در تک
بھکاری کا بھرا ہے در سے گھر تک

دہائی ناخدائے بے کساں کی!
کہ سیلابِ الم پہنچا کمر تک

الٰہی دل کو دے وہ سوزِ الفت
پھپھکے سینہ جلن پہنچے جگر تک

نہ ہو جب تک تمہارا نام شامل
دعائیں جا نہیں سکتیں اثر تک

گزر کی راہ نکلی رہ گزر میں!
ابھی پہنچے نہ تھے ہم ان کے در تک

خدایوں اُن کی الفت میں گمادے
نہ پاؤں پھر کبھی اپنی خبر تک

بجائے چشم خود اٹھتا نہ ہو آڑ
جمالِ یار سے تیری نظر تک

تری نعمت کے بھوکے اہلِ دولت
تری رحمت کا پیاسا ابر تر تک

نہ ہوگا دو قدم کا فاصلہ بھی!
الٰہ آباد سے احمد نگر تک

تمہارے حسن کے بانکے کے صدقے
نمک خوارِ ملاحت ہے قمر تک

شبِ معراج تھے جلوے پہ جلوے
شبستانِ دنیٰ سے ان کے گھر تک

بلائے جان ہے ویرانیٔ دل!
چلے آؤ کبھی اس اجڑے گھر تک

نہ کھول آنکھیں نگاہِ شوق ناقص
بہت پردے ہیں حسنِ جلوہ گر تک

جہنم میں دھکیلیں نجدیوں کو!!
حسن جھوٹوں کو یوں پہنچائیں گھر تک

mubashirlakhanavi@gmail.com

دل میں ارمانِ جمال

طور نے تو خوب دیکھا جلوۂ شانِ جمال
اس طرف بھی اک نظر اے برقِ تابانِ جمال

اک نظر بے پردہ ہو جائے جو لمعانِ جمال
مردمِ دیدہ کی آنکھوں پر جو احسانِ جمال

جل گیا جس راہ میں سروِ خرامانِ جمال!
نقشِ پا سے کھل گئے لاکھوں گلستانِ جمال

ہے شبِ غم اور گرفتارانِ ہجرانِ جمال
مہر کر ذروں پہ اے خورشیدِ تابانِ جمال!

کر گیا آخر لباسِ لالہ و گل میں ظہور
خاک میں ملتا نہیں خونِ شہیدانِ جمال

ذرّہ ذرّہ خاک کا ہو جائے گا خورشیدِ حشر
قبر میں لے جائیں گے عاشق جو ارمانِ جمال

ہو گیا شاداب عالم آ گئی فصلِ بہار
اٹھ گیا پردہ کھلا بابِ گلستانِ جمال

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

جلوۂ موئے محاسن چہرۂ انور کے گرد
آبنوسی رحل پر رکھا ہے قرآن جمال

اس کے جلوے سے نہ کیوں کافور ہوں ظلمات کفر
پیش گاہِ نور سے آیا ہے فرمان جمال!

کیا کہوں کتنا ہے ان کی رہ گذر میں جوشِ حسن
آشکارا ذرّہ ذرّہ سے ہے میدانِ جمال!

ذرّہ در سے ترے ہمسر ہوں کیا مہر و قمر!
یہ ہے سلطانِ جمال اور وہ گدایانِ جمال

کیا مزے کی زندگی ہے زندگی عشّاق کی
آنکھیں ان کی جستجو میں دل ہیں ارمانِ جمال

روسیاہی نے شبِ دیجور کو شرما دیا
مونھ اجالا کر دے اے خورشید تابانِ جمال

ابروئے پُرخم سے پیدا ہے ہلال ماہِ عید
مطلعِ عارض سے روشن بدر تابانِ جمال

دل کشیٔ حسنِ جاناں کا ہو کیا عالم بیاں
دل فدائے آئینہ آئینہ قربانِ جمال!

پیش یوسف ہاتھ کاٹے ہیں زنانِ مصر نے
تیری خاطر سر کٹا بیٹھے فدایانِ جمال!

mubashirlakhanavi@gmail.com

تیرے ذرّہ پر شبِ غم کی جفائیں تا بکے!
نور کا تڑکا دکھا اے مہرِ تابانِ جمال!

اتنی مدّت تک ہو دیدِ مصحفِ عارض نصیب
حفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

یا خدا دل کی گلی سے کون گذرا ہے کہ آج
ذرہ ذرہ سے ہے طالع مہرِ تابانِ جمال

ان کے در پر اس قدر بٹتا ہے باڑا نور کا
جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں گدایانِ جمال

نور کی بارش حسن پر ہو ترے دیدار سے
دل سے دھل جائے الٰہی داغِ حرمانِ جمال

دل ہے قربانِ جمال

بزمِ محشر منعقد کر مہر سامانِ جمال!
دل کے آئینوں کو مدّت سے ہے ارمانِ جمال

اپنا صدقہ بانٹتا آتا ہے سلطانِ جمال
جھولیاں پھیلائے دوڑیں بے نوایانِ جمال

جس طرح سے عاشقوں کا دل ہے قربانِ جمال
ہے یوہیں قربان تیری شکل پر جانِ جمال

mubashirlakhanavi@gmail.com

بے حجابانہ دکھا دو اک نظر آنِ جمال
صدقے ہونے کے لیے حاضر ہیں خواہانِ جمال

تیرے ہی قامت نے چمکایا مقدر حسن کا!
بس اسی اک سے روشن ہے شبستانِ جمال

روح لے گی حشر تک خوشبوئے جنت کے مزے
گر بسا دے گا کفن عطر گریبانِ جمال

مر گئے عشاق لیکن وا ہے چشمِ منتظر!
حشر تک آنکھیں تجھے ڈھونڈیں گی اے جانِ جمال

پیشگی ہی نقدِ جاں دیتے چلے ہیں مشتری!
حشر میں کھولے گا یارب کون دوکانِ جمال

عاشقوں کا ذکر کیا معشوق عاشق ہو گئے
انجمن کی انجمن صدقے ہے اے جانِ جمال

تیری ذریت کا ہر ذرہ نہ کیوں ہو آفتاب
سرزمینِ حسن سے نکلی ہے یہ کانِ جمال!

بزمِ محشر میں حسینانِ جہاں سب جمع ہیں!
پر نظر تیری طرف اٹھتی ہے اے جانِ جمال

آ رہی ہے ظلمتِ شب ہائے غم پیچھا کیے
نورِ یزداں ہم کو لے لے زیرِ دامانِ جمال

mubashirlakhanavi@gmail.com

وسعتِ بازارِ محشر تنگ ہے اس کے حضور
کس جگہ کھولے کسی کا حسن دکّانِ جمال

خوبرویانِ جہاں کو بھی یہی کہتے سُنا
تم ہو شانِ حُسنِ جانِ حُسن ایمانِ جمال

تیرہ و تاریک رہتی بزمِ خوبانِ جہاں
گر ترا جلوہ نہ ہوتا شمعِ ایوانِ جمال

میں تصدق جاؤں اے شمسِ الضحیٰ بدرالدجیٰ
اس دلِ تاریک پر بھی کوئی لمعانِ جمال

سب سے پہلے حضرتِ یوسف کا نام پاک لوں
میں گناہوں گر ترے امّیدوارانِ جمال

بے بصر پر بھی یہ اُن کے حُسن نے ڈالا اثر
دل میں ہے پھوٹی ہوئی آنکھوں میں ارمانِ جمال

عاشقوں نے رزمگاہوں میں گلے کٹوا دیئے
واہ کس کس لطف سے کی عیدِ قربانِ جمال!

یا خدا دیکھوں بہارِ خندۂ دنداں نما
برسے کشتِ آرزو پر ابرِ نیسانِ جمال!

ظلمتِ مرقد سے اندیشہ حسنؔ کو کچھ نہیں
ہے وہ مداحِ حسیناں منقبت خوانِ جمالؐ!

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اس بے کس و حزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے
ظاہر ہے سب وہ تم پر، تم پر سلام ہر دم

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

دل تفتگانِ فرقت پیاسے ہیں مدتوں سے
ہم کو بھی جامِ کوثر تم پر سلام ہر دم

بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے
رحم اے حبیبِ داور تم پر سلام ہر دم

بے وارثوں کے وارث بے والیوں کے والی
تسکینِ جانِ مضطر تم پر سلام ہر دم

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

للہ اب ہماری فریاد کو پہنچیے
بے حد ہے حال ابتر تم پر سلام ہر دم

جلادِ نفس بد سے دیجئے مجھے رہائی
اب ہے گلے پہ خنجر تم پر سلام ہر دم

دریوزہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اس گلی کا
لطف و کرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

غم کی گھٹائیں گھر کر آئی ہیں ہر طرف سے
اے مہر ذرّہ پرور تم پر سلام ہر دم

بلوا کے اپنے در پر اب مجھ کو دیجے عزت
پھرتا ہوں خوار در در تم پر سلام ہر دم

محتاج سے تمہارے کرتے ہیں سب کنارہ
بس اک تمہیں ہو یاور تم پر سلام ہر دم

بہرِ خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پہ جائیں
اے بیکسوں کے یاور تم پر سلام ہر دم

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجے خبر خدارا!
کیجے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم

اے مدینے کے تاجدار سلام

اے مدینے کے تاجدار سلام! — اے غریبوں کے غمگسار سلام
تیری اک اک ادا پہ اے پیارے — سو درود یں فدا ہزار سلام
ربِّ سلِّمْ کے کہنے والے پر — جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر — میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر — بھیج اے میرے کردگار سلام
اس پناہِ گناہ گاراں پر — یہ سلام اور کروڑ بار سلام
اس جوابِ سلام کے صدقے — تا قیامت ہوں بے شمار سلام
ان کی محفل میں ساتھ لے جائیں — حسرتِ جانِ بے قرار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو — اے مرے حق کے رازدار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں — پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسنؔ تیرا
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

mubashirlakhanavi@gmail.com

تو ہی ہے ایمانِ عالم

تیرے دَر پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم
تو سُلطانِ عالم ہے اے جانِ عالم

یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں !
فدا جانِ عالم ہو اے جانِ عالم

کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے !
گدا کس کے در کے ہیں شاہانِ عالم

میں دَر دَر پھروں چھوڑ کر کیوں ترا دَر
اٹھائے بلا میری احسانِ عالم

میں سرکارِ عالی کے قربان جاؤں
بھکاری ہیں اس دل کے شاہانِ عالم

مرے دبدبہ والے میں تیرے صدقے
ترے در کے کتّے ہیں شاہانِ عالم

تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سب کے
تمہیں پورے کرتے ہو ارمانِ عالم

مجھے زندہ کر دے مجھے زندہ کر دے
مرے جانِ عالم مرے جانِ عالم

mubashirlakhanavi@gmail.com

مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمانِ عالم

مرے آن والے مرے شان والے
گدائی ترے در کی ہے شانِ عالم

تو بحرِ حقیقت تو دریائے عرفاں
ترا ایک قطرہ ہے عرفانِ عالم

کوئی جلوہ میرے بھی روزِ سیہ پر
خدا کے قمر مہر تابانِ عالم

بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ
انہیں تکتے رہنا فقیرانِ عالم

وہ دولھا ہیں ساری خدائی براتی
انہیں کے لیے ہے یہ سامانِ عالم

نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا
بہت چھان ڈالے گلستانِ عالم

ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے
مری جاں علاجِ مریضانِ عالم

کوئی جانِ عیسیٰ کو جا کر خبر دے!
مرے جاتے ہیں دردمندانِ عالم

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے
اگر لب ہلا دے وہ درمانِ عالم

سمیعاً خدارا حسنؔ کی بھی سُن لے
بلا میں ہے یہ لوث دامانِ عالم

بے ٹھکانوں کا ٹھکانا

جاتے ہیں سوئے مدینہ گھر سے ہم
باز آئے ہندِ بداختر سے ہم

مار ڈالے بے قراری شوق کی!
خوش تو جب ہوں اس دلِ مضطر سے ہم

بے ٹھکانوں کا ٹھکانا ہے یہی
اب کہاں جائیں تمہارے در سے ہم

تشنگی حشر سے کچھ غم نہیں!
ہیں غلامانِ شہ کوثر سے ہم

اپنے ہاتھوں میں ہے دامانِ شفیع
ڈر چکے بس فتنۂ محشر سے ہم

نقشِ پا سے جو ہوا ہے سرفراز
دل بدل ڈالیں گے اس پتھر سے ہم

گردنِ تسلیم خم کرنے کے ساتھ
پھینکتے ہیں بارِ عصیاں سر سے ہم

گور کی شب تار ہے پر خوف کیا
لو لگائے ہیں رخِ انور سے ہم

دیکھ لینا سب مرادیں مل گئیں!
جب لپٹ کر روئے ان کے در سے ہم

کیا بندھا ہم کو خدا جانے خیال!
آنکھیں ملتے ہیں جو ہر پتھر سے ہم

جانے والے چل دیئے کب کے حسنؔ!
پھر رہے ہیں ایک بس مضطر سے ہم

mubashirlakhanavi@gmail.com

منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ برائے غوث اعظم
دے مجھ کو ولائے غوث اعظم

دیدارِ خدا تجھے مبارک
اے محوِ لقائے غوث اعظم

وہ کون کریم صاحبِ جود
میں کون گدائے غوث اعظم

سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر
اے ابرِ سخائے غوث اعظم

امیدیں نصیب مشکلیں حل!
قربان عطائے غوث اعظم

کیا تیزیٔ مہرِ حشر سے خوف
ہیں زیرِ لوائے غوث اعظم

وہ اور ہیں جن کو کہئے محتاج
ہم تو ہیں گدائے غوث اعظم

ہیں جانبِ نالۂ غریباں
گوش شنوائے غوث اعظم

کیوں ہم کو ستائے نارِ دوزخ
کیوں رد ہو دعائے غوث اعظم

بیگانے بھی ہو گئے یگانے
دل کش ہے ادائے غوث اعظم

آنکھوں میں ہے نور کی تجلی
پھیلی ہے ضیائے غوث اعظم

جو دم میں غنی کرے گدا کو!
وہ کیا ہے عطائے غوث اعظم

کیوں حشر کے دن ہو فاش پردہ
ہیں زیرِ قبائے غوث اعظم

آئینہ روئے خوبرویاں!!
نقشِ کفِ پائے غوث اعظم

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اے دل نہ ڈر ان بلاؤں سے اب — وہ آئی صدائے غوث اعظم
اے غم جو ستائے اب تو جانوں! — لے دیکھ وہ آئے غوث اعظم
تا رنفس ملائکہ ہے! — ہر تار قبائے غوث اعظم
سب کھول دے عقدہائے مشکل — اے ناخنِ پائے غوث اعظم
کیا ان کی ثنا، لکھوں حسن میں
جاں باد فدائے غوث اعظم

یا غوثِ اعظم

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لیے آؤ یا غوث اعظم

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوث اعظم

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوث اعظم

اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو
کہو شیئاً للہ یا غوث اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم

جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اُسی کا ہے تو لاڈلا غوث اعظم

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں
معمّا یہ ہم پر کھلا غوث اعظم

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا
سہارا لگا دو ذرا غوث اعظم

mubashirlakhanavi@gmail.com

مشائخ جہاں آئیں بہرِ گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہاں ہے ترا نقشِ پا غوث اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوث اعظم

مجھے پھیر میں نفس کافر نے ڈالا
بتا جائیے راستہ غوث اعظم

کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی
چلا کوئی ایسی ہوا غوث اعظم

مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے
نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوث اعظم

بچالے غلاموں کو مجبوریوں سے
کہ تو عبد قادر ہے یا غوث اعظم

دکھا دے ذرا مہر رُخ کی تجلی
کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوث اعظم

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

گرانے لگی ہے مجھے لغزشِ پا
سنبھالو ضعیفوں کو یا غوث اعظمؒ

لپٹ جائیں دامن سے اس کے ہزاروں
پکڑ لے جو دامن ترا غوث اعظمؒ

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظمؒ

دوائے نگاہے عطائے سخائے
کہ شد دردِ ما لا دوا غوث اعظمؒ!

ز ہر رو ھر راہ رویم بگردان!
سوئے خویش راہم نما غوث اعظمؒ!

اسیرِ کمندِ ہوا یم کریما!
بہ بخشائے بر حال ما غوث اعظمؒ

فقیرِ تو چشمِ کرم از تو دارد
نگاہے بحالِ گدا غوث اعظمؒ

کمر بست بر خون من نفسِ قاتل!
اغثنی برائے خدا غوث اعظمؒ

گدایم مگر از گدایانِ شاہے
کہ گویندش اہلِ صفا غوث اعظمؒ

mubashirlakhanavi@gmail.com

ادھر میں پیا مُوری ڈولت ہے نیّا
کہوں کاسے اپنی بتھا غوث اعظم
بپت میں کٹی موری سگری عمریا
کرو مو پہ اپنی دیا غوث اعظم
بھیو دو جو بیکنٹھ بغداد تو سے
کہو موری نگری بھی آ غوث اعظم
کہے کس سے جا کر حسنؔ اپنے دل کی
سُنے کون تیرے سوا غوث اعظم

زندگی اچھی نہیں

کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دل فرقت کوئے نبی اچھی نہیں
رحم کی سرکار میں پرسش ہے ایسوں کی بہت
اے دل اچھا ہے اگر حالت مری اچھی نہیں

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

تیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

کچھ خبر ہے میں بُرا ہوں کیسے اچھے کا بُرا
مجھ بُرے پر زاہد و طعنہ زنی اچھی نہیں

اس گلی سے دور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں!

ان کے در کی بھیک چھوڑیں سروری کے واسطے
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

خاک ان کے آستانے کی منگا دے چارہ گر
فکر کیا حالت اگر بیمار کی اچھی نہیں!

سایۂ دیوارِ جاناں میں ہو بستر خاک پر
آرزوئے تاج و تختِ خسروی اچھی نہیں

بارِ عصیاں کی ترقی سے ہوا ہوں جاں بلب
مجھ کو اچھا کیجئے حالت مری اچھی نہیں

ذرّۂ طیبہ کی طلعت کے مقابل اے قمر
گھٹتی بڑھتی چار دن کی چاندنی اچھی نہیں

موسمِ گل کیا دکھائے جاتے ہیں یہ سبز باغ
دشتِ طیبہ جائیں گے ہم رہزنی اچھی نہیں

mubashirlakhanavi@gmail.com

بے کسوں پر مہرباں ہے رحمتِ بے کس نواز
کون کہتا ہے ہماری بے کسی اچھی نہیں

بندۂ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی
ورنہ اے بندے خدا کی بندگی اچھی نہیں

روسیہ ہوں منہ اجالا کر دے اے طیبہ کے چاند
اس اندھیرے پاکھ کی یہ تیرگی اچھی نہیں!

خارہائے دشتِ طیبہ چُبھ گئے دل میں مرے
عارضِ گل کی بہارِ عارضی اچھی نہیں

صبحِ محشر چونک اے دل جلوۂ محبوب دیکھ
نور کا تڑکا ہے پیارے کاہلی اچھی نہیں

ان کے در پر موت آجائے تو جی جاؤں حسنؔ
ان کے در سے دُور رہ کر زندگی اچھی نہیں

امیدوار ہم بھی ہیں

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں!
لئے ہوئے یہ دلِ بے قرار ہم بھی ہیں

ہمارے دستِ تمنّا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

اِدھر بھی توسنِ اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ میں مُشتِ غبار ہم بھی ہیں

کھلا دے غنچۂ دل صدقہ بادِ دامن کا
امیدوارِ نسیمِ بہار ہم بھی ہیں

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سَت کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہ گذار ہم بھی ہیں

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

یہ کس شہنشہِ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

ہماری بگڑی بنی ان کے اختیار میں ہے
سپرد انہیں کے ہیں سب کا لمو بار ہم بھی ہیں

حسن ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں!
انہیں کے تم بھی ہو اک یزہ خوار ہم بھی ہیں

کیوں کر دیکھیں

کیا کریں محفلِ دلدار کو کیوں کر دیکھیں
اپنے سرکار کے دربار کو کیوں کر دیکھیں

تابِ نظارہ تو ہو یار کو کیوں کر دیکھیں
آنکھیں ملتی نہیں دیدار کو کیوں کر دیکھیں

دلِ مردہ کو ترے کوچہ میں کیوں کر لے جائیں
اثرِ جلوۂ رفتار کو کیوں کر دیکھیں

جن کی نظروں میں ہے صحرائے مدینہ بلبل
آنکھ اٹھا کر ترے گلزار کو کیوں کر دیکھیں

عوضِ عفو گنہ بکتے ہیں اک مجمع ہے
ہائے ہم اپنے خریدار کو کیوں کر دیکھیں

mubashirlakhanavi@gmail.com

ہم گنہ گار کہاں اور کہاں رویت عرش
سر اٹھا کر تری دیوار کو کیوں کر دیکھیں

اور سرکار بنے ہیں تو انہیں کے در سے
ہم گدا اور کی سرکار کو کیوں کر دیکھیں

دستِ صیاد سے آہو کو چھڑائیں جو کریم
دامِ غم میں وہ گرفتار کو کیوں کر دیکھیں

تابِ دیدار کا دعویٰ ہے جنہیں وہ سامنے آئیں
دیکھتے ہیں ترے رخسار کو کیوں کر دیکھیں

دیکھئے کوچۂ محبوب میں کیوں کر پہونچیں
دیکھئے جلوۂ دیدار کو کیوں کر دیکھیں

اہلِ کارانِ سقر اور ارادہ ہے حسنؔ!
نازپروردۂ سرکار کو کیوں کر دیکھیں

جو پہنچا کوئے جاناں میں

یہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
تمہیں دولھا بنا کر بھیجنا تھا بزمِ امکاں میں!

یہ رنگینی یہ شادابی کہاں گلزارِ رضواں میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں

mubashirlakhanavi@gmail.com

خزاں کا کس طرح ہو دخل جنت کے گلستاں میں
بہاریں بس چکی ہیں جلوۂ رنگین جاناں میں

تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئیں آنکھیں
اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا تھا بزم امکاں میں

تھکا ماندہ وہ ہے جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا!
وہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کوئے جاناں میں

تمہارا کلمہ پڑھتا اٹھے تم پر صدقہ ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسم بیجاں میں

عجب انداز سے محبوب حق نے جلوہ فرمایا!
سرور آنکھوں میں آیا جان دل میں نور ایماں میں

فدائے خار ہائے دشت طیبہ پھول جنت کے
یہ وہ کانٹے ہیں جن کو خود جگہ دیں گل رگ جاں میں

ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں
تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

ظہور پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزم امکاں میں

کلیم آسا نہ کیوں کر غش ہوں ان کے دیکھنے والے
نظر آتے ہیں جلوے طور کے رخسار تاباں میں!

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گل بلبلیں چہکیں
تم آئے یا بہارِ جانفزا آئی گلستاں میں

کسی کو زندگی اپنی نہ ہوتی اس قدر میٹھی!
مگر دھوون تمہارے پاؤں کا ہے شیرۂ جاں میں

اسے قسمت نے اس کے جیتے جی جنت میں پہنچایا
جو دم لینے کو بیٹھا سایۂ دیوارِ جاناں میں

کیا پروانوں کو بلبل نرالی شمع لائے تم
گرے پڑتے تھے جو آتش وہ پہنچے گلستاں میں

نسیم طیبہ سے بھی شمع گل ہو جائے لیکن یوں
کہ گلشن پھولیں جنت لہلہا اٹھے چراغاں میں

اگر دودِ چراغِ بزمِ شہ چھو جائے کاجل سے
شبِ قدر تجلی کا ہو سرمہ چشمِ خوباں میں

کرم فرمائے گر باغِ مدینہ کی ہوا کچھ بھی
گل جنت نکل آئیں ابھی سروِ چراغاں میں

چمن کیوں کر نہ مہکیں بلبلیں کیوں کر نہ عاشق ہوں
تمہارا جلوۂ رنگیں بھرا پھولوں نے داماں میں

اگر دودِ چراغِ بزمِ والا مس کرے کچھ بھی!
شمیم مشک بس جائے گل شمع شبستاں میں

mubashirahmad@gmail.com

یہاں کے سنگریزوں سے حسن کیا لعل کو نسبت!
یہ ان کی رہ گذر میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں

خزاں کو بہار کرتے ہیں

عجب کرم شہِ الاتبار کرتے ہیں!
کہ نا امیدوں کو امیدوار کرتے ہیں

جمانے کے دل میں صفیں حسرت و تمنّا کی
نگاہِ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں

مجھے فسردگیٔ بخت کا الم کیوں ہو
وہ ایک دم میں خزاں کو بہار کرتے ہیں

خداسگانِ نبی سے یہ مجھ کو سنوا دے
ہم اپنے کتوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

ملائکہ کو بھی ہیں کچھ فضیلتیں ہم پر
کہ پاس رہتے ہیں طوفِ مزار کرتے ہیں

جو خوش نصیب یہاں در پہ بیٹھے ہیں
جلوس مسندِ شاہی سے عار کرتے ہیں

ہمارے دل کی لگی بھی وہی بجھا دیں گے
جو دم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں

اشارہ کر دو تو بادِ خلاف کے جھونکے
ابھی ہمارے سفینے کو پار کرتے ہیں

کسے ہے دیدِ جمالِ خدا پسند کی تاب
وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں

ہمارے نخلِ تمنا کو بھی وہ پھل دیں گے
درختِ خشک کو جو بار دار کرتے ہیں

پڑے ہیں خوابِ تغافل میں ہم مگر مولیٰ
طرح طرح سے ہمیں ہوشیار کرتے ہیں

سُنا نہ مرتے ہوئے آج تک کسی نے انہیں
جو اپنا جان و دل اُن پر نثار کرتے ہیں

انہیں کا جلوہ سرِ بزم دیکھتے ہیں پتنگ
انہیں کی یاد چمن میں ہزار کرتے ہیں

مرے کریم نہ آہو کو قید دیکھ سکے
عبث اسیرِ الم انتشار کرتے ہیں

mubashirlakhanavi@gmail.com

جو ذرّے آتے ہیں پائے حضور کے نیچے
چمک کے مہر کو وہ شرمسار کرتے ہیں

جو موئے پاک کو رکھتے ہیں اپنی ٹوپی میں
شجاعتیں وہ دمِ کارزار کرتے ہیں

جدھر وہ آتے ہیں اب اس میں دل ہوا یا ہیں
مہک سے گیسوؤں کی مشکبار کرتے ہیں

حسنؔ کی جان ہو اس وسعتِ کرم پہ نثار
کہ اک جہان کو امیدوار کرتے ہیں!

بیڑے کو پار کرتے ہیں

تمہارے در کے گداؤں کی شان عالی ہے
وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں

گدا گدا ہی ہے وہ تو کیا چاہے ادب
بڑے بڑے ترے در کا وقار کرتے ہیں

تمام خلق کو منظور ہے رضا جن کی
رضا حضور کی وہ اختیار کرتے ہیں

سُنا کے وصفِ رخِ پاک عندلیب کو ہم
رہینِ آمدِ فصلِ بہار کرتے ہیں!

ہوا خلاف ہو چکرائے ناؤ کیا غم ہے
وہ ایک آن میں بیڑے کو پار کرتے ہیں۔

mubashirlakhanavi@gmail.com

اَنَا لِھَا سے وہ بازار کسم پرساں ہیں
تسلّیٔ دلِ بے اختیار کرتے ہیں!

بنائی پشت نہ کعبہ کی ان کے گھر کی طرف
جنہیں خبر ہے وہ ایسا وقار کرتے ہیں

کبھی وہ تاجورانِ زمانہ کر نہ سکیں
جو کام آپ کے خدمت گزار کرتے ہیں

ہوائے دامنِ جاناں کے جانفزا جھونکے
خزاں رسیدوں کو باغ و بہار کرتے ہیں

سگانِ کوئے نبی کے نصیب پر قرباں!
پڑے ہوئے سرِ رہ افتخار کرتے ہیں

کوئی یہ پوچھے مرے دل سے میری حسرت سے
کہ ٹوٹے حال میں کیا غمگسار کرتے ہیں!

وہ ان کے در کے فقیروں سے کیا نہیں کہتے
جو شکوۂ ستمِ روزگار کرتے ہیں!

تمہارے ہجر کے صدموں کی تاب کس کو ہے
یہ چوب خشک کو بھی بے قرار کرتے ہیں

کسی بلا سے انہیں پہنچے کس طرح آسیب
جو تیرے نام سے اپنا حصار کرتے ہیں!

mubashirlakhanavi@gmail.com

یہ نرم دل ہیں وہ پیارے کہ سختیوں پر بھی
عدو کے حق میں دعا بار بار کرتے ہیں

کشودِ عقدۂ مشکل کی کیوں میں فکر کروں
یہ کام تو مرے طیبہ کے خار کرتے ہیں!

زمینِ کوئے نبی کے جو لیتے ہیں بوسے
فرشتگانِ فلک ان کو پیار کرتے ہیں

تمہارے در پہ گدا بھی ہیں ہاتھ پھیلائے
تمہیں سے عرضِ دعا شہریار کرتے ہیں

منقبت حضور اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سن لو میری التجا اچھے میاں
میں تصدیق میں فدا اچھے میاں

اب کمی کیا ہے خدا دے بندہ لے
میں گدا تم بادشاہ اچھے میاں

دین و دنیا میں بہت اچھا رہا
جو تمہارا ہو گیا اچھے میاں

اس بُرے کو آپ اچھا کیجئے
آپ اچھے میں بُرا اچھے میاں

ایسے اچھے کا بُرا ہوں میں بُرا!
جن کو اچھوں نے کہا اچھے میاں

mubashirlakhanavi@gmail.com

میں حوالے کر چکا ہوں آپ کے — اپنا سب اچھا بُرا اچھے میاں
آپ جانیں مجھ کو اس کی فکر کیا — میں بُرا ہوں یا بھلا اچھے میاں
مجھ بُرے کے کیسے اچھے ہیں نصیب — میں برا ہوں آپ کا اچھے میاں
اپنے منگتا کو بلا کر بھیک دی! — اے میں قربانِ عطا اچھے میاں
مشکلیں آسان فرما دیجئے — اے مرے مشکل کشا اچھے میاں
میری جھولی بھر دو دستِ فیض سے — حاضر در ہے گدا اچھے میاں
دم قدم کی خیر منگتا ہوں ترا — دم قدم کی خیر لا اچھے میاں
جاں بلب ہوں دردِ عصیاں سے حضور — جاں بلب کو دو شفا اچھے میاں
دشمنوں کی ہے چڑھائی الغیاث — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
نفسِ سرکش درپئے آزار ہے — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
شام ہے نزدیک صحرا ہولناک — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
نزع کی تکلیف اعوانے عدو — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
وہ سوالِ قبر وہ شکلیں مہیب — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پرسشِ اعمال اور مجھ سا اثیم — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
بارِ عصیاں سر پہ لرزشہ پاؤں میں — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
خالی ہاتھ آیا بھرے بازار میں! — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
مجرمِ ناکارہ دیوانِ عدل! — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پوچھتے ہیں کیا کہا تھا کیا کیا — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

mubashirlakhanavi@gmail.com

پا شکستہ اور عبورِ پُل صراط
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

خائن و خاطی سے لیتے ہیں حساب
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

بھول جاؤں میں نہ سیدھی راہ کو
میرے اچھے رہنما اچھے میاں

تم مجھے اپنا بنا لو بہرِ غوث
میں تمہارا ہو چکا اچھے میاں

کون دے مجھ کو مرادیں آپ دیں!
میں ہوں کس کا آپ کا اچھے میاں

یہ گھٹائیں غم کی یہ روزِ سیاہ
مہر فرما مہ لقا اچھے میاں

احمد نوری کا صدقہ ہر جگہ
منہ اجالا ہو مرا اچھے میاں

آنکھ بیجی دونوں عالم میں نہ ہو
بول بالا ہو مرا اچھے میاں

میرے بھائی جن کو کہتے ہیں رضا
جو ہیں اس در کے گدا اچھے میاں

ان کی منہ مانگی مرادیں ہوں حصول
آپ فرمائیں عطا اچھے میاں

عمر بھر میں ان کے سایہ میں رہوں
ان پہ سایہ آپ کا اچھے میاں!

مجھ کو میرے بھائیوں کو حشر تک
نہ ہو غم کا سامنا اچھے میاں

مجھ پہ میرے بھائیوں پہ ہر گھڑی
ہو کرم سرکار کا اچھے میاں!

مجھ سے میرے بھائیوں سے دور ہو
دکھ مرض ہر قسم کا اچھے میاں

میری میرے بھائیوں کی حاجتیں
فضل سے کیجئے روا اچھے میاں

ہم غلاموں کے جو ہیں لختِ جگر
خوش رہیں سب دائما اچھے میاں

پنجتن کا سایہ پانچوں پر رہے
اور ہو فضلِ خدا اچھے میاں

سب عزیزوں سب قریبوں پر رہے
سایۂ فضل و عطا اچھے میاں

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

غوث اعظم قطب عالم کے لیے رد نہ ہو میری دُعا اچھے میاں
ہو حسن سرکار والا کا حسن!
کیجئے ایسی عطا اچھے میاں!

دل میں ہو یاد تیری

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور ملے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو
خاک پامال عزیاں کو نہ کیوں زندہ کرے
جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحائی ہو
اس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو
تاج والوں کی یہ خواہش ہے کہ لنگے در پر
ہم کو حاصل شرفِ ناصیہ فرسائی ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو!

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے!
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو

خلعتِ مغفرت اس کے لیے رحمت لائے
جس نے خاکِ درِ شہ جائے کفن پائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو

ذکرِ خدّام نہیں مجھ کو بتا دیں دشمن
کوئی نعمت بھی کسی اور سے گر پائی ہو

جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب
کاش اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو

دیکھیں جاں بخشی لب کو تو کہیں خضر و مسیح
کیوں مرے کوئی اگر ایسی مسیحائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

ان پہ فدا ہو

اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو
کیوں خاک بسر صورتِ نقشِ کفِ پا ہو

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہو نہ ہوا ہو
سایہ بھی تو اک مثل ہے پھر کیوں نہ جدا ہو

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

دل سب سے اٹھا کر جو پڑا ہو ترے در پر
افتادِ دو عالم سے تعلق اسے کیا ہو

اس ہاتھ سے دل سوختہ جانوں کے ہرے کر
جس سے رطبِ سوختہ کی نشو و نما ہو

ہر سانس سے نکلے گلِ فردوس کی خوشبو
گر عکس فگن دل میں وہ نقشِ کفِ پا ہو

اس در کی طرف اس لیے میزاب کا منہ ہے
وہ قبلۂ کونین ہے یہ قبلہ نما ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com

بے چین رکھے مجھ کو ترا دردِ محبّت
مِٹ جائے وہ دل پھر جسے ارمان روا ہو

یہ میری سمجھ میں کبھی آ ہی نہیں سکتا
ایمان مجھے پھیرنے کو تو نے دیا ہو۔

اس گھر سے عیاں نورِ الٰہی ہو ہمیشہ
تو جس میں گھڑی بھر کے لیے جلوہ نما ہو

مقبول ہیں ابرو کے اشارے سے دعائیں
کب تیر کمانِ نبوت کا خطا ہو

ہو سلسلہ الفت کا جسے زلف نبی سے
الجھے نہ کوئی کام نہ پابندِ بلا ہو

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل ان پہ فدا جانِ حسن ان پہ فدا ہو

نہ خدا ہو، نہ جدا ہو

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانئے کیا ہو

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com

جس بات میں مشہور جہاں ہے لبِ عیسیٰ
اے جانِ جہاں وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو

ٹوٹے ہوئے دم جوش پہ طوفانِ معاصی
دامن نہ ملے اُن کا تو کیا جانیے کیا ہو

یوں جھک کے ملے ہم سے کمینوں سے وہ جس کو
اللہ نے اپنے ہی لیے خاص کیا ہو

مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو

منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو!

قدرت نے ازل میں یہ لکھا ان کی جبیں پر
جو ان کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہے!
کچھ کام نہیں اس سے برا ہو کہ بھلا ہو

سو جاں سے گنہ گار کا ہو رختِ عمل چاک
پردہ نہ کھلے گر ترے دامن سے بندھا ہو

ابرار نکو کار خدا کے ہیں خدا کے!
ان کا ہے وہ ان کا ہے جو بد ہو جو برا ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com

اے نفس انہیں رنج دیا اپنی بدی سے
کیا قہر کیا تو نے ارے تیرا برا ہو!

اللہ یوں ہی عمر گذر جائے گدا کی سے!
سرخم ہو درِ پاک پر اور ہاتھ اٹھا ہو

شاباش حسنؔ اور چمکتی سی غزل پڑھ
دل کھول کر آئینۂ ایماں کی جلا ہو

جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینہ پہ تسلّی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
جو بھیک لئے راہ گدا دیکھ رہا ہو

گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ دھرا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو

ہمسایۂ رحمت ہو ترا سایۂ دیوار
رتبہ سے تنزل کرے تو ظلِ ہما ہو

موقوف نہیں صبح قیامت ہی پہ یہ عرض
جب آنکھ کھلے سامنے تو جلوہ نما ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

دے اس کو دمِ نزع اگر حور بھی ساغر
منہ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا ہو

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گیا ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا!
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ویراں ہوں جب آباد مکاں صبحِ قیامت
اجڑا ہوا دل آپ کے جلوؤں سے بسا ہو

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

جب دینے کو بھیک آئے سرِ کوئے گدایاں
لب پر یہ دعا تھی مرے منگتا کا بھلا ہو

جھک کر انہیں ملنا ہے ہر اک خاک نشیں سے
کس واسطے نیچا نہ وہ دامانِ قبا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

mubashirlakhanavi@gmail.com

دے ڈالئے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل درد حسن کی بھی دوا ہو

مدینہ پہ نثار جنت

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

بنا شہ نشیں خسرو دو جہاں کا
بیاں کیا ہو عز و وقار مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ

رگ گل کی جب ناز کی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خار مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ

جدھر دیکھئے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں ہے نقش و نگار مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مراد دل بنے یادگار مدینہ

حرم ہے اسے ساحت ہر دو عالم
جو دل ہو چکا ہے شکار مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوار مدینہ

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تا جدار مدینہ

مراد دل بلبل بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہار مدینہ

mubashirlakhanavi@gmail.com

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

ان کے آستانے سے

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سیب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

شبِ اسریٰ کے دولھا پر نچھاور ہونے والی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

mubashirlakhanavi@gmail.com

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے

زمیں تھوڑی سی دے دے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو!
پھریں کب تک ذلیل و خوار در در بے ٹھکانے سے

نہ پہنچے ان کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہی ہے
حسنؔ کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

محتاج پرور آنے والا ہے

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر ہونے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے

چکوروں سے کہو ماہِ دل آرا ہے چمکنے کو
خبر ذرّوں کو دو مہرِ منوّر آنے والا ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائیں گے!
کہ سلطانِ جہاں محتاج پرور آنے والا ہے

کہو پروانوں سے شمعِ ہدایت اب چمکتی ہے
خبر دو بلبلوں کو وہ گلِ تر آنے والا ہے

کہاں ہیں ٹوٹی امیدیں کہاں ہیں بے سہارا دل
کہ وہ فریاد رس بیکس کا یاور آنے والا ہے

ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بے کس کا یاور آنے والا ہے

بر آئیں گی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختارِ کل عالم کا سرور آنے والا ہے

مبارک دردمندوں کو ہو مژدہ بے قراروں کو
قرارِ دل شکیبِ جانِ مضطر آنے والا ہے

گنہ گارو نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیع روزِ محشر آنے والا ہے

جھکا لائے نہ کیوں تاروں کو شوقِ جلوۂ عارض
کہ وہ ماہِ دل آرا اب زمیں پر آنے والا ہے

کہاں ہیں بادشاہانِ جہاں آئیں سلامی کو
کہ اب فرماں روائے ہفت کشور آنے والا ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

سلاطینِ زمانہ جس کے در پر بھیک مانگیں گے
فقیروں کو مبارک وہ تونگر آنے والا ہے

یہ ساماں ہو رہے تھے مدتوں سے جس کی آمد کے
وہی نوشاہ باصد شوکت و فر آنے والا ہے

وہ آتا ہے کہ ہے جس کا فدائی عالمِ بالا
وہ آتا ہے کہ دل عالم کا جس پر آنے والا ہے

نہ کیوں ذرّوں کو ہو فرحت کہ چمکا اخترِ قسمت
سحر ہوتی ہے خورشید منور آنے والا ہے

حسنؔ کہہ دیں اٹھیں سب امّتی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیمبر آنے والا ہے

شفاعت ان کی

جائے گی ہنستی ہوئی خلد میں امت ان کی
کب گوارا ہوئی اللہ کو رقت اُن کی

ابھی پھٹتے ہیں جگر ہم سے گنہ گاروں کے
ٹوٹے دل کا جو سہارا نہ ہو رحمت ان کی!

دیکھ آنکھیں نہ دکھا مہرِ قیامت ہم کو
جن کے سایہ میں ہیں ہم دیکھی ہے صورت ان کی

mubashirlakhanavi@gmail.com

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقوف
جس نے جو پایا ہے پایا ہے بدولت ان کی

ان کا کہنا نہ کریں جب بھی وہ چاہیں ہم کو
سرکشی اپنی تو یہ اور وہ چاہت ان کی

پار ہو جائے گا اک آن میں بیڑا اپنا
کام کر جائے گی محشر میں شفاعت ان کی

حشر میں ہم سے گنہ گار پریشاں خاطر
عفو رحمٰن و رحیم اور شفاعت ان کی

خاکِ در تیری جو چہروں پہ ملے پھرتے ہیں
کس طرح بھائے نہ اللہ کو صورت ان کی

عاصیو! کیوں غمِ محشر میں مرے جاتے ہو!
سنتے ہیں بندہ نوازی تو ہے عادت ان کی

جلوۂ شانِ الٰہی کی بہاریں دیکھو
قدرُ الحق کی ہے شرحِ زیارت ان کی

باغِ جنت میں چلے جائیں گے بے پوچھے ہم
وقف ہے ہم سے مساکین پہ دولت ان کی

یاد کرتے ہیں عدو کو بھی دعا ہی سے وہ
ساری دنیا سے نرالی ہے یہ عادت ان کی

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ہم ہوں اور ان کی گلی خلد میں واعظ ہی رہیں
اے حسنؔ ان کو مبارک رہے جنت ان کی

طیبہ کی زیارت کرلی

ہم نے تقصیر کی عادت کرلی
آپ اپنے پہ قیامت کرلی

میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا
مرے اللہ نے رحمت کرلی

ذکرِ شہ سن کے ہوئے بزم محو!
ہم نے جلوت میں بھی خلوت کرلی

نارِ دوزخ سے بچایا مجھ کو!
مرے پیارے بڑی رحمت کرلی

بال بیکا نہ ہوا پھر اس کا
آپ نے جس کی حمایت کرلی

رکھ دیا سر قدم جاناں پر
اپنے بچنے کی یہ صورت کرلی

نعمتیں ہم کو کھلائیں اور آپ
جَو کی روٹی پہ قناعت کرلی

اس سے فردوس کی صورت پوچھو
جس نے طیبہ کی زیارت کرلی

شانِ رحمت کے تصدق جاؤں
مجھ سے عاصی کی حمایت کرلی

فاقہ مستوں کو شکم سیر کیا
آپ فاقہ پر قناعت کرلی

اے حسنؔ کام کا کچھ کام کیا
یا یوں ہی ختم پہ رخصت کرلی

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

آپ کی امداد ہے

کیا خداداد آپ کی امداد ہے
اک نظر میں شاد ہر ناشاد ہے

مصطفیٰ تو بر سرِ امداد ہے
عفو تو کہہ کیا ترا ارشاد ہے

بن پڑی ہے نفس کافر کیش کی
کھیل بگڑا لو خبر فریاد ہے

اس قدر ہم ان کو بھولے ہائے ہائے
ہر گھڑی جن کو ہماری یاد ہے

نفسِ امارہ کے ہاتھوں اے حضور
داد ہے بیداد ہے فریاد ہے

پھر چلی بادِ مخالف لو خبر!
ناؤ پھر چکرا گئی فریاد ہے

کھیل بگڑا ناؤ ٹوٹی میں چلا
اے مرے والی بچا فریاد ہے

رات اندھیری میں اکیلا یہ گھٹا
اے قمر ہو جلوہ گر فریاد ہے

عہدِ جوانی سے کیا روزالست
کیوں دلِ غافل تجھے کچھ یاد ہے

میں ہوں میں ہوں اپنی امت کے لیے
کیا ہی پیارا پیارا یہ ارشاد ہے

وہ شفاعت کو چلے ہیں پیشِ حق
عاصیو! تم کو مبارکباد ہے

کون سے دل میں نہیں یادِ حبیب
قلبِ مومن مصطفیٰ آباد ہے

جس کو اس در کی غلامی مل گئی
وہ غمِ کونین سے آزاد ہے

جن کے ہم بندے وہی ٹھہرے شفیع
پھر دلِ بے تاب کیوں ناشاد ہے

ان کے در پر گر کے پھر اٹھا نہ جائے
جان و دل قربان کیا افتاد ہے

یہ عبادت زاہد و بے حب درست
مفت کی محنت ہے سب برباد ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ہم صفیروں سے ملیں کیوں کر حسنؔ
سخت دِل اور سنگ دل صیّاد ہے

عالمگیر آفتاب حسن

آپ کے دَر کی عجب توقیر ہے
جو یہاں کی خاک ہے اکسیر ہے

کام جو ان سے ہوا پورا ہوا!
ان کی جو تدبیر ہے تقدیر ہے

جس سے باتیں کیں انہیں کا ہو گیا
واہ کیا تقریر پر تاثیر ہے

جو لگائے آنکھ میں محبوب ہو
خاک طیبہ سرمۂ کشمیر ہے

صدر اقدس ہے خزینہ راز کا
سینہ کی تحریر میں تحریر ہے

ذرّہ ذرّہ سے ہے طالع نورِ شاہ
آفتابِ حسن عالمگیر ہے

لطف کی بارش ہے سب شاداب ہیں
ابرِ جودِ شاہ عالمگیر ہے

مجرمو ان کے قدم پر لوٹ جاؤ!
بس رہائی کی یہی تدبیر ہے

یا نبی مشکل کشائی کیجئے
بندۂ درِ بے دل و دل گیر ہے

وہ سراپا لطف ہیں شانِ خدا
وہ سراپا نور کی تصویر ہے

کان ہیں کانِ کرم جانِ کرم
آنکھ ہے یا چشمۂ تنویر ہے

جانے والے چل دیئے ہم رہ گئے
اپنی اپنی اے حسنؔ تقدیر ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ملتا ہے بے مانگے

نہ ہو مایوس میرے دکھ درد والے!
درِ شہ پر آ ہر مرض کی دوا لے

جو بیمار غم لے رہا ہو سنبھالے
وہ چاہے تو دم بھر میں اس کو سنبھالے

نہ کر اس طرح اے دلِ زار نالے
وہ ہیں سب کی فریاد کے سننے والے

کوئی دم میں اب ڈوبتا ہے سفینہ
خدارا خبر میری لے ناخدا لے

سفر کر خیالِ رخِ شہ میں لے جاں
مسافر نکل جا اجالے اجالے

تہی دست و سودائے بازارِ محشر
مری لاج رکھ لے مرے تاج والے

زہے شوکتِ آستانِ معلّٰی
یہاں سر جھکاتے ہیں سب تاج والے

سوا تیرے اے ناخدائے غریباں
وہ ہے کون جو ڈوبتوں کو نکالے

یہی عرض کرتے ہیں شیرانِ عالم
کہ تو اپنے کتّوں کا کتّا بنا لے

mubashirlakhanavi@gmail.com

جسے اپنی مشکل ہو آسان کرنی
فقیرانِ طیبہ سے آکر دعا لے

خدا کا کرم دستگیری کو آئے!
ترا نام لے لیں اگر گرنے والے!

درِ شہ پر اے دل مرادیں ملیں گی
یہاں بیٹھ کر ہاتھ سب سے اٹھا لے

گھرا ہوں میں عصیاں کی تاریکیوں میں
خبر میری اے میرے بدرالدجیٰ لے

فقیروں کو ملتا ہے بے مانگے سب کچھ
یہاں جانتے ہی نہیں ٹالے بالے

لگائے ہیں پیوند کپڑوں میں اپنے
اڑھائے فقیروں کو تم نے دوشالے

مٹا کفر کو دین چمکا دے اپنا
بنیں مسجدیں ٹوٹ جائیں شوالے

جو پیشِ صنم سر جھکاتے تھے اپنے
بنے تیری رحمت سے اللہ والے

نگاہ ز چشمِ کرم بر حسنؔ کن!
بکویت رسیدست آشفتہ حالے

mubashirlakhanavi@gmail.com

عالم مہک رہا ہے

نہیں وہ صدمہ یہ دل کو کس کا خیالِ رحمت تھپک رہا ہے
کہ آج رُک رُک کے خونِ دل کچھ مری مژہ سے ٹپک رہا ہے
لیا نہ ہو جس نے ان کا صدقہ ملا نہ ہو جس کو ان کا باڑا
نہ کوئی ایسا بشر ہے باقی نہ کوئی ایسا ملک رہا ہے
کیا ہے حق نے کریم تم کو ادھر بھی للہ نگاہ کر لو!
کہ دیر سے بے نوا تمہارا تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے
ہے کس کے گیسوئے مشک بو کی شمیم عنبر فشانیوں پر
کہ جائے نغمہ صغیر بلبل سے مشک اذفر ٹپک رہا ہے
یہ کس کے روئے نکو کے جلوے زمانے کو کر رہے ہیں روشن
یہ کس کے گیسوئے مشک بو سے مشامِ عالم مہک رہا ہے
حسن عجب کیا جو ان کے رنگ ملیح کی تہ ہے پیرہن پر
کہ رنگ پُر نور مہر گردوں کئی فلک سے چمک رہا ہے

مرادیں مل رہی ہیں

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاداں کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار بھر کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے

منور دل نہیں فیضِ قدومِ شہ سے روضہ ہے
مشبک سینۂ عاشق نہیں روضہ کی جالی ہے

تمہارا اقامتِ یکتا ہے اِلّا بزمِ وحدت کا
تمہاری ذات بے ہمتا مثالِ بے مثالی ہے

فروغِ اختر بدر آفتاب جلوۂ عارض!
ضیائے طالعِ بدر اُن کا ابروئے ہلالی ہے

وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے!

سہارے نے ترے گیسو کے پھیرا ہے بلاؤں کو
اشارے نے ترے ابرو کے آئی موت ٹالی ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

نگہ نے تیر زحمت کے دلِ اُمت سے کھینچے ہیں
مژہ نے پھانس حسرت کی کلیجہ سے نکالی ہے

فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکارِ عالی ہے

تجھی کو خلعتِ یکتائی عالم ملاحق سے
ترے ہی جسم پر موزوں قبائے بے مثالی ہے

نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے

بڑھے کیوں کر نہ پھر شکلِ ھلال کی رونق!
ہلالِ آسمانِ دیں تری تیغ ھلالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

اتر سکتی نہیں تصویر بھی حسنِ سراپا کی
کچھ اس درجہ ترقی پر تمہاری بے مثالی ہے

نہیں محشر میں جس کو دسترس آقا کے دامن تک
بھرے بازار میں اس بے نوا کا ہاتھ خالی ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

نہ کیوں ہو اتحاد منزلت مکہ مدینہ میں!
وہ بستی ہے نبی والی تو یہ اللہ والی ہے

شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے!
نبی والی ہی کے صدقہ میں وہ اللہ والی ہے

وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولیٰ
میں ان کے صدقے جاؤں اور میرا کون والی ہے

پکار اے جانِ عیسیٰ سن لو اپنے خستہ حالوں کی
مرض نے دردمندوں کی عضب میں جان ڈالی ہے

مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کی
غریبوں بے کسوں کا اور پیارے کون والی ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے

تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی بے کس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

حسنؔ کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

مدد پر ہے رحمت

کرے چارہ سازی زیارت کسی کی!
بھرے زخم دل کے ملاحت کسی کی

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی!
کہ دیدار حق ہے زیارت کسی کی

نہ رہتی جو پردوں میں صورت کسی کی
نہ ہوتی کسی کو زیارت کسی کی

عجب پیاری پیاری ہے صورت کسی کی
ہمیں کیا خدا کو ہے الفت کسی کی

ابھی پار ہوں ڈوبنے والے بیڑے
سہارا لگا دے جو رحمت کسی کی

کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہوگی!
خدا کو ہے جتنی محبت کسی کی!

دم حشر عاصی مزے لے رہے ہیں
شفاعت کسی کی ہے رحمت کسی کی

رہے دل کسی کی محبت میں ہر دم
رہے دل میں ہر دم محبت کسی کی

ترا قبضہ کونین و ما فیہا سب پر
ہوئی ہے نہ ہو نہ یوں حکومت کسی کی

خدا کا دیا ہے ترے پاس سب کچھ
ترے ہوتے کیا ہم کو حاجت کسی کی

زمانہ کی دولت نہیں پاس پھر بھی
زمانہ میں بٹتی ہے دولت کسی کی

نہ پہنچیں کہیں عقل کل کے فرشتے
خدا جانتا ہے حقیقت کسی کی

ہمارا بھروسہ ہمارا سہارا
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی

تمرّاک اشارہ میں دو ٹکڑے دیکھا
زمانہ پہ روشن ہے طاقت کسی کی

ہمیں ہیں کسی کی شفاعت کی خاطر
ہماری ہی خاطر شفاعت کسی کی

مصیبت زدو شاد ہو تم کہ ان سے
نہیں دیکھی جاتی مصیبت کسی کی

نہ پہنچیں گے جب تک گنہ گار ان کے
نہ جائے گی جنت میں امت کسی کی

ہم ایسے گنہ گار ہیں زہد والے
ہماری مدد پر ہے رحمت کسی کی

mubashirlakhanavi@gmail.com

مدینہ کا جنگل ہو اور ہم ہوں زاہد
نہیں چاہیئے ہم کو جنّت کسی کی

ہزاروں ہوں خورشید محشر تو کیا غم
یہاں سایہ گستر ہے رحمت کسی کی

بھرے جائیں گے خلد میں اہلِ عصیاں
نہ جائے گی خالی شفاعت کسی کی

وہی سب کے مالک انہیں کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کے نہ جنّت کسی کی

رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ پر تصدّق
سب اونچوں سے اونچی ہے نعت کسی کی

اترنے لگے مَا رَمَيْتَ يَدُ اللّٰه
چڑھی ایسی زوروں پہ طاقت کسی کی

گدا خوش ہوں خَيْرٌ لَّكَ کی صدا ہے
کہ دن دونی ہے بڑھتی دولت کسی کی

فَتَرْضٰى نے ڈالی ہیں باہیں گلے میں
کہ ہو جائے راضی طبیعت کسی کی

خدا سے دعا ہے کہ ہنگامِ رخصت
زبانِ حسّان پر ہو مدحت کسی کی

تیری انجمن آرائی

جان سے تنگ ہیں قیدی غمِ تنہائی کے
صدقے جاؤں میں تری انجمن آرائی کے

بزم آرا ہوں اجالے تری زیبائی کے
کب سے مشتاق ہیں آئینے خود آرائی کے

ہو غبارِ رہِ محبوب کہ گردِ رہِ دوست
جزوِ اعظم ہیں یہی سرمۂ بینائی کے

mubashirlakhanavi@gmail.com

خاک ہو جائے اگر تیری تمناؤں میں
کیوں ملیں خاک میں ارمان تمنائی کے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے چمکتے خورشید
لامکاں تک ہیں اجالے تری زیبائی کے

دلِ مشتاق میں ارمانِ لقا آنکھیں بند
قابلِ دید ہیں انداز تمنّائی کے

لبِ جاں بخش کی کیا بات ہے سُبحان اللہ
تم نے زندہ کئے اعجاز مسیحائی کے

اپنے دامن میں چھپائیں وہ مرے عیبوں کو
اے زہے بخت مری ذلت و رسوائی کے

دیکھنے والے خدا کے ہیں خدا شاہد ہے
دیکھنے والے ترے جلوۂ زیبائی کے

جب غبارِ رہِ محبوب نے عزت بخشی
آئینے صاف ہوئے عینک زیبائی کے

بارِ سر پر ہے نقاہت سے گرا جاتا ہوں
صدقے جاؤں ترے بازو کی توانائی کے

عالم الغیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا
صدقے اس شان کے دانائی و بینائی کے

mubashirlakhanavi@gmail.com

دیکھنے والے ہو تم رات کی تاریکی میں
کان میں سمع کے اور آنکھ میں بینائی کے
غیبی نطفے ہیں وہ بے علم جنم کے اندھے
جن کو انکار ہیں اس علم و شناسائی کے
اے حسنؔ کعبہ ہی افضل سہی اس در سے مگر
ہم تو خوگر ہیں یہاں ناصیہ فرسائی کے

دھوم ہے فرش تا عرش

پردے جس وقت اٹھیں جلوۂ زیبائی کے
وہ نگہبان رہیں چشمِ تمنّائی کے
دھوم ہے فرش سے تا عرش تری شوکت کی
خطبے ہوتے ہیں جہانبانی و دارائی کے
حسنِ رنگینی و طلعت سے تمہارے جلوے
گل و آئینہ بنے محفلِ زیبائی کے
ذرّۂ دشتِ مدینہ کی ضیا مہر کرے
اچھی ساعت سے پھریں دن شبِ تنہائی کے
پیار سے لے لیے آغوش میں سرِ رحمت نے
پائے انعام ترے در کی جبیں سائی کے

mubashirlakhanavi@gmail.com

لاش اَحباب اسی در پہ پڑی رہنے دیں
کچھ تو ارمان نکل جائیں جبیں سائی کے

جلوہ گر ہو جو کبھی چشمِ تمنّائی میں
پردے آنکھوں کے ہوں پردے تری زیبائی کے

خاک پامال ہماری بھی پڑی ہے سرِ راہ
صدقے اے روحِ رواں تیری مسیحائی کے

کیوں نہ وہ ٹوٹے دلوں کے کھنڈر آباد کریں
کہ دکھاتے ہیں کمال انجمن آرائی کے

زینتوں سے ہے حسینانِ جہاں کی زینت
زینتیں پاتی ہیں صدقے تری زیبائی کے

نامِ آقا ہوا جو لب سے غلاموں کے بلند
بالا بالا گئے غم آفتِ بالائی کے

عرش پر کعبہ و فردوس دلِ مومن میں!
شمع افروز ہیں اِکّے تری یکتائی کے

ترے محتاج نے پایا ہے وہ شاہانہ مزاج
اس کی گدڑی کو بھی پیوند ہوں دارائی کے

اپنے ذرّوں کے سیہ خانوں کو روشن کر دو
مہر ہو تم فلک انجمن آرائی کے!

mubashirlakhanavi@gmail.com

پورے سرکار سے چھوٹے بڑے ارمان ہوں سب
اے حسنؔ میرے مرے چھوٹے بڑے بھائی کے

ہم امیدوار آئے

دمِ اضطراب مجھ کو جو خیالِ یار آئے
مرے دل میں چین آئے تو اسے قرار آئے

تری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انہیں سے دور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے

مرے دل کو دردِ الفت وہ سکون دے الٰہی
مری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

مجھے نزع چین بخشے مجھے موت زندگی دے
وہ اگر مرے سرہانے دمِ احتضار آئے

سببِ وفورِ رحمت مری بے زبانیاں ہیں
نہ فغاں کے ڈھنگ جانوں نہ مجھے پکار آئے

کھلیں پھول اس پھبن کے کھلیں بخت اُس چمن کے
مرے گل پہ صدقے ہو کر جو کبھی بہار آئے

نہ حبیب سے محب کا کہیں ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا انہیں جس پہ پیار آئے

mubashirlakhanavi@gmail.com

مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا
کہ علاج غم الم کا مرے غم گسار آئے

جو امیر و بادشاہ ہیں اسی در کے سب گدا ہیں
تمہیں شہریار آئے تمہیں تاجدار آئے

جو چمن بنائے بن کو جو جناں کرے چمن کو
مرے باغ میں الٰہی کبھی وہ بہار آئے

یہ کریم ہیں وہ سرور کہ لکھا ہوا ہے در پر
جسے لینے ہوں دو عالم وہ امید وار آئے

ترے صدقے جائے شاہا یہ ترا ذلیل منگتا
ترے در پہ بھیک لینے سبھی شہریار آئے

چمک اٹھے خاک تیرہ بنے مہر ذرّہ ذرّہ
مرے چاند کی سواری جو سر مزار آئے

نہ رک اے ذلیل ورسوا در شہریار پر آ!
کہ یہ وہ نہیں ہیں حاشا جنہیں تجھ سے عار آئے

تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم اس سے زائد
نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے

گل خلد لے کے زاہد تمہیں خار طیبہ دے دوں
مرے پھول مجھ کو دیجے بڑے ہوشیار آئے

mubashirlakhanavi@gmail.com

بنے ذرّہ ذرّہ گلشن کو ہو خارِ خارِ گلبن
جو ہمارے اجڑے بَن میں کبھی وہ نگار آئے

ترے صَدقے تیرا صَدقہ ہے وہ شاندار صَدقہ
وہ وقار لے کے جائے جو ذلیل و خوار آئے

ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی
ترا نام سن کے داتا ہم امیدوار آئے

حسنؔ ان کا نام لے کر تو پکار دیکھ غم میں
کہ یہ نہیں جو غافل پسِ انتظار آئے

غریبوں کے پالنے والے

تم ہو حسرت نکالنے والے
نامرادوں کے پالنے والے

میرے دشمن کو غم ہو بگڑی کا
آپ ہیں جب سنبھالنے والے

تم سے منہ مانگی آس ملتی ہے
اور ہوتے ہیں ٹالنے والے

لبِ جاں بخش سے جِلا دل کو
جان مُردے میں ڈالنے والے

دستِ اقدس بجھا دے پیاس مری
میرے چشمے ابالنے والے

ہیں ترے آستاں کے خاک نشیں
تخت پر خاک ڈالنے والے

روزِ محشر بنا دے بات مری
ڈھلی بگڑی سنبھالنے والے

بھیک دے بھیک اپنے منگتا کو
اے غریبوں کے پالنے والے

mubashirlakhanavi@gmail.com

ختم کر دی ہے ان پہ موزونی! واہ سانچے میں ڈھالنے والے
ان کا بچپن بھی ہے جہاں پرور کہ وہ جب بھی تھے پالنے والے
پار کرنا ؤ ہم غریبوں کی ! ڈوبتوں کے نکالنے والے
خاک طیبہ میں بے نشاں ہو جا ارے او نام اچھالنے والے
کام کے ہوں کہ ہم نکمّے ہوں وہ سبھی کے ہیں پالنے والے
زنگ سے پاک صاف کر دل کو اندھے شیشے اجالنے والے

خارِ غم کا حسنؔ کو کھٹکا ہے
دل سے کانٹا نکالنے والے

حکومت تیری

اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تری عادت تیری
تو ہی ہے مُلکِ خُدا مِلکِ خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری
تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو ترے
سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

اس نے حق دیکھ لیا جس نے ادھر دیکھ لیا
کہہ رہی ہے یہ چمکتی ہوئی طلعت تیری

بزمِ محشر کا نہ کیوں جائے بُلاوا سب کو
کہ زمانے کو دکھانی ہے وجاہت تیری

عالمِ روح پہ ہے عالمِ اجسام کو ناز!
چوکھٹے میں ہے عناصر کے جو صورت تیری

جن کے سر میں ہے ہوا دشتِ نبی کی رضواں
ان کے قدموں سے لگی پھرتی ہے جنت تیری

تو وہ محبوب ہے اے راحتِ جاں دل کیسے
ہیزمِ خشک کو تڑپا گئی فرقت تیری

مہ و خورشید سے دن رات ضیا پاتے ہیں
مہ و خورشید کو چمکاتی ہے طلعت تیری!

گٹھریاں بندھ گئیں پر ہاتھ ترا بند نہیں
بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیت تیری

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام!
دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com

مجمعِ حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری

نہ ابھی عرصۂ محشر نہ حسابِ امّت
آج ہی سے ہے کمر بستہ حمایت تیری

تو کچھ ایسا ہے کہ محشر کی مصیبت والے
درد دکھ بھول گئے دیکھ کے صورت تیری

ٹوپیاں تھام کر گر عرش بریں کو دیکھیں
اونچے اونچوں کو نظر آئے نہ رفعت تیری

حُسن ہے جس کا نمک خوار وہ عالم تیرا
جس کو اللہ کرے پیارا وہ صورت تیری

دونوں عالم کے سب ارمان نکالے تو نے
نکلی اس شانِ کرم پر بھی نہ حسرت تیری

چین پائیں گے تڑپتے ہوئے دل محشر میں
غم کسے یاد رہے دیکھ کے صورت تیری

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے ان کا تو حسن تیری ہے جنّت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

قضا بن کے دلہن آئی

باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے
کیا مدینہ پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے

ان کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے
ان کے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے

سنگریزوں نے حیاتِ ابدی پائی ہے
ناخنوں میں ترے اعجاز مسیحائی ہے

سر بالیں انہیں رحمت کی گھٹا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

جانِ گفتار تو رفتار ہوئی روحِ رواں!
دم قدم سے ترے اعجازِ مسیحائی ہے

جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حسن و جمال
اے حسیں تیری ادا اس کو پسند آئی ہے

تیرے جلووں میں یہ عالم ہے کہ چشمِ عالم
تابِ دیدار نہیں پھر بھی تماشائی ہے

جب تری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی!
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

سر سے پا تک تری صورت پہ تصدق ہے جمال
اس کو موزونیِ اعضاء یہ پسند آئی ہے

mubashirlakhani@gmail.com

تیرے قدموں کا تبرک یدِ بیضائے کلیم
تیرے ہاتھوں کا دیا فضلِ مسیحائی ہے

دردِ دل کس کو سناؤں میں تمہارے ہوتے
بے کسوں کی اسی سرکار میں سُنوائی ہے

آپ آئے تو منور ہوئیں اندھی آنکھیں
آپ کی خاکِ قدم سُرمۂ بینائی ہے

ناتوانی کا الم ہم ضعفاء کو کیا ہو
ہاتھ پکڑے ہوئے مولیٰ کی توانائی ہے

جان دی تو نے مسیحا و مسیحائی کو
تو ہی تو جانِ مسیحا و مسیحائی ہے

چشمِ بے خواب کے صدقے میں ہیں بیدار نصیب
آپ جاگے تو ہمیں چین کی نیند آئی ہے

باغِ فردوس کھلا فرش بچھا عرش سجا
اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے

کھیت سرسبز ہوئے پھول کھلے میل دُھلے
اور پھر فضل کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

ہاتھ پھیلائے ہوئے ڈٹ پڑے ہیں منگتا
میرے داتا کی سواری سرِ حشر آئی ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

نا امید و تمہیں مژدہ کہ خدا کی رحمت
انہیں محشر میں تمہارے ہی لیے لائی ہے!
فرش سے عرش تک اک دھوم ہے اللہ اللہ
اور ابھی سیکڑوں پردوں میں وہ زیبائی ہے
اے حسن حُسن جہاں تاب کے صدقے جاؤں
ذرّے ذرّے سے عیاں جلوۂ زیبائی ہے

حاضری حرمین طیبین

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدّر یاوری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ منہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرّہ نواز و بندہ پرور ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے
تصدّق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طوافِ خانۂ کعبہ عجب دلچسپ منظر ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

خدا کی شان یہ لب اور بوسہ سنگ اسود کا
ہمارا منہ اور اس قابل عطائے رب اکبر ہے

جو ہیبت سے رُکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے

مقامِ حضرت خلت پدر ساں مہرباں پایا
کلیجہ سے لگانے کو حطیم آغوش مادر ہے

لگاتا ہے غلافِ پاک کوئی چشمِ پرنم سے
لپٹ کر ملتزم سے کوئی محوِ وصلِ دلبر ہے

وطن اور اس کا تڑکہ صدقے اس شامِ غریبی پر
کہ نور رکن شامی روکش صبح منور ہے

ہوئے ایمان تازہ بوسہ رکن یمانی سے
فدا ہو جاؤں یمن و ایمنی کا پاک منظر ہے

یہ زمزم اس لئے ہے جس لیے اس کو پیئے کوئی!
اسی زمزم میں جنت ہے اسی زمزم میں کوثر ہے

شفا کیوں کر نہ پائیں نیم جاں زہر معاصی کے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاقِ اکبر ہے

صفائے قلب کے جلوے عیاں ہیں سعی مسعی سے
یہاں کی بے قراری بھی سکون جانِ مضطر ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

ہوا ہے پیر کا حج پیر نے جن سے شرف پایا
انہیں کے فضل سے دن جمعہ کا ہر دن سے بہتر ہے
نہیں کچھ جمعہ پر موقوف افضال و کرم ان کے
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج حج اکبر ہے
حسنؔ حج کر لیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

پُرنور منظر ہے

سحر چمکی جمال فصلِ گل آرائشوں پر ہے
نسیمِ روح پرور سے مشامِ جاں معطر ہے
قریبِ طیبہ بخشے ہیں تصور نے مزے کیا کیا
مرا دل ہے مدینہ میں مدینہ دل کے اندر ہے
ملائک سر جھکاں اپنا جھجکتے ڈرتے رکھتے ہیں
قدم ان کے گنہ گاروں کا ایسی سرزمیں پر ہے
ارے او سونے والے دل ارے او سونے والے دل
سحر ہے جاگ غافل دیکھ تو عالم منوّر ہے
سہانی طرز کی طلعت نرالے رنگ کی نکہت
نسیمِ صبح سے مہکا ہوا پُرنور منظر ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

تعالیٰ اللہ یہ شادابی یہ رنگینی تعالیٰ اللہ
بہارِ ہشت جنت دشتِ طیبہ پر نچھاور ہے

ہوائیں آ رہی ہیں کوچۂ پُرنور جاناں کی
کھلی جاتی ہیں کلیاں تازگی دل کو میسر ہے

منوّر چشمِ زائر ہے جمالِ عرشِ اعظم سے
نظر میں سبز قبہ کی تجلی جلوہ گستر ہے

یہ رفعت درگہِ عرش آستاں قرب سے پائی
کہ ہر ہر سانس ہر ہر گام پر معراج دیگر ہے

محرم کی نویں تاریخ بارہ منزلیں کر کے
وہاں پہنچے وہ گھر دیکھا جو گھر اللہ کا گھر ہے

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا
جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

ہزاروں بے نواؤں کے ہیں جمگھٹ آستانہ پر
طلب دل میں صدائے یا رسول اللہ لب پر ہے

لکھا ہے خامۂ رحمت نے در پر خطِ قدرت سے
جسے یہ آستانہ مل گیا سب کچھ میسر ہے

خدا ہے اس کا مالک یہ خدائی بھر کا مالک ہے
خدا ہے اس کا مولیٰ یہ خدائی بھر کا سرور ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

زمانہ اس کے قابو میں زمانے والے قابو میں
یہ ہر دفتر کا حاکم ہے یہ ہر حاکم کا افسر ہے

عطا کے ساتھ ہے مختار رحمت کے خزانوں کا!
خدائی پر ہے قابو بس خدا ہی اس سے باہر ہے

کرم کے جوش میں بذل و نعم کے دور دورے ہیں
عطائے بانوا ہر بے نوا سے شیر و شکر ہے

کوئی لپٹا ہے فرطِ شوق میں روضہ کی جالی سے
کوئی گردن جھکائے رعب سے با دیدۂ تر ہے

کوئی مشغول عرض حال ہے یوں شاد ماں ہو کر
کہ یہ سب سے بڑی سرکار ہے تقدیر یاور ہے

کمینہ بندۂ در عرض کرتا ہے حضوری میں!
جو مورو ثی یہاں کا مدح گستر ہے ثنا گر ہے

تری رحمت کے صدقے یہ تری رحمت کا صدقہ تھا
کہ ان ناپاک آنکھوں کو یہ نظارہ میسر ہے

ذلیلوں کی تو کیا گنتی سلاطینِ زمانہ کو
تری سرکار عالی ہے ترا دربار برتر ہے

تری دولت تری ثروت تری شوکت جلالت کا
نہ ہے کوئی زمیں پر اور نہ کوئی آسماں پر ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

مطاف و کعبہ کا عالم دکھایا تو نے طیبہ میں
ترا گھر بیچ میں چاروں طرف اللہ کا گھر ہے

تجلی پر تری صدقے ہے مہر و ماہ کی تابش
پسینے پر ترے قربان روح مشک و عنبر ہے

غم و افسوس کا دافع اشارہ پیاری آنکھوں کا
دلِ مایوس کی حامی نگاہِ بندہ پرور ہے

جو سب اچھوں میں ہے اچھا جو بہتر سے بہتر ہے
ترے صدقے سے اچھا ہے ترے صدقے میں بہتر ہے

رکھوں میں حاضری کی شرم ان اعمال پر کیوں کر
مرے امکان سے باہر مری قدرت سے باہر ہے

اگر شانِ کرم کو لاج ہو میرے بلانے کی
تو میری حاضری دونوں جہاں میں میری یاور ہے

مجھے کیا ہو گیا ہے کیوں میں ایسی باتیں کرتا ہوں
یہاں بھی یاس و محرومی یہ کیوں کر ہو یہ کیوں کر ہے

بلا کر اپنے کتے کو نہ دیں چمکار کر ٹکڑا
پھر اس شانِ کرم پر فہم سے یہ بات باہر ہے

تذبذب مغفرت میں کیوں رہے اس در کے زائر کو
کہ یہ درگاہِ والا رحمتِ خالص کا منظر ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

مبارک ہو حسینؑ سب آرزوئیں ہو گئیں پوری
اب ان کے صدقے میں عیشِ ابد تجھ کو میسّر ہے

ذکرِ شہادت

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزارِ جنّت کی
سواری آنے والی ہے شہیدانِ محبّت کی
کھلے ہیں گل بہاروں پر ہے پھلواری جراحت کی
فضا ہر زخم کے دامن سے وابستہ ہے جنّت کی
گلا کٹوا کے بیڑی کاٹنے آئے ہیں اُمّتؑ کی!
کوئی تقدیر تو دیکھے اسیرانِ مصیبت کی
شہیدِ ناز کی تفریح زخموں سے نہ کیوں کر ہو
ہوائیں آتی ہیں ان کھڑکیوں سے باغِ جنت کی
کرم والوں نے در کھولا تو رحمت نے سماں باندھا
کمر باندھی تو قسمت کھول دی فضلِ شہادت کی
علی کے پیارے خاتونِ قیامتؑ کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

زمین کربلا پر آج مجمع ہے حسینوں کا !
جمی ہے انجمن روشن ہیں شمعیں نور و ظلمت کی
یہ وہ شمعیں نہیں جو پھونک دیں اپنے فدائی کو
یہ وہ شمعیں نہیں رو کر جو کاٹیں رات آفت کی
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے جان تازہ پائیں پروانے
یہ وہ شمعیں ہیں جو ہنس کر گزاریں شب مصیبت کی
یہ وہ شمعیں نہیں جن سے فقط اک گھر منور ہو
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے روح ہو کافور ظلمت کی
دل حور و ملائک رہ گیا حیرت زدہ ہو کر
کہ بزم گل رخاں میں لے بلائیں کس کی صورت کی
جدا ہوتی ہیں جانیں جسم سے جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلس وصل و فرقت کی
اسی منظر پہ ہر جانب سے لاکھوں کی نگاہیں ہیں !
اسی عالم کو آنکھیں تک رہی ہیں ساری خلقت کی
ہوا چھڑکاؤ پانی کی جگہ اشک یتیماں سے
بجائے فرش آنکھیں بچھ گئیں اہل بصیرت کی
ہوائے یار نے پنکھے بنائے پر فرشتوں کے
سبیلیں رکھی ہیں دیدار نے خود اپنے شربت کی

mubashirlakhanavi@gmail.com

ادھر افلاک سے لائے فرشتے ہار رحمت کے
ادھر ساغر لئے حوریں چلی آتی ہیں جنّت کی
سجے ہیں زخم کے پھولوں سے وہ رنگین گلدستے
بہارِ خوشنمائی پر ہے صدقے رُوح جنت کی
ہوائیں گلشنِ فردوس سے بس بس کر آتی ہیں!
نرالی عطر میں ڈوبی ہوئی ہے روح نکہت کی
دلِ پرسوز کے سلگے اگر سوز ایسی کثرت سے
کہ پہنچی عرش و طیبہ تک لپٹ سوزِ محبّت کی
ادھر چلمن اٹھی حسنِ ازل کے پاک جلوؤں سے
ادھر چمکی تجلی بدرِ تابانِ رسالت کی
زمین کربلا پر آج ایسا حشر برپا ہے!
کہ کھنچ کھنچ کر مٹی جاتی ہیں تصویریں قیامت کی
گھٹائیں مصطفےٰ کے چاند پر گھر گھر کر آتی ہیں
سیہ کارانِ امّت تیرہ بختانِ شقاوت کی
یہ کس کے خون کے پیاسے ہیں اس کے خون کے پیاسے
بجھے گی پیاس جس سے تشنہ کامانِ قیامت کی
اکیلے پر ہزاروں کے ہزاروں وار چلتے ہیں!
مٹا دی دین کے ہمراہ عزت شرم و غیرت کی!

mubashirlakhanavi@gmail.com

مگر شیرِ خدا کا شیر جب بپھرا غضب آیا
پرے ٹوٹے نظر آنے لگی صورت ہزیمت کی
کہا یہ بوسہ دے کر ہاتھ پر جوشِ دلیری نے
بہادر آج سے کھائیں گے قسمیں اس شجاعت کی
تصدق ہو گئی جانِ شجاعت سچے تیور کے
فدا شیرانہ حملوں کی ادا پر روحِ جرأت کی!
نہ ہوتے گر حسین ابنِ علی اس پیاس کے بھوکے
نکل آتی زمینِ کربلا سے نہر جنت کی
مگر مقصود تھا پیاسا گلا ہی ان کو کٹوانا!!
کہ خواہش پیاس سے بڑھتی ہے رد یت کے شربت کی
شہید ناز رکھ دیتا ہے گردن آبِ خنجر پر
جو موجیں باڑھ پر آجاتی ہیں دریائے الفت کی
یہ وقت زخم نکلا خوں اچھل کر جسمِ اطہر سے
کہ روشن ہو گئی مشعل شبستانِ محبت کی
سرِ بے تن تنِ آسانی کو شہرِ طیبہ میں پہنچا
تنِ بے سر کو سرداری ملی ملکِ شہادت کی
حسنؔ سُنّی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیوں کر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش اربابِ سُنت کی

mubashirlakhanavi@gmail.com

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منہ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزّت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن!
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمّت تیری

بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علمِ شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد!
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزمِ میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین وبہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا
اف جہنّم کے گدھے اف یہ خرافت تیری

ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حلّت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

ہنس کی چال تو کیا آتی گئی اپنی بھی!
اجتہادوں ہی سے ظاہر ہے حماقت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مدوے
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علّت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اگلنے لگی ملت تیری

عبدِ وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی!
اس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اسی مشرک کی ہے تصنیف کتابُ التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com

ترجمہ اس کا ہوا تقویۃ الایماں نام
جس سے بے نور ہوئی چشمِ بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہوا اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہوں گے
سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری

ادّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا !
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری

ان کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری

لیکن اترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری

نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگیت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com

اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

مرے پیارے مرے اپنے مرے سُنّی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری

تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری!

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصّہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں انہیں شیطان لعین کے پیرو!
جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری

جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری

جو ترے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنہیں صورت تیری

جاگ کر راتیں عبادت میں جنہوں نے کاٹیں
کس لیے اس لیے کٹ جائے مصیبت تیری

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی !
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری

ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری

تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری

ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری

ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی !
اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلِ سُنّت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

غزلیات تمام شُد

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

مسدسات

تمہیدِ ذکرِ معراج شریف

ساقی کچھ اپنے بادہ کشوں کی خبر بھی ہے
ہم بے کسوں کے حال پہ تجھ کو نظر بھی ہے
جوشِ عطش بھی شدتِ سوزِ جگر بھی ہے
کچھ تلملنے کا میاں بھی ہیں کچھ دردِ سر بھی ہے
ایسا عطا ہو جام شرابِ طہور کا
جس کے خمار میں بھی مزہ ہو سرور کا

اب دیر کیا ہے بادۂ عرفاں قوام دے
ٹھنڈے پڑے کلیجہ میں جس سے وہ جام دے
تازہ ہو روح پیاس بجھے لطف تام دے
یہ تشنہ کام تجھ کو دعائیں مدام دے
اٹھیں سرور آئیں مزے جھوم جھوم کر
ہو جاؤں بے خبر لبِ ساغر کو چوم کر

فکرِ بلند سے ہو عیاں اقتدارِ اوج
چمکے ہزار خامہ سرِ شام خارِ اوج
ٹپکے گلِ کلام سے رنگ بہارِ اوج
ہو بات بات شانِ عروجِ افتخارِ اوج
فکر و خیالِ نور کے سانچوں میں ڈھل چلیں
مضمون فرازِ عرش سے اونچے نکل چلیں!

mubashirlakhanavi@gmail.com

اس شان اس ادا سے ثنائے رسول ہو ہر شعر شاخ گل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
حضّار پر سحابِ کرم کا نزول ہو سرکار میں یہ نذر محقّر قبول ہو

ایسی تعلیوں سے ہو معراج کا بیاں
سب جاملانِ عرش سنیں آج کا بیاں

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہے فرحت کی آج شام ہے عشرت کی رات ہے
ہم تیرہ اختروں کی شفاعت کی رات ہے اعزاز ماہِ طیبہ کی رویت کی رات ہے

پھیلا ہوا ہے سُرمۂ تسخیر چرخ پر!
یا زلف کھولے پھرتی ہیں حوریں ادھر ادھر

دل سوختوں کے دل کا سویدا کہوں اسے پیرِ فلک کی آنکھ کا تارا کہوں اسے
دیکھوں جو چشمِ قیس سے لیلیٰ کہوں اسے اپنے اندھیرے گھر کا اجالا کہوں اسے

یہ شب ہے یا سوادِ وطن آشکارہے
مشکیں غلافِ کعبۂ پروردگار ہے

اس رات میں نہیں یہ اندھیرا جھکا ہوا کوئی گلیم پوش مراقب ہے باخدا
مشکیں لباس یا کوئی محبوبِ دلربا یا آ ہوئے سیاہ یہ چرتے ہیں جابجا

ابرِ سیاہ مست اٹھا حالِ وجد میں!
لیلیٰ نے بال کھولے ہیں صحرائے نجد میں

یہ رت کچھ اور ہے یہ ہوا ہی کچھ اور ہے اب کی بہار ہوش ربا ہی کچھ اور ہے
روئے عروسِ گل میں صفا ہی کچھ اور ہے چبھتی ہوئی دلوں میں ادا ہی کچھ اور ہے

mubashirlakhanavi@gmail.com

گلشن کھلائے بادِ صبا نے نئے
گاتے ہیں عندلیب ترانے نئے

ہر ہر کلی ہے مشرقِ خورشید نور سے
لپٹی ہے ہر نگاہ تجلّی طور سے

روہت ہے سب کے منہ پہ دلوں کے سُرور سے
مُردے ہیں بے قرار حجابِ قبور سے

ماہِ عرب کے جلوے جو اونچے نکل گئے
خورشید و ماہتاب مقابل سے ٹل گئے

ہر سمت سے بہارِ نوا خوانیوں میں ہے
نیسانِ جود رب گہر افشانیوں میں ہے

چشمِ کلیم جلوے کے قربانیوں میں ہے
غُل آمدِ حضور کا روحانیوں میں ہے

اک دھوم ہے حبیب کو مہماں بلاتے ہیں
بہرِ براقِ خلد کو جبریل جاتے ہیں!

استمداد از حضرت سلطان بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے کریم ابنِ کریم اے رہنمائے مقتدا
اخترِ برجِ سخاوت گوہرِ درجِ عطا!

آستانہ پر ترے حاضر ہے یہ تیرا گدا
لاج رکھ لے دست و دامن کی مرے بہرِ خدا

mubashirlakhanavi@gmail.com

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

شاہِ اقلیمِ ولایت سرورِ کیواں جناب — ہے تمہارے آستانے کی زمیں گردوں قباب
حسرتِ دل کی کشاکش سے ہیں لاکھوں اضطراب — التجا مقبول کیجے اپنے سائل کی شتاب

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من!
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

سالکِ راہِ خدا کو رہنما ہے تیری ذات — مسلکِ عرفانِ حق میں پیشوا ہے تیری ذات
بے نوایانِ جہاں کا آسرا ہے تیری ذات — تشنہ کاموں کے لیے بحرِ عطا ہے تیری ذات

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ہر طرف سے فوجِ غم کی ہے چڑھائی الغیاث — کرتی ہے پامال یہ بے دست و پائی الغیاث
پھر گئی ہے شکلِ قسمت سب خدائی الغیاث — اے مرے فریاد رس تیری دہائی الغیاث

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

نفسِ امّارہ کے پھندے میں پھنسا ہوں الغیاث — در ترا بے کس پناہ کوچہ ترا عالم ملاذ!
رحم فرما یا ملاذی لطف فرما یا معاذ — حاضرِ در ہے غلامِ آستاں بہرِ لواذ

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

mubashirlakhanavi@gmail.com

شہریارا اے ذی وقارا اے باغِ عالم کی بہار　　بحرِ احساں رشحۂ نیساں جود کردگار
ہوں خزانِ غم کے ہاتھوں پائمالی دو چار　　عرض کرتا ہوں ترے در پر بچشمِ اشکبار

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

برسرِ پرخاش ہے مجھ سے عدوئے بے تمیز　　رات دن ہے درپئے قلب حزیں نفسِ ستیز
مبتلا ہے سو بلاؤں میں مری جانِ عزیز　　حل مشکل آپ کے آگے نہیں دشوار چیز

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

اک جہاں سیرابِ فیضِ ابر ہے ابکی برس　　ترنوا ہیں بلبلیں پڑتا ہے گوشِ گل میں رس
ہے یہاں کشتِ تمنا خشک و زندانِ قفس　　اے سحابِ رحمتِ حق سوکھے دھانوں پر برس

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

فصلِ گل آئی عروسانِ چمن میں سبز پوش　　شادمانی کا نواں سنجانِ گلشن میں ہے جوش
جوبنوں پر آگیا حسنِ بہارِ گل فروش　　ہائے یہ نگ اور میں یوں دام میں گم کردہ ہوش

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

منکشف کس پر نہیں شانِ معلیٰ کا عروج　　آفتابِ حق نما ہو تم کو ہے زیبا عروج
میں حضیضِ غم میں ہوں امداد ہو شاہا عروج　　ہر ترقی پر ترقی ہو بڑھے دونا عروج

mubashirlakhanao@gmail.com
by Mubashir Younus

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے مَن
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

تا کجا ہو پائمال لشکرِ اوکارِ روح! تا بکے ترساں رہے بے مونس و غمخوارِ روح
ہو چلی ہے کاوشِ غم سے نہاں تارِ روح طالبِ امداد ہے ہر وقت اے دلدارِ روح

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے مَن
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے مَن

دبدبہ میں ہے فلک شوکت ترا اے ماہِ کاخ دیکھتے ہیں ٹوپیاں تھامے گدا و شاہ کاخ
قصرِ جنت سے فزوں رکھتا ہے عز و جاہ کاخ اب دکھا دے دیدۂ مشتاق کو للہ کاخ

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے مَن
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے مَن

توبہ سائل اور تیرے در سے پلٹے نامراد ہم نے کیا دیکھے نہیں غمگین آتے جاتے شاد
آستانے کے گدا ہیں قیصر و کسریٰ قباد ہو کبھی لطف و کرم سے بندۂ مضطر بھی یاد

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے مَن
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

دیکھ کر اس نفسِ بدخصلت کی یہ زشتی خواص سوزِ غم سے دل پگھلتا ہے مرا شکلِ رصاص
کس سے مانگوں خونِ حسرت ہائے کشتہ کا قصاص مجھ کو اس موذی کے چنگل سے عطا کیجے خلاص

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے مَن
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے مَن

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ایک تو ناخن بدل ہے شدتِ افکار فرض — اس پہ اعدا نے نشانہ کر لیا ہے مجھ کو فرض
فرض ادا ہو یا نہ ہو لیکن مرا آزار فرض! — رد نہ فرماؤ خدا کے واسطے سائل کی عرض

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

نفسِ شیطاں میں بڑھے ہیں سو طرح کے اختلاط — ہر قدم در پیش ہے مجھ کو طریقِ پل صراط
بھولی بھولی سی کبھی یاد آتی ہے شکلِ نشاط — پیشِ بارِ کوہِ کاہِ ناتواں کی کیا بساط

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

آفتوں میں پھنس گیا ہے بندۂ دار الحفیظ — جان سے سو کاہشوں میں دم ہے مضطر الحفیظ
ایک قلبِ ناتواں ہے لاکھ نشتر الحفیظ — المدد اے دادرس اے بندہ پرور الحفیظ

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من!

صبحِ صادق کا کنارِ آسماں سے ہے طلوع — ڈھل چکا ہے صورتِ شبِ حسنِ رخسارِ شموع!
طائروں نے آشیانوں میں کئے نغمے شروع — اور نہیں آنکھوں کو اب تک خوابِ غفلت سے رجوع

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

بدلیاں چھائیں ہوا بدلی ہوئے شاداب باغ — غنچے چٹکے پھول مہکے بس گیا دل کا دماغ
آہ اے جورِ قفسِ دل ہے کہ محرومی کا داغ — واہ اے لطفِ صبا گل ہے تمنا کا چراغ

mubashirlakhanavi@gmail.com

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

آسماں ہے قوسِ فکرِ میں تیر میرا دل ہدف
نفسِ شیطاں ہر گھڑی کف بر لب و خنجر بکف
منتظر ہوں میں کہ اب آئی صدائے لاتخف
سرورِ دیں کا تصدق بحرِ سلطان نجف
روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

بڑھ چلا ہے آج کل احباب میں جوشِ نفاق
خوش مذاقانِ زمانہ ہو چلے ہیں بدمذاق
سیکڑوں پردوں میں پوشیدہ ہے حسنِ اتفاق
برسرِ پیکار ہیں آگے جو تھے اہلِ وفاق
روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ڈر درندوں کا اندھیری رات صحرا ہولناک
راہ نامعلوم رعشہ پاؤں میں لاکھوں مغاک
دیکھ کر ابرِ سیہ کو دل ہوا جاتا ہے چاک
آیئے امداد کو ورنہ میں ہوتا ہوں ہلاک
روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ایک عالم پر نہیں رہتا کبھی عالم کا حال
ہر کمالِ را زوال و ہر زوالے را کمال
بڑھ چکیں شب ہائے فرقت اب تو ہو روزِ وصال
مہر ادھر منہ کر کہ میرے دن پھریں دیکھوں نہال
روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من!
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

گو چڑھائی کر رہے ہیں مجھ پہ اندوہ و الم! گو پیا پے ہو رہے ہیں اہلِ عالم کے ستم
پر کہیں چھٹتا ہے تیرا آستاں تیرے قدم چارۂ دردِ دلِ مضطر کریں تیرے کام

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

ہیں کمربستہ عداوت پر بہت اہلِ زمن ایک جانِ ناتواں لاکھوں الم لاکھوں محن
سن لے فریادِ حسنؔ فریاد دے امدادِ حسنؔ صبحِ محشر تک رہے آباد تیری انجمن

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من!
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

ہے ترے الطاف کا چرچا جہاں میں چار سو شہرۂ آفاق ہیں یہ خصلتیں یہ نیک خو
ہے گدا کا حال تجھ پر آشکارا مو بمو آج کل گھیرے ہوئے ہیں چار جانب سے عدو

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

شام ہے نزدیک منزل دور میں گم کردہ راہ ہر قدم پر پڑتے ہیں اس دشت میں خس پوش چاہ
کوئی ساتھی ہے نہ رہبر جس سے حاصل ہو پناہ اشک آنکھوں میں قلق دل میں لبوں پر آہ آہ

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

تاج والوں کو مبارک تاجِ زر تختِ شہی بادشا لاکھوں ہوئے کس پر بھلی کس کی رہی
میں گدا ٹھہروں ترا میری اسی میں ہے بہی ظلِ دامن خاکِ در دیہیم و افسر ہے یہی

mubashirlakhanavi@gmail.com

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

مناقب حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہٗ الشریف

ہوا ہوں دادِ ستم کو میں حاضرِ دربار — گواہ ہیں دل محزون و چشمِ دریا بار
طرح طرح سے سناتا ہے زمرۂ اشرار — بدیع بہرِ خدا حرمتِ شہِ ابرار

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

ادھر اقاربِ عقارب عدو اجانبِ خویش — ادھر ہوں جوشِ معاصی کے ہاتھ سے دلریش
بیاں میں کس سے کروں ہیں جو آفتیں و رکیش — پھنسا ہے سخت بلاؤں میں یہ عقیدت کیش

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار!

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

نہ ہوں میں طالبِ افسر نہ سائلِ دیہیم
کہ سنگِ منزلِ مقصد ہے خواہشِ زر و سیم
کیا ہے تم کو خدا نے کریم ابنِ کریم!
فقط یہی ہے شہا آرزوئے عبدِ اتیم

مدارِ چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

ہوا ہے خنجرِ افکار سے جگر گھائل
نفس نفس ہے عیاں دم شماریٔ بسمل
مجھے ہو مرحمت اب دار و رسن جراحتِ دل
نہ خالی ہاتھ پھرے آستاں سے یہ سائل

مدارِ چشمِ عنایت زمن دریغ مدار!
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

تمہارے وصف و ثنا کس طرح سے ہوں مرقوم
کہ شانِ ارفع و اعلیٰ کسے نہیں معلوم
ہے زیرِ تیغِ الم مجھ غریب کا حلقوم
ہوئی ہے دل کی طرف یورشِ سپاہِ ہموم

مدارِ چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار!

ہوا ہے بندہ گرفتارِ پنجۂ صیاد
ہیں ہر گھڑی ستم ایجاد سے ستم ایجاد
حضور پڑتی ہے ہر روز اک نئی افتاد
تمہارے در پہ میں لایا ہوں جور کی فریاد

مدارِ چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

تمام ذرّوں پہ کاسہ شمس ہیں یہ جود و نوال
فقیر خستہ جگر کا بھی رد نہ کیجئے سہ سوال

حسن ہوں نام کو یر ہوں میں سخت بد افعال
عطا ہو مجھ کو بھی اے شاہ جنس حسن مآل

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

عرضِ سلام بدرگاہِ خیرالانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام اے خسروِ دنیا و دیں — السلام اے راحتِ جانِ حزیں
السلام اے بادشاہِ دو جہاں — السلام اے سرورِ کون و مکاں
السلام اے نورِ ایماں السلام — السلام اے راحتِ جانِ السلام
اے شکیبِ جانِ مضطر السلام — آفتاب ذرّہ پرور السلام
درد و غم کے چارہ فرما السلام — دردمندوں کے مسیحا السلام
اے مرادیں دینے والے السلام — دونوں عالم کے اجالے السلام
درد و غم میں مبتلا ہے یہ غریب — دم چلا تیری دہائی اے طبیب
نبضیں ساقط روح مضطر جی نڈھال — دردِ عصیاں سے ہوا ہے غیر حال
بے سہاروں کے سہارے ہیں حضور — حامی و یاور ہمارے ہیں حضور
ہم غریبوں پر کرم فرمائیے — بدنصیبوں پر کرم فرمائیے
بے قراروں کے سرہانے آئیے — دل فگاروں کے سرہانے آئیے
جاں بلب کی چارہ فرمائی کرو — جانِ عیسیٰ ہو مسیحائی کرو
شام ہے نزدیک منزل دور ہے — پاؤں کیسے جان تک رنجور ہے
مغربی گوشوں میں پھوٹی ہے شفق — زردیٔ خورشید سے ہے رنگ فق

mubashirlakhanavi@gmail.com

راہ نامعلوم صحرا پُرخطر
کوئی ساتھی ہے نہ کوئی راہبر

طائروں نے بھی بسیرا لے لیا
خواہشِ پرواز کو رخصت کیا

ہر طرف کرتا ہوں حیرت سے نگاہ
پر نہیں ملتی کسی صورت سے راہ

سو بلائیں چشمِ تر کے سامنے
یاس کی صورت کے سامنے

دِل پریشاں بات گھبرائی ہوئی!
شکل پر افسردگی چھائی ہوئی

ظلمتیں شب کی غضب ڈھانے لگیں
کالی کالی بدلیاں چھانے لگیں

ان بلاؤں میں پھنسا ہے خانہ زاد
آفتوں میں مبتلا ہے خانہ زاد

اے عرب کے چاند اے مہرِ عجم
اے خدا کے نور اے شمعِ حرم

فرش کی زینت ہے دم سے آپ کے
عرش کی عزّت قدم سے آپ کے

آپ سے ہے جلوۂ حق کا ظہور!
آپ ہی ہیں نور کی آنکھوں کے نور

آپ سے روشن ہوئے کون و مکاں
آپ سے پرنور ہے بزمِ جہاں

اے خداوندِ عرب شاہِ عجم
کیجئے ہندی غلاموں پر کرم!

ہم سیہ کاروں پہ رحمت کیجئے
تیرہ بختوں کی شفاعت کیجئے

اپنے بندوں کی مدد فرمائیے
پیارے حامی مسکراتے آئیے

ہو اگر شانِ تبسّم کا کرم
صبح ہو جائے شبِ دیجورِ غم

ظلمتوں میں گم ہوا ہے راستہ
المدد اے خندۂ دنداں نما

ہاں دکھا جانا تجلی کی ادا
ٹھوکریں کھاتا ہے پردیسی ترا

دیکھئے کب تک چمکتے ہیں نصیب
دیر سے ہے لو لگائے یہ غریب

mubashirlakhanavi@gmail.com

ملتجی ہوں میں عرب کے چاند سے
اپنے رب سے اپنے رب کے چاند سے

میں بھکاری ہوں تمہارا تم غنی!
لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی

تنگ آیا ہوں دلِ ناکام سے!
اس نکمّے کو لگا دو کام سے

آپ کا دربار ہے عرش اشتباہ
آپ کی سرکار ہے بے کس پناہ

مانگتے پھرتے ہیں سُلطان و امیر
رات دن پھیری لگاتے ہیں فقیر

غمزدوں کو آپ کر دیتے ہیں شاد
سب کو مل جاتی ہے منہ مانگی مُراد

میں تمہارا ہوں گدائے بے نوا
کیجیے اپنے بے نواؤں پر عطا

میں غلام ہیچ کارہ ہوں حضورؐ!
ہیچ کاروں پر کرم ہے پُر ضرور

اچھّے اچھوں کے ہیں گاہک ہر کہیں
ہم بَدوں کی ہے خریداری نہیں

کیجئے رحمت حسنؔ پر یجئے!
دونوں عالم کی مُرادیں دیجئے

رباعیات

جانِ گلزارِ مصطفائی تم ہو
مختارِ ہو مالکِ خدائی تم ہو

جلوہ سے تمہارے ہے عیاں شانِ خدا
آئینۂ ذاتِ کبریائی تم ہو!

mubashirlakhanavi@gmail.com

یارانِ نبی کا وصف کس سے ہو ادا ایک ایک ہے اُن میں ناظمِ نظمِ ہدیٰ
پائے کوئی کیوں کر اس رباعی کا جواب اے اہلِ سخن جس کا مصنّف ہو خدا

بدکار ہیں عاصی ہیں زیاں کار ہیں ہم تعزیر کے بے شبہ سزاوار ہیں ہم
یہ سب سہی پر دل کو ہے اس سے قوّت اللہ کریم ہے گنہ گار ہیں ہم

خاطی ہوں سیہ کار ہوں خطا کار ہوں میں جو کچھ ہو حسنؔ سب کا سزاوار ہوں میں
پر اس کے کرم پر ہے بھروسہ بھاری اللہ ہے شاہد کہ گنہ گار ہوں میں

اس درجہ ہے ضعف جاں گزائے اسلام ہیں جس سے ضعیف سب قوائے اسلام
اے مرتوں کی جان بچانے والے اب ہے ترے ہاتھ میں دوائے اسلام

کب تک یہ مصیبتیں اٹھائے اسلام کب تک رہے ضعف جاں گزائے اسلام
پھر از سرِ نو اس کو توانا کر دے! اے حامیٔ اسلام خدائے اسلام

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus

ہے شام قریب چھپی جاتی ہے ضو منزل ہے بعید تھک گیا ہے رہرو
اسلام کے بیڑے کو سہارا دینا ٹوٹی ہوئی آس نے لگائی ہے لو

برسائے وہ آزادہ روی نے جھالے
ہر راہ میں بہہ رہے ہیں ندی نالے
اسلام کے بیڑے کو سہارا دینا
اے ڈوبتوں کے پار لگانے والے

سن احقر افراد زمن کی فریاد
سن بندۂ پابندِ محن کی فریاد!
یارب تجھے واسطہ خداوندی کا
رہ جائے نہ بے اثر حسن کی فریاد

mubashirlakhanavi@gmail.com

جو لوگ خُدا کی ہیں عِبادَت کرتے
کیوں اہلِ خطا کی ہیں حقارَت کرتے
بندے جو گنہگار ہیں وہ کس کے ہیں
کچھ دیر اسے ہوتی ہے رحمَت کرتے

دنیا فانی ہے اہلِ دُنیا فانی
شہر و بازار و کوہ و صحرا فانی
دل شاد کریں کس کے نظارہ سے حسن
آنکھیں فانی ہیں یہ تماشا فانی

اس گھر میں نہ پابند نہ آزاد ہے
غمگین رہے کوئی نہ دل شاد رہے
تعمیرِ مکان کس کے لیے ہوتا ہے
کوئی نہ یہاں رہے گا یہ یاد رہے

mubashirlakhanavi@gmail.com
by Mubashir Younus